اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

الخطیب

کتابی سلسلہ

یادگاری مجلّہ

39 واں

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

عرس مبارک

سالانہ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیبِ اعظم پاکستان · مجدد مسلکِ اہلِ سنت · شیخ طریقت

قدس سرہ الباری

ہے یقیں آپ کے ہیں محمد شفیع
ہادیٔ اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی ؛ گلزارِ حبیب ٹرسٹ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرس مبارک

وہ زندگی بھر چراغ روشن کرتے رہے۔

عشقِ رسول ﷺ ان کا شیوہ اور ذکرِ رسول ﷺ ان کا وظیفہ رہا۔

سمتوں میں ان کی صدائے حق کی گونج تھی۔ ملک ملک، قریہ قریہ، گلی گلی، دینِ مبین کا پرچم

اٹھائے ساری زندگی وہ اندھیرے دُور کرتے رہے، روشنی پھیلاتے رہے۔

وہ مسیحا نفس تھے، معجز بیان، جمال پیکر، کمال مظہر......

انہیں مسلکِ اہلِ سنّت کے مجدد کا رتبہ ملا اور وہ خطیبِ اعظم پاکستان کہلائے۔

وہ اعلائے کلمۂ حق کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے، وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔

مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسن اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ الباری و نور اللہ مرقدہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۴/اپریل ۱۹۸۴ء کو عازم عالم بقا ہوئے۔ (انا للّٰہ و انا الیہ راجعون)

ان کے نیاز مند، منتظمین مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، ارکانِ گل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ اور صاحب زادگان

حسبِ روایت ماہِ رجب کی تیسری جمعرات اور جمعہ کے شب و روز اپنے مربی و مرشد کے لئے وقف کر رہے ہیں۔

39 ویں سالانہ جشن عرس سراپا قدس کی روح پرور تقریبات میں آپ کی شرکت حضرت مولانا قبلہ علیہ الرحمہ

سے اظہار محبت و عقیدت کے علاوہ تجدید عشق رسول بھی ہے اور تائید مسلکِ اہلِ سنّت بھی۔

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیبِ پاکستان علیہ الرحمہ

عرض گزار: **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

(چیئرمین) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ترتیب:

جمعرات: 17 فروری 2022ء (جامع مسجد گُل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی)

عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی وگُل پاشی اور علمائے کرام کے خطابات

جمعہ: 18 فروری 2022ء نمازِ جمعہ سے پہلے وردِ کلامِ ربّانی، نمازِ جمعہ کے بعد ختم شریف، دعا اور ہدیۂ دُرود و سلام

رابطہ: 53-بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400

فون: 3452 1323, 3452 5343 مسجد گُل زارِ حبیب 3225 6532 (009221)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

عالمی یومِ خطیبِ اعظم

منایا جاتا ہے۔ ملک و بیرونِ ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ وخطباءِ کرام، خطباتِ جمعہ میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، محبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قُدّس سرّہٗ الباری ورفع اللّٰہ درجتہ کو خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن وممدوح سے اظہارِ محبت وعقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی۔

ان شاءاللّٰہ تعالیٰ حسبِ سابق اِس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد ومدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرِضوان کو ایصالِ ثواب کے لئے

جمعہ 18 فروری 2022ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کرکے عنداللّٰہ ماجور ہوں۔ (جزاکم اللّٰہ تعالیٰ)

(اخبارات وجرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 3225 6532

موبائل : 0306-2208613 / 0311-2029386

gulzarehabibtrust@gmail.com

توجہ فرمائیں

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (ﷺ)، خطیبِ اعظم حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِ فانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی۔ ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی۔ جس میں عمائدینِ حکومت، علما و مشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے۔

حضرت قبلہ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دِینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لئے تجدیدی و انقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیر وترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم) میں بلاتاخیر ہمیں بھجوادیں۔ آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں۔ ہم اس کے لئے آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی)

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: + 92 (021)3452 1323 , 3452 5343

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ایک گزارش

اہلِ ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرود شریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تا کہ دِین وملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

درسِ قرآنِ کریم

مجاہدِ اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گلزارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نماز عشاء ختم غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لئے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

اطلاع

گزشتہ کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گلزارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست www.facebook.com/okarviforum (LIVE)

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeechesnetwork

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

"دست بستہ"

☆ **اللّٰہ** تعالیٰ جل شانہ، خالقِ کائنات، ربّ العالمین، ارحم الرحمین، معبودِ حقیقی ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں وحدہ لاشریک ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔ وہ معطی ہے، جس کو چاہے جو چاہے عطا فرماتا ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کسی کو کوئی کمال حاصل نہیں نہ ہی ہوسکتا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات ہی کو ہر بڑائی زیبا ہے، ہر تعریف اسی کے شایان ہے۔ وہی مالکِ حقیقی ہے۔ کائنات بھر میں ہر شے اسی کی پہچان کرواتی ہے۔ وہ بغیر ابتدا کے اول اور بغیر انتہا کے آخر ہے۔ زوال کا کوئی تصور بھی اس کے لیے نہیں۔ اس کی معرفت بھی بقدرِ عطا ہے، اس کی عبادت ہی میں انسان کی فوز وفلاح ہے۔ ربّ تعالیٰ کو راضی کرنا اور راضی رکھنا ہی انسان کا کمال شمار ہوگا۔

اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی بارگاہ میں ہماری قبولیت اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی غلامی اور کمال پیرَوی سے وابستہ فرمائی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ ہی وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں۔ مخلوقِ الٰہی میں وہ سب سے اعلیٰ و بالا ہیں۔ وہ آئینۂ ذاتِ خداوندی ہیں۔ وہ ربّ تعالیٰ کی دلیل و برہان بن کر تشریف لائے ہیں۔ وہ مظہرِ ذات وصفاتِ الٰہی ہیں۔ وہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ہی نے انہیں ہر کمال کا جامع بنایا ہے۔ ذاتی طور پر، حقیقی طور پر بےعیب ربّ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو بےعیب بنایا ہے۔ وہ سیّد المعصومین ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ ہی نے فرمایا کہ وہ اپنے حبیبِ کریم کو نہ بناتا تو اپنا ربّ ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔ سیدنا رسول اللّٰہ ﷺ کی تشریف آوری ہمارے لیے ربّ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے۔ ان کی محبت و تعظیم ایمان کی جان اور ان کی غلامی ہمارا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

رسول اللّٰہ ﷺ کی ہر نسبت ہمارے لیے محبوب ومحترم ہے۔ ان کی ازواجِ مطہرات، ان کی اولادِ اطہار، ان کے اصحابِ اخیار سے محبت اور ان کا احترام ہی ہمارے ایمان کی صحت وتکمیل کو ثابت کرتا ہے۔ رسول اللّٰہ ﷺ کی امت کے اولیاءِ کرام اور علماءِ حق سے ہماری کامل وابستگی ہمارے ایمان کی پختگی اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

یہ سب آگہی ہمیں ہمارے آقائے نعمت، ہمارے مربّی ومرشد، ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم عاشقِ رسول، محبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ ورضی اللّٰہ عنہ کی بدولت ہوئی۔ وہ کشتۂ عشقِ رسول اور ہمہ جاں فدائے رسول تھے۔ ان کے عہد میں ان کی نسبت صحیح العقیدہ ہونے کی پہچان تھی۔ 55 برس کی مختصر سی عمر میں تنِ تنہا انہوں نے صدیوں کے کام کیے۔ وہ محنت کے خوگر اور صدق واخلاص کے پیکر تھے۔ ان کے اساتذہ ومشائخ کو ان پر ناز تھا۔ وسائل اور میڈیا کے بغیر ان کی شہرت ومقبولیت مثالی تھی۔ صدقاتِ جاریہ کے اتنے بہت سے کام انہوں نے کیے ہیں کہ ان کے پر رشک کیا جاتا ہے۔ وہ قرونِ اولیٰ کے بہترین مسلمانوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ کثیر الصفات

ان کی ذات اور کثیر الجہات ان کی خدمات ملتِ اسلامیہ کے لیے قابلِ فخر ومباہات ہیں۔ سمتوں میں ان کے نام اور کام کی دھوم ہے۔ 39 برس گزر جانے کے باوجود ان کی یادیں اور یادگاریں سدا بہار ہیں۔ جماعتِ اہلِ سنّت، جامع مسجد غوثیہ ودار العلوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی، گُل زارِ حبیب ٹرسٹ کے وہ بانی وسربراہ تھے۔ ملک وبیرون ملک متعدد مساجد و مدارس اور اداروں، سیاسی وسماجی سطح پر ان کے کارہائے نمایاں ان کی یادگار ہیں۔ آج محکمہ پولیس کو گشت کرنے کے لیے سواریاں میسر ہیں، ان کی منظوری وفراہمی بھی حضرت خطیبِ اعظم کی مرہونِ منت ہے۔ اتنے برسوں میں ہم ان کی خدمات کا احاطہ بھی نہ کرسکے۔ ان کی محنتوں کے تذکار بھی پوری طرح محفوظ نہ کرسکے۔

ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے فرزند و جانشین خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بلاشبہ اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ الرحمہ کے نصب العین کو جاری رکھنے اور بڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا یعنی کوئی لمحہ ضائع نہیں کیا۔ انہی کی بدولت ہمیں ہمت اور حوصلہ ہے۔ وہ جس طرح ہمہ دم مشغول رہتے ہیں ان پر رشک ہوتا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمتیں ان پر سایہ فگن رہیں۔

39 برس گزر جانے کے باوجود اپنے محسن ومربی حضرت قبلۂ عالم علیہ الرحمہ کے لیے ہم سب مل کے بھی کسی قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرسکے۔ ہر سال ہم اپنی کوتاہی کا اعتراف دہراتے اور شرمندہ ہوتے ہیں، تمنا ہے کہ ہم کوئی خدمت کرسکیں۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کے فرزند و جانشین خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے نہ صرف اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ الرحمہ کے نام کو روشن رکھا ہے بلکہ متعدد جہات میں بے شمار نمایاں خدمات انجام دیں ہیں۔ دینِ متین اور مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے لیے ان کے کارہائے نمایاں کی وجہ سے انہیں سرمایۂ اہلِ سنّت اور عالمی ترجمانِ اہلِ سنّت کہا اور مانا جاتا ہے، وہ دنیا بھر میں وہ بہترین سفیرِ اہلِ سنّت ثابت ہوے ہیں۔ الحمدللّٰہ تعالیٰ یہ فیضان ہے خاتم النبیین ﷺ کا اور بزرگوں کی دعائیں ہیں کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام سے لوگ اپنے عقیدہ ومسلک کا تعارف کرواتے اور اظہار کرتے ہیں۔ ہر سال یہ مجلّہ بھی انہی کی توجہات کی بدولت ترتیب پاتا ہے۔ اس سال بھی کورونا وائرس کی تباہ کاریاں شدید تھیں، ہم کمزور اور خوف زدہ تھے لیکن حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے ہماری ہمت بندھائی، اللّٰہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ ان حالات میں بھی یہ مجلّہ مرتب ہوگیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے محبوب ومکرم حضور ﷺ کے صدقے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے، ان کو حاسدین ومعاندین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور انہیں درازی عمر بالخیر عطا فرمائے۔ آمین

☆ کتابی سلسلہ الخطیب، سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے، کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بارآور ہوتی ہے۔ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علما ومشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات وتاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت ومحبت سے بیان کرتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند

کردیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گے بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت وعقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب ہی ہماری کوشش ہے۔ الحمدللّٰہ ہمیں اس میں کامیابی ہوئی ہے۔ پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد، مدارس، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں احباب قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ ٹیلے فون، ای میل، ایس ایم ایس، فیس بک، وَٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے۔ جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، الحاج ابراہیم اسمال قادری، حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے۔ انڈیا میں حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں۔ برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور اظہار کرتے رہے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے۔ بنگلا دیش سے حضرت مولانا سید ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ جرمنی سے مولانا عبداللطیف چشتی الازہری، آسٹریا سے پروفیسر ازہر عباس سیالوی اور جناب شہر یار رحمانی، امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابل قدر ہیں۔ آس ٹرے لیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت وعقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصالِ ثواب میں جناب شیخ عمر علی (راول پنڈی)، الحاج پیر خالد اشرفی (اوکاڑا)، الحاج شیخ محمد اشرف ورفقاء (پیر محل)، مرکز فیضانِ مدینہ، دعوتِ اسلامی (کراچی)، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی (کراچی)، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی)، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی علیہ الرحمہ کے فرزندان (نوشہرہ ورکاں، میرپور)، حافظ محمد ناصر (کراچی)، شیخ نیک محمد (شرق پور شریف)، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی)، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی)، مولانا قاری محمد حفیظ (لاہور)، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان)، متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختمات قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 38 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک وہند کے متعدد نمایاں اخبارات وجرائد اور رسائل میں شائع ہوئی،

وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

’’جماعتِ اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 38 واں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گُل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ بمطابق 04 اور 05 مارچ 2021ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گُل زارِ حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر کتابی سلسلہ ’’الخطیب‘‘ کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء ومشائخ اور عقیدت مند حضرات وخواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گُل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما ومشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام کا وِرد کیا گیا۔ (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں)۔ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، پیر میاں مستفیض شرق پوری، مولانا عاشق حسین سعیدی، مولانا معراج الدین اختر قادری، حاجی محمد حنیف طیب، سید رفیق شاہ، صوفی محمد حسین لاکھانی، مولانا لیاقت حسین اظہری، انجینئر سید حماد حسین، صاحب زادہ فرحت حسن خان نوری اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ وہ ہستیاں جو اللّٰہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت اور انتخاب ہوتی ہیں حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ان میں نمایاں تھے اور بلاشبہ عطائے رسول تھے۔ انہیں قدرت نے جو خصوصیات عطا کی تھیں ان کی بدولت انہیں قلوب واذہان کی تسخیر کی قوت وصلاحیت بھی ملی تھی وہ ہر بارگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں محبوب ومحترم تھے، وہ سچے عاشقِ رسول تھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب تھے اسی لیے سمتوں میں انہیں پذیرائی ملی۔ الیکٹرانک میڈیا اور وسائل کی بہتات کے بغیر ان کی اَن تھک جدوجہد کی وجہ سے ان کی شہرت ومقبولیت مثالی رہی جو آج بھی قائم ودائم ہے۔ ان کی شخصیت ہمہ صفت اور خدمات ہمہ جہت اور مثالی ہیں۔ جماعتِ اہلِ سنّت اور دعوت اسلامی جیسی تنظیمیں انہی کا فیضان ہیں۔ وہ وسعتِ قلبی رکھنے والے میر کاروانِ اہل سنّت تھے۔ تحریک قیامِ پاکستان، تحریکِ تحفظ عقیدہ ختم نبوت، تحریکِ دفاعِ پاکستان، تحریکِ نفاذ نظامِ مصطفیٰ اور تحریک اتحاد بین المسلمین کے وہ قافلہ سالار اور مثالی رہ نما تھے۔ ان کی زندگی مسلسل جدوجہد اور دین وملت کی خدمت میں گزری۔ وہ ولی کامل اور مردِ حق تھے۔ اہلِ بیت و اصحاب نبوی کے حوالے سے حقیقی، صحیح اور معتدل موقف رکھتے تھے انہوں نے جرأت وہمت اور بے باکی کے ساتھ تادمِ آخر صحیح عقائد ہی کی ترجمانی کی۔ انہوں نے اہل سنّت کو متحد رکھا۔ عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت کے باب میں وہ عزیمت واستقامت کے ساتھ مردِ میداں اور قابلِ تقلید امیرِ کارواں رہے وہ عہد ساز اور عہد آفرین ہستی تھے۔ ان کی خوبیوں کی وجہ سے زمانہ ان سے حسد کرتا تھا ان کے اساتذہ ومشائخ کو بھی ان پر ناز تھا اور اہلِ سنّت و جماعت کا وہ اعتبار وافتخار تھے۔ تجدید واحیائے دین کے لیے ان کے مساعی جمیلہ ناقابل فراموش ہیں۔ تحفظِ عقائد اور اصلاح اعمال کے لیے انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ان کے صدق واخلاص اور جرأت واستقامت نے انہیں نمایاں رکھا۔ وہ اپنی طرز خطابت کے موجد وامام تھے اور ان کی طرزِ خطابت اتنی مقبول ہوئی کہ جس کسی نے اسے اپنایا وہ بھی کامیاب ہوا۔ اقلیمِ خطابت کے تاج دار ہونے کے ساتھ وہ مثالی محقق ومصنف بھی تھے، ان کی ہر تصنیف کام یاب اور مقبول ہوئی۔ ملک و ملت کے لیے وہ قابلِ قدر راہ نما تھے اور انہوں نے وطنِ عزیز اور ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی شاہ کار تصنیف ذکرِ جمیل ملت پر ان کا احسان ہے۔ ان کی شہرت ومقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو آج سمتوں میں اہلِ سنّت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابل فخر رہنما ہیں۔ دنیا بھر سے لاکھوں اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔ مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔ بغداد شریف، داتا دربار، اجمیر شریف اور متعدد درگاہوں میں حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی گئی۔

اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے ایک کروڑ نو لاکھ چھتیس ہزار چھ سو تین مرتبہ (10,936,603) قرآنِ کریم ☆ اڑسٹھ لاکھ اڑسٹھ ہزار اکتالیس مرتبہ (6,868,041) قرآنی سورتیں ☆ نو لاکھ تینتیس ہزار سات سو چون (933,754) قرآنی آیات ☆ ایک کھرب اٹھائیس اَرب ننانوے کروڑ (128,900,000,000) دُرود شریف ☆ ایک کروڑ پچھتر لاکھ دس ہزار چار سو چوہتر (17,510,474) کلمہ طیبہ ☆ دو لاکھ ایک ہزار آٹھ سو ستانوے (201,897) اسمائے حسنیٰ ☆ بارہ لاکھ چورانوے ہزار آٹھ سو چوالیس (1,294,844) استغفار ☆ انتالیس ہزار سات سو اکھتر (39,774) قرآنی پاروں ☆ کروڑوں مرتبہ متفرق کلمات وتسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد واذکار کے وِرد، ان گنت طواف، عمرے، روزوں، ان گنت نوافل، محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ عقیدت مندوں نے ایصالِ ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ وطواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی، ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔ اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 05 مارچ 2021ء کو دنیا بھر کے 49 ممالک میں عقیدت واحترام سے مساجد ومراکزِ اہل سنت میں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں مولانا حامد رضا مہروی، مولانا اختر قادری، صاحب زادہ فاروق حیدر شاہ ہمدانی، مولانا محمد شریف نقش بندی، پیر صابر زمان، محمد عاطف بلو، الحاج توفیق قائم خانی، الحاج افتخار قائم خانی، سید محمد جنید شاہ، ، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج جاوید اقبال، محمد آفتاب اقبال، سید عادل شاہ اسحاق، الحاج محمد ظفر علی، حافظ محمد ندیم، شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا قادری، شیخ جمیل احمد، زبیر اسحٰق، مولانا ایوب الرحمٰن اوکاڑوی، مولانا محمد اسحاق مدنی، مولانا اشرف گورمانی، امیر بیگ معصوم، علامہ غلام محی الدین، مولانا اکرم رضوی اختر القادری، پیر سید مختار شاہ، ڈاکٹر سید انور نیازی، طلعت محافظ، محمد خالد رضا، سید سمیع اللّٰہ حسینی، سید اسلم غزالی، سید ثاقب علی، الحاج مختار احمد رمضان، محمد اقبال، محمد نبیل رضا، سلیم

لاکھانی، مولانا قاری ضیاء اللّٰہ نقشبندی، قاری غلام قاسم اویسی، قاری محمد امین صدیقی، مولانا عبدالعزیز قادری، قاری محمد اصغر سعیدی، سید ریحان علی چشتی اور غلام حسین مغل، مولانا شیر محمد چشتی، مولانا محمد شفیق نورانی، شیخ محمد شکیل اوکاڑوی، الحاج رفیق سلیمان، نبیل قادری، حاجی جاوید معرفانی، مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی قادری، شیخ محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، ملتان سے شیخ محبوب الٰہی اور ان کے فرزند، امریکا سے مولانا زوہیب قادری، سید اخلاق شاہ، شہزاد قریشی، سمیر رضا، محمد نبیل رضا، مفتی منیر احمد سعیدی، علامہ محمد اسلم سعیدی، مولانا محمد آصف سعیدی، قاری محمد اشرف سعیدی، مولانا محمد طارق نقشبندی، علامہ محمد ابصر، الحاج مختار احمد رمضان، اقبال احمد، پیر محمد شفیع، سید ریحان علی چشتی، سید عمیر شاہ، الحاج حنیف ہارون دھوراجی، عدیل نورانی بن ہاشم، غلام حسین، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے الحاج سید عبدالماجد وارثی مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفیٰ کے وقاص مصطفیٰ اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن طلباء اسلام اور بزم فیضان وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات و جرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیبِ اعظم کا 39 واں سالانہ عرسِ مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 17-18 فروری 2022ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ: حمید اللّٰہ قادری، حیدر علی قادری) ''

☆ 33 ویں سالانہ عرسِ مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک و بیرون ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصال ثواب کے لیے سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا۔ 92 ٹی وی چینل نے بھی صبحِ نور پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب جنید اقبال کی میزبانی میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علاوہ پروگرام میں مخدوم پیر سید محمد اشرف اشرفی جیلانی اور پروفیسر عمیر محمود صدیقی نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزنامہ جنگ کراچی، روزنامہ 92 کراچی، لاہور، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہ نامہ عقیدت (حیدرآباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدرآباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدر آباد) اور متعدد جرائد نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنّت اور مراکز میں علما و مشائخ، اساتذہ و طلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان و کارکنان اور عقیدت مندوں نے 05 مارچ 2021ء کو 38 واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں حضرت مولانا محمد اقبال چشتی، پیر خالد اشرفی، قاری عاشق حسین، حمزہ نورانی، پتوکی میں شیخ محمد خلیل، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم اور میاں ارسلان اقبال اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، نوجوان رہ نما جناب محمد نواز کھرل، محافل نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عقیل احمد، قاری محمد

یونس قادری، راول پنڈی اور اس کے قرب و جوار میں جناب محمد عمران مانی، شیخ عمر علی، محمد حمزہ سجاد اور مولانا قاری مظہر عباس اور ان کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزم فیضان وارثیہ کے جناب سید عبدالماجد وارثی نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں۔ برطانیا میں پیرزادہ مصباح المالک لقمانوی، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی، الحاج محمد عرفان نقش بندی، بھارت میں تحریک فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، شیخ فرید نثار، حیدرآباد دکن میں محمد مصطفیٰ اور ان کے وابستگان، حضرت پیرزادہ محمد عبدالباقی اشرفی اور ان کے وابستگان، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اور ان کے مریدین، بنگلا دیش میں رضا اسلامک اکاڈمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی، مولانا محمد عبداللّٰہ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا سید ابوالبیان ہاشمی، مولانا محمد عبدالمنان، آسٹریلیا میں مولانا افتخار ہزاروی، راجا عبدالحمید، محمد نسیم خاں، مولانا محمد نواز اشرفی، ماری شس میں سنّی رضوی سوسائٹی کے ارکان، مولانا مقبول احمد اشرفی، خطیبہ مولاتنا سیدہ عاکفہ رضوی، زمبابوے میں الحاج منصور رضا قادری، ڈربن جنوبی افریقا میں مولانا محمد بانا شفیعی قادری، الحاج احمد رشید، الحاج ابراہیم اسمال قادری، تنویر ہاشم منصور، رضا اکادمی کے ارکان، مولانا آفتاب قاسم، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ذالگاؤنکر اشرفی، الحاج محمد اسحٰق اشرفی، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور ان کے رفقاء، الحاج زاہد ابراہیم کریم، الحاج ابوبکر کریم، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان، الحاج ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور، جرمنی میں مولانا عبداللطیف چشتی ازہری، آسٹریا میں پروفیسر ازہر عباس سیالوی، شہریار رحمانی، میاں خلیل احمد، امریکا میں الحاج اے لئیق بیگ، جناب غلام فاروق رحمانی، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، الحاج چودھری عبدالحمید و برادران، سید منور علی شاہ بخاری، محمد الیاس، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی، اِس پین، ری یونین، متحدہ عرب امارات، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلے فون، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اللّٰہ کریم احباب کی ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر ''کتابی سلسلہ الخطیب'' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہوگئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں۔ گزشتہ برس 38 ویں سالانہ عرس کا مجلّہ بیرون ملک نہیں بھیجا جاسکا۔ محکمہ ڈاک کا کہنا تھا کہ

فضائی رابطہ اور سروس بند ہے، ڈاک خرچ بھی بتایا گیا کہ فی رسالہ چار سو روپے سے زائد ہوگا اور کوئی ضمانت نہیں ہوگی کہ رسالہ پہنچے گا یا تلف کر دیا جائے گا۔ انٹرنیٹ کے ذریعے پی ڈی ایف کی شکل میں یہ یادگاری مجلّہ دنیا بھر میں پہنچایا گیا البتہ پاکستان میں ڈاک کے ذریعے پوسٹ کیا گیا۔ اس سال بھی بیرون ملک بھجوانے کی گنجائش فی الحال نظر نہیں آ رہی۔ گزشتہ اور تازہ مجلّہ درج ذیل لنک پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.google.http://kaukabnooraniokarvi.com/all-books

www.facebook.com/Allaamahkaukabnooraniokarvi

☆ دو برس سے کورونا وائرس نے دنیا بھر کو خاصی حد تک مفلوج کر رکھا ہے۔ اس وائرس کی چار لہروں نے اب تک انسانی جانوں کی بڑی تعداد کو شکار کیا ہے۔ اس وائرس کی وجہ سے کتنی پابندیاں تا حال برقرار ہیں۔ انسانی زندگی پوری طرح بحال نہیں ہو پا رہی۔ کتنے کاروبار اور بیوپار ٹھپ ہو گئے ہیں۔ زندگی کے کتنے طور اور ڈھب بدل چکے ہیں۔ نہیں معلوم یہ صورت حال کب تک رہے گی؟

☆ کورونا وائرس کی شدت سے پریشان کن ماحول میں بھی حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سوشیل میڈیا پر عوام سے مسلسل رابطے میں رہے۔ لوگوں کی رہنمائی بھی کرتے رہے اور رفاہی، فلاحی خدمات بھی بخوبی انجام دیتے رہے۔ جمعہ کے اجتماع نہ ہونے کی وجہ سے سوشیل میڈیا پر ان کے خطبات جاری رہے۔ ماہ رمضان میں روزانہ سوال و جواب کی نشست سوشیل میڈیا پر ہوتی رہی جس کو لوگوں کی پُرزور فرمائش پر جب سے اب تک ہفتہ واری جاری رکھا گیا ہے، ہر جمعرات کی شب دو گھنٹے کی یہ نشست بعنوان ''ہم اور آپ علامہ اوکاڑوی کے ساتھ'' دنیا بھر میں بہت مقبول ہوئی۔ ماہ محرم کے پہلے عشرے میں بھی سوشیل میڈیا ہی سے حضرت خطیبِ ملت کے خطاب ہوئے۔ متعدد ممالک برطانیا، کینیڈا، جنوبی افریقا، امریکا، بھارت کے کتنے یوٹیوب چینلز اور فیس بک پیجز پر حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے لائیو خطبات ہوئے۔

☆ گزشتہ سے پیوستہ برس 37 ویں سالانہ عرس شریف کے یادگاری مجلّے، کتابی سلسلہ الخطیب میں ہم نے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی ایمانِ ابوطالب اور صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں موقف اور افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے حوالے سے جو تحریر شامل کی تھی، دنیا بھر سے علما و عوام نے اسے بہت سراہا اور اسے بہت اچھی کاوش قرار دیا۔ ہمیں موصول ہونے والے پیغامات میں یہی کہا گیا کہ رفعِ نزاع اور دفعِ مطاعن کے لیے یہ تحریر بہت محتاط، مناسب، جامع اور بہترین ہے۔ بحمد اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو اہلِ سنّت و جماعت میں اہمیت اور مقبولیت و محبوبیت حاصل ہے، وہ مسلکِ حق پر پختگی اور تصلب رکھتے ہیں۔ لوگ ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے آخری اور پیارے نبی ﷺ کے صدقے ان کی حفاظت فرمائے اور حاسدین و معاندین کے شر سے بچائے۔ آمین

☆ گزشتہ چند برسوں سے اہلِ سنت میں عدمِ برداشت اور تشدد کا جو ماحول پیدا ہوا ہے، اسکے نتائج بہت خطرناک ہیں۔ کسی کے طریقہ کار یا حکمتِ عملی سے اختلاف ہونا کوئی بُری بات نہیں لیکن اختلاف کا وہ انداز جو اس قوم کے متشدد، جاہل اور بدتمیز لوگوں نے اپنا رکھا ہے یقیناً یہ ہمارے اسلاف کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بلاشبہ علماء اور مشائخ اہل سنت کی دینی، ملی و قومی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں ان کے

کسی سیاسی فیصلہ سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن ذاتیات یا ان کے بائیکاٹ اور ماں، بہن، بیٹی جیسے مقدس رشتوں کی توہین جیسے گھٹیا عمل کی جتنی مذمت ہو سکے کم ہے۔ ہم ایسی ہر بدبودار فکر سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اللھمَّ ارِناالحقَّ حقاً وارزُقنااتِباعہُ وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

☆ 1400 برس میں اہلِ ایمان پر بہت سخت وقت آئے۔ خاتم النبیین کی رحلت کے بعد فتنہ ارتداد اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں نے سر اٹھایا تو خلیفۂ رسول نے جس کردار کا مظاہرہ کیا وہ یہی پیغام دیتا ہے کہ دین و ایمان پر کوئی یلغار کسی طرح گوارا نہیں کی جائے گی۔ اسوۂ صدیقی کے بعد اسوۂ شبیری بھی امت کے لیے مشعل راہ ہے۔ نبوت کے جھوٹے دعوے دار اور کربلا میں نواسۂ رسول کے مقابل آنے والے بھی خود کو ''مسلمان'' کہلاتے تھے۔ یوں ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مدعیان اسلام کا اندرونی خلفشار ہی زیادہ مہلک رہا ہے۔ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو نقصان پہنچانا ہی ''غیروں'' کا اولین مقصد اور وتیرہ ہے، کچھ مسلمان کہلانے والے ''دشمن'' کی اس گھناؤنی چال سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور ملت کا شیرازہ بکھرتا چلا جاتا ہے۔ ملک میں لادینیت پھیلانے کی کوشش و سازش کرنے والے ایسی صورت حال سے بھرپور فائدہ اٹھاتے اور اختلافات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔

صحیح العقیدہ اہلِ سنّت سے اختلاف رکھنے والوں اور مخالفوں نے ہر دور میں جارحانہ طرزِ عمل اپنا کر اہلِ سنّت کو فتنوں سے دوچار کیا اور اہلِ سنّت میں باہمی چپقلش پر خوشی میں بغلیں بجائیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حکمرانوں اور سیاست کاروں نے اپنے اپنے مفاد کے لیے بھی گروہی تقسیم کو بڑھاوا دیا اور استعمال کیا۔

اصحاب بصیرت اکابر اہلِ سنّت ایسی سازشوں کا قلع قمع کرتے رہے اور ملت کو سنبھالتے رہے۔ گزشتہ کچھ برس سے صورت احوال دگرگوں ہوتی رہی اور کوئی قابل قیادت بھرپور اور مؤثر کردار ادا نہ کر سکی۔ جعلی پیروں اور بے علم مولویوں نے اس افراط و تفریط سے خوب فائدہ اٹھایا اور احوال کو مزید بگاڑا۔ ٹیکنالوجی کی بہتات ہوئی تو ہر کس و ناکس کو گویا بے لگام ہونے کا موقع مل گیا۔ سوشیل میڈیا سے شیطنت کا طوفان اُمڈ آیا۔ محراب و منبر اور درس گاہ و خانقاہ کے وابستگان اپنا تاثر کھونے لگے۔ نوبت بہ ایں جا رسید کہ علماء کو اہلِ علم و فضل کو ہدفِ طعن و ملامت بنایا جانے لگا اور میڈیا ٹیمیں بنا کر ہر ایک کی عزت و توقیر سے کھیل ہی مشغلہ ہوگئی۔ انجام کار کہ حضرت سیدنا داتا گنج بخش کے سالانہ عرس کی مجالس بھی ہڑبونگ اور ہلّا گلّا کی نذر ہوگئیں۔ علماء و مشائخ نے کچھ اصولی و فروعی مسائل کو اپنی درشت روی سے ایسا اچھالا اور وہ انداز اختیار کیا کہ الامان الحفیظ۔ سوشیل میڈیا کو ایسی روش سے کیا غرض، وہ تو خوش کہ مسلمان آپس میں الجھ رہے ہیں۔ اہلِ سنّت کے مخالفین بھی اس کشاکش سے اپنے دل باغ باغ کر رہے ہیں۔ فتنوں کا کھیل پوری شدت سے کھیلا گیا اور دھڑے بندی خوب ہوئی۔

کیا اس روش کو جاری رہنے دیا جائے؟ علمی اختلاف کو ذاتیات اور تذلیل کی نذر کیا جائے؟ مدارس و مجالس پر قدغن لگا دی گئی تو؟ دردمند علماء و مشائخ کیا تماشائی بنے رہیں؟ مصلحین کیا مفسدین ہو جائیں؟ ماضی میں حضرت علامہ کاظمی صاحب اور حضرت محدثِ اعظم میں شدید علمی اختلاف ہوا، علامہ بندیالوی صاحب سے ہوا لیکن ایسی کشیدہ صورت حال نہیں ہوئی۔ اختلاف اور دھڑے بندی اور تقسیم یونہی جاری

رہنے دی جائے؟ کیا رُوبرو بیٹھ کر حل نہیں نکالا جاسکتا؟ اَنا آڑے ہے یا پس پشت کوئی اور سازش ہے؟ ہماری دلی خواہش ہے کہ جلد ہی اس نزاع کا خاتمہ ہوجائے۔

☆ حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بہت عرصے سے آگاہ کررہے ہیں کہ دشمن عناصر کی سازش ہے کہ ملک میں سیکولرازم رائج کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے علماءِ اسلام کو لوگوں میں متنازع بنادیا جائے تاکہ عوام کا ان سے اعتماد اٹھ جائے اور لوگوں میں ایمانی غیرت اور جذباتیت ختم یا کم ہوجائے۔ بنام علماء ایسے لوگ متعارف کروائے جائیں جن کی وجہ سے غلط تاثرات قائم ہوں۔ روز ہی کوئی نیا موضوع، کوئی اختلافی بات اُجاگر کرکے فتنہ وفساد بڑھایا جائے۔ ان سازشوں کے محرک یہود اور ان کے آلہ کار قادیانی ہیں۔ ایسے میں ہم سب کو بہت ہوش مندی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دشمنوں کو ناکام فرمائے۔

☆ فیس بک کا استعمال شاید ہر وہ شخص کرتا ہے جس کے فون سیٹ میں اس کی گنجائش ہے۔ پہلے کچھ لوگ تھے جو ڈائری لکھا کرتے تھے اور اسے دوسروں سے پوشیدہ رکھا کرتے تھے، اب شاید سبھی اپنی ہر بات کی تشہیر چاہتے ہیں۔ حیرانی ہوتی ہے کہ اپنی گھریلو خواتین بلکہ عمر بھر پردہ دار رہنے والی ماؤں تک کی تصویریں فیس بک پر اَپ لوڈ کردیتے ہیں۔ ہمارے پیارے کچھ نعت خوان حضرات تو یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے تعارف کو خود مسخ کردیتے ہیں۔ اسٹیج پر ٹوپی ودستار کے ساتھ جس حلیے میں ہوتے ہیں اس کے برعکس فیس بک پر وہ لباسِ غیر میں ننگے سر اور نامناسب مقامات پر مخلوط ہجوم میں اپنی ''تفریح'' کے مناظر جانے کیوں چڑھادیتے ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ کا ثنا خوان سمجھ کر ان کو عزت ومحبت دینے والوں پر ان کے ایسے ''روپ'' دیکھ کر منفی تاثر ہی قائم ہوتا ہے۔ اگر وہ اسٹیج یا محفل کی حد تک کسی طرح نعت خوان کا بہروپ اپناتے ہیں تو دیگر جگہوں پر اپنے نامناسب روپ فیس بک پر دکھا کر یہی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ''بہروپیے'' ہی ہیں اور نعت خوانی کے تقدس کا انہیں کوئی پاس نہیں، ان کی ذاتی، نجی، عملی زندگی میں نعت خوانی کا کوئی ''اثر'' نہیں، ان کی گفتگو، طور طریق، انداز، مزاج یکسر مختلف ہیں۔ کاش کہ وہ نعت خوانی کو ''سعادت'' سمجھیں اور اس سعادت کا خود کو ہر طرح عملی پیکر بنائیں۔

وہ ''زائرین'' جنہیں کسی زیارت گاہ پر جانے کا شرف مل جائے وہ بھی اپنی ایسی تصاویر فیس بک پر نہ چڑھایا کریں جن سے زیارت گاہ کے ادب کی بجائے بے ادبی ظاہر ہوتی ہے یا مبارک مقام کا تاثر کسی تفریح گاہ کی طرح کا ظاہر ہوتا ہے۔ مذہبی اجتماعات کے لیے رنگا رنگ تصاویر سے بھرے اشتہارات اور جلسوں کے اسٹیج پر بھی تصاویر والے پینافلیکس آویزاں کرنا بھی معمول بنتا جارہا ہے جو کسی طرح بھی درست اور پسندیدہ نہیں۔ اپنے اپنے پیر کی تصویر والے بَے جز بنانا اور سینوں پر لگانا بھی کوئی اچھی روایت نہیں۔ ہمیں ان چیزوں سے اجتناب ہی کرنا چاہیے۔

☆ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے گزشتہ شمارے میں جناب سید صبیح الدین رحمانی سے اختلاف کے حقائق بیان کیے تھے اور وعدہ فرمایا تھا کہ جناب قاری عبدالقیوم محمود کے غاصبانہ قبضے کی مختصر تفصیل آئندہ شمارے میں پیش کریں گے۔ انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

''دہشت گردی یا غنڈا گردی کے الفاظ ہی ناپسندیدہ ہیں، یہ افعال تو بہت زیادہ بُرے ہیں، ان قبیح اور مکروہ افعال کا تصور بھی کسی ''اچھے'' شخص سے نہیں کیا جاتا۔ ہر طبقے میں بہت اچھے، کم اچھے اور بہت بُرے اور کم بُرے ہوتے ہیں۔ دینی ایمانی افراد کے لحاظ سے یہ سوچا ہی نہیں جاتا کیوں کہ وہی لوگ صحیح اور سیدھے راستے کی رہ نمائی کرنے والے بتائے جاتے ہیں، اگر وہی لوگ کسی طرح ان ناپسندیدہ افعال کے مرتکب نظر آئیں تو ''تقدس'' کے تصورات ہی منہدم ہوجاتے ہیں اور کبیدہ خاطر ہونا بدیہی امر ہوجاتا ہے۔

قرآن وحدیث پڑھانے سکھانے والے جب اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئیں تو عام آدمی پر ان کا تاثر منفی ہی ہوگا۔ ایک وقت تھا کہ ان لوگوں کو تقویٰ کا پیکر سمجھا اور دیکھا جاتا تھا۔ کسی آسائش سے بے پرواہ اور آلائش سے خالی یہ لوگ دوسروں کے لیے جیتی جاگتی مثال ہوتے تھے۔ سادگی اور عمدگی کی مثال۔ انہیں تن پروری اور تن آسانی کی نہیں بلکہ خودداری، وضع داری اور وقار کے حوالے سے پہچانا جاتا تھا۔ عقیدتیں ان پر نچھاور ہوتیں اور ان کی تکریم کو سعادت گردانا جاتا تھا۔ کتنے ہی ایسے تھے جو فاقوں میں بھی اپنی کارگزاری اور معیار کم نہیں ہوتے دیتے اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ عسرت میں بھی انہیں رضائے الٰہی کی خاطر کام کا دھنی دیکھا گیا۔ خود ساختہ القاب کی کھیپ تو کجا وہ عزلت اور گوشہ نشینی ہی میں عافیت سمجھتے۔ اپنے تلامذہ کو تعلیم ہی نہیں تربیت سے آراستہ کرتے۔ تصنع، بناوٹ، جھوٹ، منافقت، خودنمائی، خودستائی جیسی چیزوں کا چلن یا گزر بھی ان میں نہیں ہوتا تھا۔ وہ اپنے منصب اور تشخص کی پاس داری کرتے۔ آج انہی کی یہ خوبیاں فخر سے بیان کی جاتی ہیں اور انہی کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ الّا ماشاءاللّٰہ، یہ سب کچھ اب کتابوں اور تذکروں ہی میں رہ گیا، عملاً ہماری زندگی میں نہیں رہا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج کے ''ایسے'' لوگ اثر انداز نہیں ہوتے۔ درس گاہیں، خانقاہیں، بارگاہیں تعداد میں تو بہت بڑھ گئی ہیں لیکن معیار کے حوالے سے وہ بات نہیں رہی۔ میرے پاس شکوے ہی نہیں، میں شکر بھی کرتا ہوں کہ ''ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں۔''

واضح کردوں کہ اپنے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں رکھتا، نہ ہی مجھے ایسا کوئی گمان ہے کہ مجھ میں خامیاں نہیں بلکہ سچ عرض کروں کہ نالائقی اور کوتاہیوں ہی کا مجسمہ ہوں مگر بفضلہٖ تعالیٰ کوشش رہتی ہے کہ منفی حوالے سے میرا ذکر نہ ہو۔ اپنے باکمال والدینِ کریمین اور اساتذہ ومشائخ کی نسبت کا مجھے ہر دم احساس رہتا ہے۔ اللّٰہ کریم جل مجدہ اپنے آخری اور سب سے پیارے نبی کریم ﷺ کے صدقے میرا بھرم رکھے اور مجھ پر اپنا کرم رکھے۔

مجھے یہ سطور نہ لکھنی پڑتیں مگر مجبور ہوا۔ احوال واقعی کا بیان مقصود ہے، کسی کی تذلیل وتحقیر یا اہانت نہیں۔

میرے والدِ گرامی علیہ الرحمہ نے کراچی میں دوسرا مکان پاکستان ایمپلائز کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی (پی ای سی ایچ ایس) میں بنایا۔ الحاج مرزا محمد ایوب صاحب کے ذریعے یہ پلاٹ لیا تھا۔ والد صاحب قبلہ نے گھر کے قریب سب سے پہلے مسجد ڈھونڈی۔ مسجد غوثیہ، نام ہی سے واضح ہے کہ کس عقیدے کی ترجمان ہے۔ والد صاحب قبلہ نے کھیم کرن سے اوکاڑا ہجرت کی تو وہاں بھی اپنے والد گرامی یعنی میرے دادا جان کے ساتھ لیڈی باغ میں مسجد غوثیہ تعمیر کی جو آج اوکاڑا شہر کی مرکزی مساجد میں نمایاں ہے۔ کراچی میں بھی مسجد غوثیہ ہی تعمیر ہوئی اس وقت جناب قاری عبدالقیوم محمود اپنی ماں کی گود میں شیر خوار

تھے، ان کے شناختی کارڈ میں ان کی تاریخ ولادت 1962ء درج ہے۔ قاری صاحب غلط بیانی کے خوگر ہیں۔ ان کی اس عادتِ بد کے متعدد گواہ ہیں۔ انہوں نے ازخود اس مسجد کا ایک تعارف شائع کرنے کی بھی جسارت کی اور اس میں میرے والد گرامی کا نام تک نہیں شامل کیا۔ میرے پاس اس مسجد کے ٹرسٹ کی جتنی دستاویزات موجود ہیں، اگر عدلیہ کے سامنے پیش کروں تو قاری صاحب کو شدید شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ 1969ء میں ٹرسٹ ڈیکلریشن رجسٹرڈ ہوا۔ محمد یوسف پیرزادہ صاحب ہر سال رُوداد شائع کرتے تھے، 1968ء کی مطبوعہ رُوداد میں جو کچھ درج ہے وہ بھی قاری صاحب کو غلط ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ 1963ء سے اب تک اس مسجد کے حوالے سے سب کچھ میرا چشم دید ہے۔

جناب شیخ کریم بخش، جناب شیر محمد سیٹھی، درویش صاحب کہلانے والے سیال کوٹ کے شاہ صاحب، مسعود الرحمٰن موذن، حافظ محمد عاصم کیمبل پوری، سید منیر حسین شاہ بخاری، میجر احمد خان بھٹی کتنے لوگ گواہان شمار کروں؟ ان سب کے نام بھی قاری عبدالقیوم کو شاید ہی معلوم ہوں۔ 1967ء میں قاری عبداللطیف صاحب کراچی آئے۔ دورۂ تفسیر قرآن اسی سال ہوا حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی صاحب اشرفی اوکاڑوی علیہ الرحمہ نے پڑھایا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مولانا عبدالمالک صاحب مدرس ہوئے۔ حضرت مولانا بشیر احمد سیالوی درسِ نظامی پڑھاتے تھے، والد صاحب قبلہ برسوں ماہِ رمضان میں روزانہ تراویح کے بعد درس بیان کرتے رہے۔ مسلسل ایک ماہ تفسیر سورہ یوسف بیان کی، میرے چچا محمد اکرام گواہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد نصر اللّٰہ خان بھی استاد حدیث ہوئے۔ مفتی غلام یاسین اشرفی اور استاذ العلماء حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ بقید حیات ہیں اور حقائق سے آگاہ ہیں۔ قاری عبدالقیوم اور ان کے بھائی تاج بہادر 1968ء سے آنا شروع ہوئے، آج وہ ''جعلی دستاویزات'' بنا کر قابض ہیں۔ کیا انہیں گمان ہے کہ وہ خود کو اور اپنے قبضے کو سچا ثابت کرسکیں گے؟

والد صاحب قبلہ کی رحلت کے بعد مولانا محمد رمضان آف کمر مشانی نے انتظام اپنے ہاتھوں میں لے لیا، استاد محترم قاری عبداللطیف امجد صاحب بھی مدرسے کی عمارت میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ میں نے کوئی دخل نہیں دیا۔ مولانا رمضان صاحب کے بعد ٹرسٹ کے ارکان بدلتے رہے۔ مجھے اور حاجی حنیف طیب کو رکنِ ٹرسٹ بنایا گیا۔ اس دوران غلام قادر جاموٹ صاحب نے قبضے کی ٹھانی تھی۔ ایک بار پھر مسجد کی عمارت کی توسیع ہوئی۔ میں ماہانہ درس بھی کچھ ماہ بیان کرتا رہا۔ قاری عبدالقیوم اپنے لیے خود ساختہ القاب کے ساتھ اپنے مزاج میں بھی جارحانہ رہے۔ معید صاحب اور ارکانِ ٹرسٹ سے وہ ایسا الجھے کہ اپنے طلبہ کو غنڈا فورس کے طور پر استعمال کیا۔ ٹرسٹیوں کے بورڈ اور کیمرے توڑ دیے۔ تصفیہ اور حل کے لیے میرے بلانے پر بھی نہیں آئے۔ میرے پاس آنے میں کیا عذر تھا؟ مصالحت و مفاہمت کی بجائے انہوں نے جھوٹ کیوں اختیار کیا؟ متوازی ٹرسٹ کیوں بنایا؟ کیا وہ اسی ٹرسٹ کے ملازم نہیں تھے، تن خواہ نہیں لیتے رہے؟ کیا احسان علی خان صاحب نے انہیں برطرف نہیں کیا تھا۔ کتنے حقائق وہ چھپائیں گے۔ اتنا دم خم تھا تو اپنا ادارہ بناتے۔ مفتی منیب الرحمٰن صاحب اور سید منظور شاہ ہمدانی صاحب کی وقتی تائید انہوں نے کس برتے پر حاصل کی؟ جھوٹ بہر حال جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ کیا خود ساختہ شیخ القرآن کہلانے والے کو جھوٹ زیب دیتا ہے؟ عبدالرحمٰن بخاری صاحب یا نور احمد شاہ تاز صاحب کو حقائق بتائے؟ پیر سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی

تو مائک پر انہیں سمجھاتے رہے۔ قاری عبدالقیوم صاحب نے کتنے اجتماع کئے؟ کہیں میرے والد صاحب کا تذکرہ کیا؟ کس نے نام سے وہ چندے کرتے ہیں؟ ان کا اپنا تعارف کیا ہے؟ اس ادارے کی بنیاد میں ان کا کیا حصہ ہے؟

جعلی دستاویزات کے ذریعہ متوازی ٹرسٹ بنا کر وہ آج قابض ہیں۔ تھانے، کچہری تک نوبت گئی۔ کیا کیا تخریبی کارروائیاں ہوئیں، ان کی ایک تفصیل ہے۔ میں عدالت تک جاؤں تو کیسی تشہیر ہوگی۔ کیا کیا کہا جائے گا، میں نے تحمل کیا، کیوں کہ ارکان ٹرسٹ سے مجھے بھی کچھ شکایات تھیں۔ حقائق کو مسخ کر کے قاری عبدالقیوم غاصبانہ قابض ہیں۔ وہ آج بھی حقائق کا سامنا نہیں کرسکیں گے۔ میں یہ مقدمہ عدالت میں لے جاؤں تو انہیں ہزیمت کا سامنا ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ ادارہ چلا رہے ہیں، انہیں چلانے دیا جائے تو پھر ہر قبضے کو صحیح مان لیا جائے۔ مقبوضہ بیت المقدس کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کشمیر پر بھی قابض ہو کر بھارت چلا ہی رہا ہے۔

والد صاحب قبلہ کے نام کی لوح بھی آویزاں کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ وہ غاصبانہ قابض ہیں، شاید کچھ عرصہ رہ لیں، مگر وہ مکافاتِ عمل سے غافل نہ رہیں۔ دنیا یوم چند آخر با خداوند۔ وہ کیا عذر روزِ حشر پیش کریں گے؟ ''

☆ کرپشن کا رونا رونے والے حکمران شاید خوابِ غفلت میں ہیں یا طوطا چشم؟ انہیں دکھائی نہیں دیتا یا وہ دیکھنا نہیں چاہتے؟ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ تین دَہائیوں سے افغان ٹرانزٹ کا کام بہت عروج پر ہے۔ اِس منگ لنگ کچھ اس طرح ہو رہی ہے کہ جیسے یہی ''لی گل'' بزنس اور کام یاب کاروبار ہے۔ متعدد چیزیں جاپان سے دبئ اور افغانستان کے راستے ہرات بھیجی جاتی ہیں۔ سمندری راستے سے جانے کیا کیا آتا ہے۔ چمن بارڈر سے پاکستان میں سامان اس مگل کیا جاتا ہے اور سبھی ''ادارے'' ملوث بتائے جاتے ہیں۔ چمن سے کراچی اور اوتھل تک ''نان کسٹم پیڈ'' گاڑیوں کی بڑی تعداد ہے جو ''اشرافیہ'' کے زیر استعمال ہے۔

چمن، پشین، قلعہ سیف اللّٰہ، قلعہ عبداللّٰہ میں باقاعدہ چرس لگائی جاتی ہے جسے اخروٹ والے ٹرکوں میں ملک بھر میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ درہ آدم خیل میں تو سارے کام ہی جعلی ہوتے ہیں۔ شناختی کارڈ، پاسپورٹ ہی نہیں کرنسی نوٹ بھی جعلی بنائے جاتے ہیں۔ جعلی غذائیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ شہر میں جس گاڑی کی مالیت کروڑوں میں ہے ان جگہوں سے چند لاکھ میں مل جاتی ہے۔ ایک ٹرانک کے کتنے سامان، گھڑیاں، کمبل اور کپڑا وغیرہ بھی وہاں دست یاب ہے اور کوڑیوں کے بھاؤ۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ لوگ اتنے ''محفوظ'' ہیں کہ کوئی ان پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ سودا ہو جانے کے بعد ایک کرنسی نوٹ پھاڑ کر ایک حصہ خریدار کو دے دیا جاتا ہے اور سامان بحفاظت گھر پہنچ جانے پر نوٹ کا دوسرا حصہ ملا کر تسلی کر کے مکمل رقم وصول کر لی جاتی ہے۔ ان جگہوں پر تعیناتی کے لیے کروڑوں روپے رشوت دی جاتی ہے اور یہ ''کاروبار'' تین دَہائیوں'' سے زیادہ عرصے سے قانون کے رکھوالوں ہی کے ذریعہ جاری ہے۔ چیف جسٹس نے افواج کے حوالے سے شادی ہالز کے ضمن میں صرف بات کرنے کی جرأت تو کی لیکن اس سے زیادہ کی شاید انہیں بھی تاب نہیں...... ایک ذمہ دار ادارے کے اہم سروے میں پولیس اور عدلیہ کو سب سے زیادہ کرپٹ قرار دیا گیا ہے۔ آئی ایم ایف نے کیا حکومتی افراد اور سرکاری اخراجات کی کٹوتی کی کوئی بات کی؟ برق گرتی ہے تو بے چارے عوام پر۔

☆ وطن میں ''آزادی اظہار'' کا بڑا شور ہے لیکن یہ ''آزادی'' کس کے لیے اور کتنی ہے؟ اس کا احوال ناگفتنی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ میڈیا ''آزاد'' ہے۔ ہوسکتا ہے یہ بات کسی طور درست ہو لیکن دین اور وطن کی عزت و محبت کے حوالے سے احوال کچھ اور ہی ہیں۔ ہمارا میڈیا نااہل ہے یا غیروں کا آلۂ کار؟ ڈی جی رینجرز کا بیان سبھی نے سنا کہ یہاں تیزاب کا ایک واقعہ ہوا تو اتنا اُچھالا گیا جب کہ یورپ میں سالانہ ایسے سیکڑوں واقعات ہوتے ہیں اور کوئی تذکرہ نہیں کیا جاتا۔ کوئی بدطینت شخص ''مولوی'' کہلاتا ہو اور کوئی بدفعلی کر بیٹھے تو بہت شدت سے اس کا ذکر کیا جاتا جب کہ ''پادریوں'' کو ایسے ہی جرائم پر سزائیں بھی سنائی جائیں تو اس کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ دین کے حوالے سے ہمارے میڈیا کو اتنی ''آزادی'' ہے کہ وہ جی بھر کر اس کو نقصان پہنچانے سے کوئی دریغ نہیں کرتے۔ وہی جرم کوئی غیر مولوی کرے تو میڈیا کو سانپ سونگھ جاتا ہے، مولوی یا داڑھی والا کرے تو اس کے خلاف میڈیا کی زبان درازی کی حد نہیں رہتی۔ کس بات کی تشہیر کتنی اور کیسے کرنی ہے؟ میڈیا کے پاس شاید اس کا بھی کوئی ضابطہ نہیں۔ اینکر کہلانے والے (حضرات وخواتین) کا رویّہ بھی ناقابل فہم ہے۔ میڈیا کو کوئی خبر مل جائے تو یوں اس کا ٹرائل ہوتا ہے جیسے یہی حاکم اور منصف ہیں اور فیصلہ انہوں نے ہی کرنا ہے۔ ان کے اکثر تبصرے بھی کیا کہنے! صحیح بات کو مسخ کرنے کا فن انہیں بہت آتا ہے۔ تعمیر سے زیادہ تخریب ہی ان میں نمایاں ہے۔ عریانی، فحاشی، اخلاق باختگی کیا خرابی ہے جو نہیں ہے؟ اسلامی جمہوریہ کے میڈیا کا طرز وطریق کیا ایسا ہی ہونا چاہیئے؟

☆ گزشتہ برس سے تا ایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات و حادثات رُونما ہوے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع و بصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوگی۔ دل و دماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کر رہی ہے؟ درد کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہو تو دکھڑا روئیں۔

☆ ہزارہ برادری کا لاشوں کے ساتھ دھرنا، امریکی پارلیمینٹ کی عمارت پر ٹرمپ کے حامیوں کا دھاوا اور مہذب کہلانے والوں کا بدترین مظاہرہ، ملک بھر میں بجلی کا بھیانک بریک ڈاؤن، انڈونیشیا کے طیارے کا واقعہ، وٹس ایپ والوں کی پالیسی میں تبدیلی اور بِپ نامی ایپ کا اجراء، پاکستانی طیارے کے ضبط ہونے کا واقعہ، براڈشیٹ کا انکشاف، ٹرانس پیرینسی انٹرنیشنل کی رپورٹ، کرپشن میں اضافہ، ملتان میں ڈاکٹر محبّ کی جلی لاش، بھارت میں کسانوں کا مظاہرہ، شجاع آباد میں کسی مزار کے طواف کی وڈیو، فضا میں اڑن طشتری دیکھے جانے کا واقعہ، بجلی اور پٹرول کی قیمت میں بار بار شدید اضافہ، کتے کا گاڑی میں جانا اور کم سن بچے کا پجارو چلانا، اسلم باکسر کی ہلاکت، بخت آور زرداری کی مہنگی شادی، اوپن بیلٹ الیکشن، کوہ پیما محمد علی سدپارہ کی موت، اسلام آباد ہائی کورٹ پر وکلا گردی کا شرم ناک سانحہ، گھریلو ملازمہ پر تشدد کا سانحہ، 14 کروڑ کی گندم اور 36 کروڑ گودام کا کرایہ، ارکان اسمبلی کا بِکنا، شیخ رشید کا سنگ دلانہ بیان، ایوانِ بالا (سینیٹ) کا الیکشن، امر جلیل کا ہذیان، ڈَس کا (ڈسکہ) الیکشن دوبارہ ہونا، بار بار وزیر خزانہ کی تبدیلی، صوابی کے علاقے میں جج کا مع اہل خانہ قتل، حافظ سعد حسین رضوی کی گرفتاری، تحریک لبیک کو کالعدم قرار دینے کا

اعلان، کراچی کے حلقہ 249 انتخاب اور ''کالعدم'' تحریک لبیک کی تیسری پوزیشن، غزہ پر اچانک اسرائیلی بدترین یلغار، صدرِ مملکت کا بیان کہ ہم کمزور ہیں، عید کے چاند کی رویت میں اختلاف، گڈانی کے ساحل پر خطرناک مواد والے جہاز کا انکشاف، جسٹس فائز عیسی کا مقدمہ، شہباز شریف کی بیرون ملک روانگی نہ ہوسکی، قادیانی شاعر اور مرزا قادیانی کی تصویر پی ٹی وی پر دکھانا، بھارت میں مذھبی آزادی کی منفی امریکی رپورٹ، عارف والا میں گنے کا جوس ٹھنڈا نہ دینے پر قتل، سینیٹ الیکشن کے لیے ارکان اسمبلی کی خرید وفروخت، ہارس ٹریڈنگ، صحافی حامد میر متنازع، نذیر چوہان اور شہزاد اکبر کا تنازع، صحافی احمد نورانی اور جنرل عاصم باجوہ کے اثاثے، ملالہ یوسف زئی کا نامناسب بیان، ریلوے کا شدید حادثہ، محمد بن سلمان کا احادیث نبوی کے بارے میں عجیب بیان، قومی اسمبلی میں ''مہذب ارکان'' کی شدید ہلڑ بازی، شراب کی فروخت بڑھانے کا فیصلہ، مفتی عبدالعزیز کی یاوہ گوئی، عبدالقوی نامی مفتی کی نازیبا وڈیو، آزاد کشمیر میں الیکشن اور طرح طرح کی بیان بازی، خاندانی تشدد بل، وزیر اعظم کا خواتین کے لباس کے بارے میں مثبت بیان اور پھر یوٹرن، کورٹ کے حکم کے باوجود سعد رضوی کو رہائی نہ دینا، تحریک لبیک پر قانونی کارروائی کے بغیر پابندی برقرار رکھنا، جنوبی افریقا میں لوٹ مار کا واقعہ، کرونا وائرس کی چوتھی لہر، عثمان مرزا کی بدسلوکی، افغان سفیر کی بیٹی کے اغوا کی کہانی، سابق سفیر کی بیٹی نور مقدم کا قتل، اسرائیلی اسپائی ویئر سافٹ ویئر، فون ہیک اور جاسوسی، کمشنر گوجراں والا کے پالتو کتے کے گم ہونے کی منادی، کراچی میں ایک بار پھر ماہ محرم کے آغاز تک لاک ڈاؤن، ولیمہ کی تقریب میں وفاقی وزیر کے بھائی مبشر کا قتل، وزیر اعظم کو امریکی صدر کا فون نہ آنا، ارشد ندیم کھلاڑی، فردوس عاشق اعوان کو اسمبلی ہال میں داخلہ نہ ملنا، ڈار ئور 20 کروڑ لے بھاگے، غبن کے واقعات، مواچھ گوٹھ میں دھماکا، مینار پاکستان پر لڑکی کو ہراساں کرنے کا ڈراما، افغانستان پر طالبان کا قبضہ، حکومتی فرد اویس کے بیٹے کا ولیمہ کہاں اور کیسے؟ یکساں تعلیمی نصاب کی بات، عورت کے کم لباس کی حمایت شہباز گل وزیر کی طرف سے، بلوچستان میں دھماکے، نیوزی لینڈ کی ٹیم کی کھیلے بغیر واپسی، بلوچستان کے وزیر اعلی کی تبدیلی، وزیر خزانہ کی بار بار تبدیلی، 18 سال سے کم عمر کے قبول اسلام کے خلاف قانون، سابق گورنر محمد زبیر کی برہنہ وڈیو، کامیڈین عمر شریف کے لیے 4 کروڑ کی امداد، وزیر اعظم کا CNN کو انٹرویو، داتا دربار میں لوگوں کا ہلاّ گلاّ، تحائف کا قومی خزانے میں جمع نہ کرانا، قیمتی گھڑی کی فروخت کا انکشاف، پولیس اہل کار نے قتل کا جرم کیا، محسنِ پاکستان عبدالقدیر خان کے جنازے میں حکمرانوں کی عدم شرکت، نیب کے سربراہ کے لیے قانون میں ترمیم، ڈی جی آئی ایس پی آر کے تقرر کی کہانی، تحریک لبیک کے مظاہرے اور دھرنے پر حکومت کا بدترین سلوک اور بالآخر فوجی سربراہ کی کارروائی، چینی کی مہنگائی اور حکمرانوں کے بے حسی، ٹی ٹوینٹی کرکٹ، چیف جسٹس کا افواج کے بارے میں اعتراض، شادی ہالز وغیرہ کے حوالے سے، خواتین اور بچوں سے جسمانی زیادتی کے مسلسل واقعات، پارلیمینٹ کا مشترکہ اجلاس اور حکومتی پارٹی کا 31 بلز زبردستی منظور کرنا، کلبھوشن کے لیے قانون، کرتارپور کو پھر کھولنا اور حکمرانوں کی سکھوں کے اطوار کے مطابق شرکت، کراچی میں نسلا ٹاور کے انہدام کا حکم، ٹک ٹاک کی منظوری، ملالہ یوسف زئی کی شادی، حافظ سعد حسین رضوی کی رہائی اور امیر المجاہدین کا پہلا عرس، سابق چیف جسٹس ثاقب نثار کی آڈیو، گورنر پنجاب سرور کا بیان کہ 6

اَرب ڈالر کے بدلے ملک گروی رکھ دیا گیا، آئی ایم ایف سے رقم لینے کے لیےعوام پر مہنگائی کی سونامی، ای وی ایم مشین اور حکم رانوں کی ضد، الیکشن کمیشن اور حکمرانوں کا نزاع، سابق جج رانا شمیم کا بیانِ حلفی، صرف لاہور ہی میں بارہ لاکھ مقدمات کا زیر التواء ہونا، ملک ریاض کے لیے برطانیا میں داخلے کی پابندی، کرکٹر شعیب اختر اور نعمان نیاز کا ٹکراؤ، کردی جعلی عامل ملا علی کی پاکستان آمد، فیصل آباد میں خاتون کے برہنہ ہونے کا ڈراما، مریم نواز کے بیٹے کی مہنگی شادی، ولیمہ اور گلوکاری، انڈیا میں مسلمانوں کا قتل عام، وفاقی حکومت اور سندھ حکومت کا نزاع، کراچی میں گرین لائن کا آزمائشی افتتاح اور حزبِ اختلاف کی طرف سے مخالف بیانات، کراچی میں بیوی کا شوہر کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کرنا، امریکی ریاست کن ٹیکی میں بگولوں سے تباہی، ایک لاکھ سے زائد خواتین کی طرف سے پنجاب میں خلع کے مقدمے، پنجاب حکومت کا متعدد نئی گاڑیاں خریدنے کا اعلان، سعودی عرب میں بھارتی اداکار کی مثالی پذیرائی اور میوزیکل کنسرٹ، سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی، سیال کوٹ میں سری لنکن باشندے کا قتل، اومی کرون وے ری ینٹ نامی نئے مہلک وائرس کے پھیلنے کا انکشاف، جج کی طرف سے فجر کی اذان لاؤڈ اسپیکر پر نہ دینے کا حکم کیوں کہ اس کی نیند خراب ہوتی ہے، کراچی کی جامع کلاتھ مارکیٹ پر چھاپا اور اِس مگ لنگ کا سامان، ملک بھر میں گیس کا شدید بحران، جسٹس وجیہ الدین کے عمران خان کے اخراجات کے بارے میں انکشاف، پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قرضوں میں ہوش ربا اضافہ، پٹرول کی قیمت اور امریکی ڈالر کی قدر میں بلند ترین اضافہ، اسرائیلی وزیر اعظم کا پہلی مرتبہ متحدہ عرب امارات کا دورہ، کراچی میں شیر شاہ کے علاقے میں دھماکا، نالے پر بنی عمارتوں کا ڈھے جانا اور متعدد اموات............

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جائے اور کیا نہ لکھا جائے! کون کون سا رونا رویا جائے؟ ان سب اور بہت کچھ کے حوالے سے ہم خود کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے ''بلاتبصرہ'' کچھ تراشے من وعن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف واتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوئے ''زبانِ خلق'' ملاحظہ ہو :

☆ یاد رکھیں! کچھ جرائم کی ایف آئی آر ''FIR'' آسمانوں میں درج کی جاتی ہیں۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۔ ''اور تمہارا رب ایسا نہیں جو بھول جایا کرے۔'' (القرآن: سورۃ مریم: 64)

☆ فرانس دنیا کا پہلا ملک تھا جس نے عورت کے حجاب پہ پابندی لگائی تھی اور آج وہی فرانس ہے جہاں چہرہ کھلا رکھنے پر 150 یورو جرمانہ ہے۔ بے شک میرا اللّٰہ بڑا طاقت ور ہے۔

☆ ریاستِ مدینہ کے حکمران کو کل اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ ختمِ نبوت کے حوالے سے ایک ٹویٹ ہی کر دے۔ مانا کہ آپ کے مونھ سے لفظ ''خاتم النبیین'' نہیں نکلتا، زبان اٹکتی ہے چلو آپ لکھ کر ایک ٹویٹ ہی کر دیتے تو کافی تھا۔ مگر آپ ٹویٹ کس مونھ سے کرتے آپ تو ماضی میں ختم نبوت کانفرنس کروانے پر پرچے کاٹتے رہے ہیں۔

☆ جب عیسائی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی اٹھے اور خود کو یسوع مسیح قرار دے، جب یہودی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی خود کو موسیٰ کی جگہ پیغمبر ڈیکلیئر کرے، جب سکھ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی خود کو بابا گرونانک کا اوتار ظاہر کرے تو مسلمان کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ قادیان کا

کوئی مخبوط الحواس اٹھے اور خود کو نبی قرار دے جب کہ قرآن میں محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا جا چکا ہے۔

☆ وہ لوگ جن کے نام کے ساتھ سید، صدیقی، عثمانی، فاروقی، انصاری یا ایسے اور سابقے لاحقے لگے ہوئے ہیں جو عظیم خاندانی نسبتوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں......تو ان کو چاہیئے کہ یا تو ان عظیم نسبتوں کے شایانِ شان زندگی گزاریں تاکہ لوگ آپ کی عزت، آپ کے خاندانی پس منظر اور اس سے جڑے آپ کے کردار دونوں کو وزن دیتے ہوئے کریں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اپنے ناموں کے ساتھ جڑی یہ عزت دار خاندانی نسبتیں لکھنا چھوڑ دیں تاکہ کم از کم ہماری بدعملی و بدکرداری کی چھاپ ان نسبتوں پر انگلیاں اٹھانے کا باعث نہ بنے......

☆ بیرونی انتہا پسندوں (جو دنیا کے 1.3 ارب مسلمانوں کو اذیت میں مبتلا کرنے کے لیے اسلاموفوبیا اور نسلی تضحیک کا سہارا لیتے ہیں) کے لیے میرا یہ پیغام ہے کہ: ہم مسلمان اپنے نبی پاک ﷺ سے بے حد محبت کرتے ہیں اور وہ ہمارے دلوں میں بستے ہیں۔ ان کی شانِ اقدس میں کسی قسم کی گستاخی یا ہرزہ سرائی ہمیں گوارا نہیں۔ دائیں بازو کے انتہا پسند سیاست دانوں سمیت اہلِ مغرب کا وہ طبقہ جو آزادیِ اظہار کی آڑ میں جان بوجھ کر ایسی شر انگیزیوں کو ہوا دیتا ہے، واضح طور پر اخلاقی احساس اور حوصلے سے محروم ہے کہ اس آزار پر 1.3 ارب مسلمانوں سے معذرت کرے۔ ہم ان انتہا پسندوں سے معافی کا پُر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ مغربی حکومتوں سے بھی میرا مطالبہ ہے کہ وہ ہمارے رسولِ پاک ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کے ذریعے جان بوجھ کر مسلمانوں کے خلاف نفرت وایذاء کے فروغ میں ملوث عناصر کی سرکوبی کے لیے وہی معیار ملحوظِ خاطر رکھیں جو انھوں نے ہولوکاسٹ کے خلاف ہر قسم کی منفی گفتگو کو غیر قانونی قرار دے کر قائم کیا۔ (یہی ''کلمات'' بصورت قرارداد گزشتہ پانچ ماہ میں کسی لمحے بھی پارلیمینٹ سے منظور کروائے جا سکتے تھے۔ یہی پیغام ہر سفیر کے ذریعے ہر ملک کو بھیجا جا سکتا تھا۔ محبّ وطن غلامانِ رسول کو پہچانا جائے اور انہیں دہشت گرد نہ کہا جائے)۔

☆ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ علماء، فقراء، امراء۔ جب علماء خراب ہو جاتے ہیں تو خلق کے طاعت واحکام تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب امراء خراب ہو جاتے ہیں تو لوگوں کی معیشت تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور عدل باقی نہیں رہتا۔ جب فقراء خراب ہوتے ہیں تو لوگوں کے اخلاق برباد ہو جاتے ہیں۔

☆ ضروری اعلان! نہ اسلام اس طرح کسی کو خود سے قتل کرنے کی اجازت دیتا ہے اور نہ آپ کو مسلمانوں پر بغیر تحقیق بھونکنے کی، اعلان ختم ہوا۔

☆ چند گزارشات......والدین کے لیے: بچہ دو سال کا ہو جائے تو اس کے سامنے لباس نہ بدلیں۔ بچے کو خبردار کریں کہ وہ کسی اجنبی کی گود میں نہ بیٹھے۔ خیال رکھیں کوئی بچے کا اُلٹا نام نہ رکھے۔ بچہ گھر سے نکلے تو آپ کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے اور کیا کھیل رہا ہے۔ بچے کو نئے کارٹون یا فلم دکھانے سے پہلے خود دیکھ لیں۔ بچے کی معصومیت ختم کرنے والی فلمیں اور کتابیں دور ہٹا دیں۔ بچے کیبل، کمپیوٹر پر کیا دیکھتے ہیں اس بات کا خیال رکھیں۔ خوش باش بچہ اداس رہنے لگے تو وجہ جانیں۔ بچہ کسی بالغ رشتہ دار یا ہمسائے کے ہاں نہیں جانا چاہتا تو اسے ہرگز نہ بھیجیں۔ بچے کو ٹیوٹر، وین، رکشہ ڈرائیور، قاری صاحب، کسی ہمسائے، دوست یا کزن

کے ساتھ کبھی تنہا مت چھوڑیں۔

☆ اولاد نے تحفے میں گھڑی تو دی مگر وقت نہیں دیا (اکثر والدین کا المیہ)

☆ جب ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمہ کا بگڑا ہوا مجسمہ ہم سے برداشت نہیں ہوا تو امت مسلمہ کا حضور ﷺ کے خاکوں پر خاموش رہنا کیسے ممکن ہے...... فرانس کا بائیکاٹ کرنا، سفیر کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کرنا، سڑکوں، ایوانوں، سوشل میڈیا پر احتجاج ریکارڈ کرانا مذہبی رجعت پسندی نہیں بلکہ یہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ (ریاستِ مدینہ واقعی بنانی ہے تو اس میں کسی جان دار کے مجسمے کی کوئی گنجائش نہیں ہے)۔

☆ دنیا کا واحد ملک پاکستان جہاں تن خواہ آنے سے پہلے انکم ٹیکس کٹتا ہے، تن خواہ بینک سے نکلوانے پر وِدہولڈنگ ٹیکس کٹتا ہے، تن خواہ خرچ کرنے پر سیلز ٹیکس کٹتا ہے، پھر کہتے ہیں پاکستانی قوم ٹیکس نہیں دیتی، او بھائی ٹیکس بہت دیتی ہے، خرچ کہاں ہوتا ہے وہ حساب قوم کو کوئی نہیں دیتا۔

☆ 1970ء سے نون لیگ اور PPP ان پڑھ لوگوں بے وقوف بنا رہے تھے۔ پہلی بار کوئی آیا جو پڑھے لکھوں کو بے وقوف بنا رہا ہے۔

☆ پیسے دینے والے PTI کے، پیسے لینے والے PTI کے، ویڈیو بنانے والے PTI کے، ویڈیو لیک کرنے والے PTI کے اور اس پر مکمل بے غیرتی اور ڈھٹائی سے جشن منانے والے PTI کے۔

☆ یہاں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے، جنہوں نے اپنے 20 سال کا حساب دے دیا وہ چور کہلوائے جاتے ہیں، اور جو فارن فنڈنگ، بہن کی سلائی مشینوں، بے نامی گھر، اپنے خیراتی ہسپتال اور بیرون ممالک سے ملنے والے تحائف کا حساب دینے سے بھاگ رہا ہے وہ ایمان دار تصور کیا جاتا ہے۔

☆ سرکاری افسروں کا جتنا ایمان ریٹائرمنٹ کے بعد جاگتا ہے اگر اس کا آدھا بھی دورانِ سروس جاگ جائے تو پاکستان چھا جائے۔

☆ جاپان ایٹم بم کھا کر بھی ترقی کر گیا جب کہ پاکستان ایٹم بم بنا کر بھی مقروض ہو گیا...... کیوں کہ جاپان میں بے ایمان اور حرام خور لیڈر نہیں تھے!!!

☆ آپ نے موٹر سائیکل، کار، رکشا، ٹرک، بس وغیرہ پکڑتے دیکھا ہو گا لیکن جہاز پکڑا گیا یہ پہلی بار ہوا ہے کیوں کہ یہ عمران خان کی حکومت ہے، ملک کو عزت دو۔

☆ اصل ڈگری والے کریم کار چلا رہے ہیں، جعلی ڈگری والے جہاز اُڑا رہے ہیں، بغیر ڈگری والے اسمبلی چلا رہے ہیں اور ملک کا قانون بنا رہے ہیں۔

☆ آپ جہاز میں پُرسکون اور بے فکر ہو کر سفر کر لیتے ہیں، حالاں کہ پائلٹ کو نہیں جانتے! کشتی میں بھی خوشی خوشی سفر کر لیتے ہیں۔ حالاں کہ ملاح کو نہیں جانتے! تو پھر کیوں آپ اپنی زندگی میں پُرسکون نہیں؟ حالاں کہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ ہی بہترین کارساز ہے۔

☆ مرغے کی اذان اور خان کی تقریر میں کوئی فرق نہیں، مرغا اذان کے بعد نماز نہیں پڑھتا اور خان تقریر کے بعد عمل نہیں کرتا۔

☆ وزیراعظم عمران خان ایک اور وعدہ وفا نہ کر سکے، اڑھائی سال میں قومی اسمبلی کے صرف 21

اجلاسوں میں شریک ہوئے۔ وزیراعظم کی اسمبلی اجلاسوں میں حاضری کا تناسب 10.6 فیصد رہا۔ تفصیلات کے مطابق وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد وزیراعظم عمران خان نے وعدہ کیا تھا کہ پارلیمنٹ اور قومی اسمبلی کو مضبوط کرنے کے لیے قومی اسمبلی کے کم از کم ماہانہ دو اجلاسوں میں شرکت کروں گا تاکہ عوام کے نمائندوں کو جواب دہ کیا جا سکے۔ تاہم وزیراعظم عمران خان اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے اور حکومت کے اڑھائی سال گزرنے کے بعد عمران خان اسمبلی کے صرف 21 اجلاسوں میں شریک ہو سکے۔ جبکہ اس دوران قومی اسمبلی کے 198 اجلاس ہوئے لیکن وزیراعظم کی اسمبلی اجلاسوں میں حاضری کا تناسب 10.6 فیصد رہا۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کے مطابق 31 اگست 2018ء سے 4 فروری 2021ء تک قومی اسمبلی کے دوران قومی اسمبلی کے 28 سے شنز میں 198 اجلاس ہوئے۔ ان اجلاسوں میں عمران خان صرف 21 مرتبہ حاضر ہوئے۔ جبکہ دوسری جانب وزیراعظم میاں نواز شریف یکم جون 2013ء سے 18 دسمبر 2015ء تک ہونے والے قومی اسمبلی کے 240 اجلاسوں میں سے 37 اجلاسوں میں شریک ہوئے۔ ان کی حاضریوں کا تناسب 15.4 فیصد رہا۔ اپنی تحریری رپورٹ میں فافن نے لکھا کہ وزیراعظم پہلے پارلیمانی سال کے دوران 91 میں سے 15 اجلاسوں میں شریک ہوئے جبکہ دوسرے پارلیمانی سال میں وزیراعظم نے 86 میں سے 15 اور تیسرے پارلیمانی سال میں 21 میں سے صرف 1 اجلاس میں شرکت کی۔ واضح رہے کہ وزیراعظم عمران خان نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ وہ ماضی کے حکمرانوں کے برعکس اسمبلی اجلاسوں میں شرکت کریں گے اور عوام کے نمائندوں کے مسائل سنیں گے۔

☆ پاکستان مسلم لیگ ن کے مرکزی رہ نما سابق رکن قومی اسمبلی چوہدری شیر علی نے کہا ہے کہ قرآن و حدیث میں جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر ہے لیکن جھوٹ بولنا اور U ٹرن لینا PTI حکومت اور اس کے سیلیکٹیڈ وزیراعظم کا ماٹو بن چکا ہے۔ مرکز اور صوبے میں وزیروں، مشیروں کی فوج نہ صرف اربوں روپے کی کرپشن میں ملوث ہے بلکہ قومی خزانہ پر عیاشیاں کر رہی ہے اور اسے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی، گیس، پٹرول اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں 3 سو فیصد اضافہ کر کے اور قوم کو مہنگائی و بے روزگاری کے سونامی میں غرق کر کے بھی ان کی تسلی نہیں ہو رہی۔ اب بھی سیلکٹیڈ وزیراعظم کہتے ہیں کہ قوم سے پیسہ اکٹھا کر کے دکھاؤں گا۔ عوام پوچھ رہے ہیں کہ کیا اب عمران خان مہنگائی میں جکڑے اور بھوک سے ستائی قوم کی کھال ادھیڑ کر ان سے پیسہ اکھٹا کریں گے۔ چوہدری شیر علی نے کہا کہ ملک کی معیشت کو تباہی سے دوچار کرنے والا مفاد پرستوں کا یہی ٹولہ ہے جنہیں آج پوری قوم حکمران نہیں معاشی دہشت گرد کہنے پر مجبور ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے وعدے اور دعوے کر کے اقتدار میں آنے والا سیلیکٹڈ وزیراعظم اور اس کی نااہل ٹیم مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت کہ زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم، چینی اور کپاس کے لیے ہمیں غیروں کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔

☆ یوٹرن خان صاحب! کم لباس، بے پردہ خاتون بلاشبہ ''تحریک'' کا سبب بنتی ہے، آپ کا بیان بدلنے کا سبب سمجھ میں آتا ہے، مگر حقیقت وہی ہے جو آپ نے پہلے فرمایا تھا۔ ایک طرف ریاست مدینہ کی باتیں، دوسری جانب دشمنانِ دین کی خوشنودی، بزدلی نہیں تو اور کیا ہے؟ کاش! آپ کو حق پر قائم رہنے کی توفیق ہوتی......

☆ عین ممکن ہے خان صاحب نے جرمنی اور جاپان کے ترقیاتی ماڈل کو سٹڈی کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہو کہ ملک وقوم کی ترقی کے لیے پہلے اس کا مکمل تباہ و برباد ہونا ضروری ہے۔

☆ پیٹرولیم بحران: معاون خصوصی ندیم بابر کو عہدہ چھوڑنے کی ہدایت، مافیا سرغنہ عمران نیازی کا طریقہ واردات جان کے جیو۔ میرے کپتان کا طریقہ واردات سب سے نرالا، کھسرو بختیار نے آٹے چینی میں 1,000 ارب روپے کی دیہاڑی لگائی، اس کی وزارت بدل دی، ترین نے 330 ارب کی دیہاڑی لگائی اسے بے دخل کر دیا، کیانی نے دواؤں میں 660 ارب کی دیہاڑی لگائی اس سے وزارت لے لی، ندیم بابر نے 340 ارب کی پٹرول میں دیہاڑی لگائی، استعفی لے لیا۔

☆ جب ملک کا خزانہ ہی خالی تھا تو 10 مہینے میں بابا گرونا نک کا 4 ایکڑ سے 42 ایکڑ کا گردوارہ کیسے بن گیا، تھوڑا نہیں پورا سوچیے۔

☆ بنگلہ دیش کا ایک ٹکا پاکستان کے دو روپے کے برابر ہو گیا یعنی اب ہم دو ٹکے کے بھی نہیں رہے۔ واہ رے تبدیلی۔

☆ خان صاحب، آپ کی ساری کامیابیاں ایک طرف صرف ایک ناکامی (مہنگائی) تمام کامیابیوں کو دیمک کی طرف کھا جائے گی کیوں کہ بھوک تہذیب کے آداب مٹا دیتی ہے۔

☆ صرف تین سالوں میں عمران خان اتنی مقبولیت کھو چکا ہے کہ اب ان کو جلسے جلوسوں یا فنکشن کے لیے اسکولوں کا عملہ اور طلبہ کو زبردستی لانا پڑتا ہے۔ غیر حاضری کی صورت میں جرمانے کی دھمکی بھی دی گئی۔ ایک وقت تھا جب خان دوسروں کو پٹواری اور سرکاری ملازموں کو جلسوں میں لانے کے طعنے دیتا تھا۔

☆ دنیا کے سستے ترین ملک کے وزیر اعظم نے بجلی پھر مہنگی کر دی، بجلی کی قیمت میں 4 روپے 74 پیسے فی یونٹ اضافہ۔

☆ عمران خان کی نظر میں موجودہ پاکستان سستا ترین ملک ہے جہاں چینی 120 روپے، گھی 300 روپے اور پٹرول 139 روپے لیٹر ہے جبکہ 2018ء کا پاکستان مہنگا ترین ملک تھا، جب چینی 60 روپے، گھی 140 روپے اور پٹرول 80 روپے لیٹر تھا۔

☆ اس حکومت میں آٹا، چینی کمیشن کا رزلٹ نہیں آیا، وہاں پے اینڈ پینشن کمیٹی کا کیسے آئے گا، حکومت چاہتی ہی نہیں کہ ایسا ہو۔

☆ عمران خان کا عجیب وغریب طریقہ واردات۔ ہمارے وزیر اعظم عمران احمد نیازی کا طریقہ واردات بھی عجیب وغریب ہے۔ عملاً پارلیمنٹ کے اندر جو قانون سازی ابھی تک کرتا رہا ہے اس سے اسلام، اسلامی اداروں، ہمارے اخلاقی نظام، ہمارے اقدار و روایات اور ریاست مدینہ کی تعلیمات کی مکمل بیخ کنی کر رہا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے دجل وفریب کا ایسا طریقہ واردات اپنایا ہے کہ جب بھی قرآن وسنت اور اخلاقی اقدار سے بغاوت پر مبنی کوئی بل پاس کرتا ہے تو اس سے قوم کی توجہ ہٹانے، انکی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنے جرم کی سنگینی کو چھپانے کے لئے دوسرے دن اسمبلی کے اندر یا باہر کوئی اچھی سی تقریر کر لیتا ہے۔ جس سے وہ اپنے آپ کو اچھا مسلمان ثابت کرنے کوشش کرتا ہے اور عقل سے عاری مسلمان اس کی واہ واہ کرتے

ہیں۔ اس کی صرف دو مثالیں پیش خدمت ہیں۔ گزشتہ سال کے ماہ دسمبر میں ایف اے ٹی ایف کے کہنے پر اوقاف ترمیمی ایکٹ 2020 اسمبلی سے منظور کرایا گیا۔ جس کے نتیجے میں تمام مساجد اور مدارس کا انتظام و انصرام ایف اے ٹی ایف کے پاس چلا جائے گا۔ یہ ایکٹ دراصل مساجد و مدارس کے کردار کو معاشرے سے مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اسلاموفوبیا کا شوشہ چھوڑ کر اس پر تقریر کر ڈالی۔ دوسرا واقعہ، اب چند دن قبل سینٹ سے رسوائے زمانہ بل ''ڈومیسٹک وائلینس بل'' منظور کرایا گیا۔ اس بل کو بظاہر ڈومیسٹک وائلینس کا ٹائٹل دیا گیا لیکن یہ دراصل غلاظت کا ایسا مجموعہ ہے جس سے کچھ عرصہ بعد ہمارے معاشرتی اور اخلاقی نظام کی تباہی یقینی ہو جائے گی۔ اس بل کی ہر ہر شق اللّٰہ ورسول ﷺ سے بغاوت کا مونھ بولتا ثبوت ہے۔ اس کا ہر ہر جملہ ہماری اور آپ کی غیرت کو چیلنج کر رہا ہے۔ اس کی ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر کسی کی بیٹی اپنے فرینڈ کے ساتھ گپ شپ لگائے، گھومے پھرے تو ابا جی یا بھائی جان اس کو منع نہیں کر سکتے، ورنہ یہ ایموشنل ابیوز سمجھا جائے گا۔ یہ اس کا پرائیویٹ معاملہ ہے اور اس کی شخصی آزادی کے خلاف ہے۔ اب عمران احمد نیازی نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اللّٰہ ورسول ﷺ سے باغیانہ قانون سازی کی قباحت سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے خواتین کے مختصر لباس کو ریپ کا سبب قرار دے کر عوام کی توجہ اس کی طرف مبذول کرائی اور بہت دجل وفریب کے ساتھ اپنے ایک بڑے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تو یہ ایسا بے عمل واعظ ہے کہ تقریر تو بڑی اچھی کرتا ہے لیکن دوسری طرف لوگوں کو جرائم پر آمادہ کرتا ہے یا اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ کسی کو زہر بھرا پیالہ پلائیں اور اس کے بعد اس کو ایک دانہ گلاب جامن کھلائیں۔ کوئی بھی مسلمان خواہ اس کا تعلق پی پی پی، مسلم لیگ، پی ٹی آئی، اے این پی یا دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ ہوں وہ کبھی بھی اس طرح کی قانون سازی کے ساتھ اتفاق نہیں کرے گا جس سے ہمارا خاندانی اور اخلاقی نظام برباد ہو جائے۔ ان سب مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کو تباہی وگمراہی سے بچانے کے لئے اس کے خلاف بھرپور آواز اٹھائیں ورنہ کچھ عرصہ بعد صرف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا اور ہمارا معاشرہ یورپ کی ننگی اور حیا بیزار تہذیب کا منظر پیش کرے گا۔ (تحریر: امان اللہ حقانی سابق صوبائی وزیر)

☆ خان اتنا ایمان دار ہے کہ اس کو ایک عرب شہزادے نے 14 کروڑ مالیت کی گھڑی تحفہ میں دی، خان نے وہ گھڑی سرکاری خزانے میں جمع نہیں کروائی بلکہ عون چودھری کو دبئ بیچنے کے لیے بھیج دیا لیکن جہاں بیچنے گئے انہوں نے گھڑی پہچان کر شہزادے کے سیکریٹری کو فون کر کے بتا دیا۔ توشہ خانہ کی تفصیلات اسی لیے چھپائی جا رہی ہیں کیوں کہ نشئی اربوں کی چیزیں بیچ چکا ہے۔

☆ شروع میں مہنگائی سابقہ حکومت کی وجہ سے تھی، پھر مہنگائی مافیا کی وجہ سے ہوئی، اس کے بعد مہنگائی کرونا کی وجہ سے ہوئی، اس کے بعد تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ مہنگائی تو ہے ہی نہیں، پاکستان تو دنیا کا سستا ترین ملک ہے اور اب مہنگائی عالمی منڈی کی وجہ سے ہے، آکسفورڈ سے پڑھا ہوا گدھا۔

☆ آٹا 650 کا تھا کرپشن ہوئی تو 750 کا ہو گیا، تحقیقات پوری ہوئی تو 900 کا ہو گیا اور چور پکڑے گئے تو 1,250 کا ہو گیا۔ یہ ہوتا ہے لیڈر اور وژن

☆ چینی چوری اسکینڈل میں جس کرپٹ حماد اظہر کو سزا کے طور پر نکالا گیا تھا، ماشاءاللّٰہ سے حفیظ شیخ کی مہنگائی ختم کرنے کے لیے اسے رکھ لیا گیا ہے۔ یاد رہے چینی اسکینڈل میں حماد اظہر کا نام ٹاپ تھری چینی چوروں میں شامل تھا۔

☆ آٹا، چینی اور دال کی قیمتوں کا رونا رونے والی قوم کے لیے خوش خبری، پاکستان میں کرونا ویکسین عالمی قیمت سے 150% زیادہ۔

☆ جس ملک میں 2 کلو چینی شناختی کارڈ پر ملتی ہے اس ملک کا وزیراعظم کہتا ہے مجھے اپنی اڑھائی سالہ کارکردگی پر فخر ہے۔

☆ مہنگائی کرنے کا ہر نوٹیفکیشن راتوں رات جاری ہوسکتا ہے لیکن سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر کمیٹیاں قائم ہیں، قیامت تک رہیں گی۔

☆ مہنگائی کی چکی میں بری طرح پسے ہوئے سرکاری ملازمین پر تشدد و شیلنگ بدترین ہٹلر آمریت کی بدترین مثال ہے۔

☆ زمین انتقال کے بعد بندے کی ہوتی ہے اور بندہ انتقال کے بعد زمین کا ہو جاتا ہے!

☆ اگر سرکاری افسر کی نااہلی پر ان کو یہ سنایا جاسکتا ہے کہ تمہیں کس بے غیرت نے لگایا ہے تو وزیروں اور وزیراعظم کی نااہلی پر یہ کیوں نہیں کہا جاسکتا ہے کہ تمہیں کس بے غیرت نے لگایا ہے؟

☆ وزیراعظم نے مسلسل مہنگائی پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے پٹرولیم کی قیمت میں اضافے کی سمری پر دستخط کر دیئے......

☆ نئے پاکستان کے ایک اور کھلاڑی کا کارنامہ۔ عمران خان کے ایک اور دوست کی اربوں روپوں کی دیہاڑی، ٹیکس چوری کے لیے چین سے لائی گئی 400 گاڑیوں پر ایک ارب 10 کروڑ کی ہیرا پھیری، کمپنی کے مالک عمران خان کے جگری دوست جاوید آفریدی کو حال ہی میں عمران خان نے UN کے ادارہ برائے مہاجرین میں نوجوانوں کا سفیر بنوایا اس کے علاوہ انہیں سلک روڈ فرینڈ شپ کمپنی کے سفیر کے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔

☆ حکومتی کرپشن کا یہ عالم ہے جب یہ حکومت جائے گی دس نیب اور بنانے پڑیں گے۔

☆ کرپشن کا خاتمہ عام آدمی کے ذریعہ؟ ترقی پذیر ممالک میں کرپشن کے اصل اسباب عوام کے سامنے نہیں لائے جاتے کیوں کہ کل طبقہ اشرافیہ، ارباب اقتدار و اختیار کرپشن کی وجوہات کے خاتمے کو اپنے مفادات کے لیے نقصان دہ سمجھتا ہے اور ملکی نظام کو بہتر کرنے کے معاملے میں بیرونی طاقتوں سے ڈرتا ہے، بے حسی اور بے بسی کی تصویر بن کر، اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے۔ جو وجوہات کرپشن کو جنم دیتی ہیں ان سب سے اولین ملک میں انصاف کا نہ ہونا، ریاست پر عدم یقین، اداروں میں شفافیت کا نہ ہونا اور غیر ملکی مداخلت وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں عام آدمی کا کتنا حصہ ہے؟ جب کہ پوری قوم کو کرپٹ کہہ کر کرپشن کا کاروبار چلنے دیا جاتا ہے۔ پاکستانی ریاست کی یہ بے بسی ختم کرنا صرف عام آدمی کی اجتماعی معاشرتی اور سیاسی قوت سے ہی ممکن ہے۔

☆ معاشی قتل عام نامنظور، 15 دن میں دو مرتبہ اور ایک سال کے اندر اندر 10 مرتبہ پرنٹنگ میٹریل کا

ریٹ بڑھا دیا گیا ہے (فلیکس فیبرک، پیپر، کارڈ، پلیٹس، انک وغیرہ)۔ ہم حکومتِ وقت سے اپیل کرتے ہیں کہ اس معاشی قتل عام کو بند کیا جائے اور ڈیوٹی پر رعایت دی جائے تا کہ پرنٹنگ کا کام دوبارہ بحال ہو۔

☆ تھوڑے دن بعد فون ملاتے ہی آواز آئے گی مہنگائی ایک بیماری ہے، اس سے بچیں، کھانا کم کھائیں، پھٹے کپڑے پہنیں اور ہوسکے تو پیدل ہی چلیں، پٹرول والی گاڑیاں نہ چلائیں دھیان رکھیں، ہمیں مہنگائی سے لڑنا ہے، سرکار سے نہیں۔

☆ بہترین حکومت وہ جس کا خاکہ عمران خان اپنی تقریروں میں پیش کرتے رہے، کرپٹ نالائق حکومت وہ جو عمران خان کر کے دکھا رہے ہیں۔

☆ صرف ''31'' گاڑیوں کی نیلامی پر گھنگھرو توڑ ناچنے والوں نے صرف ڈھائی سالوں میں ''930'' نئی گاڑیاں خریدی! ہن دسو آیا مزا تبدیلی دا۔

☆ جس عدالت کے اپنے دروازے کے سامنے 50 روپے کا اسٹامپ پیپر 200 پر فروخت ہو رہا ہو اس عدالت سے انصاف کی توقع رکھنا فضول ہے۔

☆ چار بندے مارنے کے بعد بھی کشمالہ طارق کے بیٹے اور ڈرائیور کو ضمانت مل گئی۔ دنیا کی 128 عدالتوں کی درجہ بندی میں بیلجیئم کے کافر جج پہلے نمبر پر اور پاکستان کے مسلمان جنتی جج 118ویں نمبر پر آئے ہیں۔ پاکستانی قانون......اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

☆ لاہور (آن لائن) صوبائی دارالحکومت لاہور کی ماتحت عدالتوں میں 12 لاکھ سے زائد مقدمات التواء کا شکار ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بڑی تعداد میں مقدمات کے التواء کا شکار ہونے کی وجہ ماتحت عدالتوں میں ججوں کی کمی بتائی جاتی ہے، اس کے باوجود کے نیا سال آنے سے قبل لاہور کی ماتحت عدالتوں کے 20 سے زائد جج ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ حکومت نے مطلوبہ ججوں کی مقدار کو پورا کرنے کے لیے تا حال کوئی قدم نہیں اٹھایا جس سے مزید مقدمات کے التواء کا شکار ہونے کا امکان ہے۔

☆ 13 سال بعد مقدمہ جیتنے پر جج نے بزرگ کو مبارک باد دی تو بزرگ نے جج کو دعا دی اللّٰہ آپ کو تھانے دار بنائے تو جج بزرگ کی سادگی پر مسکرا دیا اور بولا بابا جی جج تھانے دار سے بڑا ہوتا ہے۔ بابا جی بولے نہیں بیٹا تھانیدار بڑا ہوتا ہے۔ جج نے پوچھا بابا جی وہ کیسے؟ بابا جی بولے آپ کو کیس ختم کرنے میں 13 سال لگے تھانے دار تو 13 سال پہلے کہہ رہا تھا کہ 5,000 روپے دے دو معاملہ ادھر ہی ختم کر دیتا ہوں۔

☆ نہ مودی دشمن رہا، نہ کلبھوشن دہشت گرد رہا، نہ آئی ایم ایف حرام رہا، نہ الیک ٹے بلز لوٹے رہے، نہ ایم کیو ایم قاتل رہی، نہ پرویز الٰہی ڈاکو رہا اور نہ قادیانی کافر رہا، یہی ہے پاکستان تحریک انصاف کی تبدیلی۔

☆ ہم بغیر وسائل کے کام کر رہے ہیں۔ (چیف جسٹس) صرف ریٹائرمنٹ کے بعد ججز کی مراعات: پینشن 8 لاکھ......50 ہزار روپے ماہانہ خرچہ، ایک ڈرائیور، ایک نوکر، 24 گھنٹے سیکیورٹی، 300 لیٹر پٹرول، 2,500 کیوبک گیس، 2,000 یونٹ بجلی۔ اب بھی وسائل نہیں تو عوام کے کپڑے بھی اتار دو۔

☆ ہم معروف سماجی رہنما جناب قبلہ حاجی عزیز بلوچ برکاتہم العالیہ کو تین کیسوں میں باعزت بری کرنے پر معزز عدلیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کون بے وقوف کہتا ہے کہ میرے ملک میں انصاف نہیں ہے؟

☆ نسلا ٹاور گرادو، بحریہ ٹاؤن بچالو! تجوری ہائٹس گرادو، گرینڈ حیات ہوٹل بچالو! بنی گالا کی جھونپڑیاں گرادو، بنی گالا کا محل بچالو!

☆ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں 35 لاکھ مساجد ہیں، جنکی تعمیر اور موجودہ خرچہ کے لیے مقامی نمازی حضرات تعاون کرتے ہیں مساجد میں کوئی TV نہیں دیکھتا لیکن یہ مساجد ہمیشہ سے اپنے بجلی کے بل میں PTV کی فیس ادا کررہی ہیں۔ موجودہ حکومت نے یہ فیس بڑھا کر 100 روپے کردی ہے۔ اب ان مساجد سے حکومت ماہانہ 35 کڑوڑ اور سالانہ 4 ارب 20 کڑوڑ کمارہی ہے جب کہ مساجد کے ساتھ تعاون صفر ہے۔ حکومت کا تعاون مندر اور گردوارے بنانے میں سو فیصد ہے۔ مطلب یہ کہ حکومت مساجد سے پیسہ لے کر مندر اور گردواروں پہ خرچ کررہی ہے، ہم بحیثیت مسلمان حکومت کے اس گھناؤنے اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مساجد کے بل سے TV ٹیکس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

☆ تاریخ میں پہلی بار ایک حکومت اپنی ڈھائی سالہ کارکردگی کی بنا پر مسلسل دسواں ضمنی الیکشن ہار گئی۔

☆ ہماری قومی زبان جھوٹ، قومی لباس منافقت، قومی کھیل جذبات سے کھیلنا اور قومی شوق کردار کشی کرنا بن چکا ہے۔

☆ سمجھنے کی بات ہے جو ایم پی اے الیکشن میں کروڑوں روپے خرچ کر کے آتے ہیں، ان سے سینیٹ کے لیے مفت ووٹ کی توقع کی جارہی ہے۔

☆ ایک پاکستانی سیاست دان دو یا دو سے زائد حلقوں سے بیک وقت الیکشن لڑسکتا ہے، مگر ایک پاکستانی شہری دو حلقوں میں ووٹ نہیں ڈال سکتا۔ ایک شخص جو جیل میں ہے ووٹ نہیں دے سکتا مگر ایک پاکستانی سیاست دان جیل میں ہونے کے باوجود بھی الیکشن لڑسکتا ہے۔ ایک شخص جو کبھی جیل گیا ہو کبھی سرکاری ملازمت نہیں حاصل کرسکتا مگر ایک پاکستانی سیاست دان کتنی بار بھی جیل جاچکا ہو صدر، وزیراعظم، ایم پی اے، ایم این اے یا کوئی بھی عہدہ حاصل کرسکتا ہے۔

☆ سینیٹ میں ہارس ٹریڈنگ پر عمران خان بڑے ایمان دار بن رہے ہیں تو جب جہانگیر ترین جہاز بھر بھر کر جنوبی پنجاب سے لوگ لائے تھے جس کے نتیجے میں عمران خان کی وزیراعظم بننے کی خواہش پوری ہوئی تو کیا وہ لوگ مفت میں آئے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ عمران خان اور ان کے زیادہ تر ساتھی صرف کرپٹ ہی نہیں بلکہ بے حد مکار اور جھوٹے ہیں۔

☆ شراب پر پابندی کا بل اسمبلی میں لایا جاتا ہے تو اسمبلی اسے رَد کردیتی ہے۔ بچوں کے ساتھ زیادتی پر سرعام سزائے موت پر بھی اپوزیشن مخالفت کررہی ہے۔ فحش ویب سائٹس بند کروانے کا بل دائر ہو تو اس کی بھی مخالفت کردی جاتی ہے، یہ اسمبلی ہے یا کوئی کنجر خانہ ہے؟ عجیب تماشا لگایا ہوا ہے۔

☆ قومی اسمبلی کے نئے قانون کے مطابق IMF کی خواہش پر گورنر اسٹیٹ بینک کو ملک کا صدر بھی نہ ہٹا سکتا ہے نہ کچھ پوچھ سکتا ہے۔ گورنر کے خلاف کوئی انکوائری نہیں ہوسکتی یہ براہ راست IMF کو رپورٹ کریں گے۔ یہ ملک کہاں جارہا ہے۔

☆ اینکر وجیہ ثانی نے عمران نیازی کی منافقت کو بے نقاب کردیا، فیصل واوڈا پندرہ مہینے سے الیکشن کمیشن

کے بلانے پر پیش نہ ہوئے۔ آج اسی الیکشن کمیشن پہنچ کر سینیٹ کے کاغذات جمع کروائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ساری دنیا کو نام کلیر کروانے کا مشورہ دینے والے عمران خان! فیصل واوڈا کے معاملے میں کیوں خاموش ہیں؟

☆ مبینہ طور پر نشے کی حالت میں اینکر پرسن جاوید چوھردی کا بیٹا گرفتار۔ گزشتہ شب خبریں سرگرم رہیں کہ کالم نگار اور اینکر پرسن جاوید چودھری کے بیٹے محمد فیض جاوید کو F-11/3 ماڈل کالج فار بوائز، سیکٹر راجہ مارکیٹ اسلام آباد سے مبینہ طور پر نشے کی حالت میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسلام آباد ماڈل کالج فار بوائز میں جاوید چودھری کے بیٹے سمیت 4 افراد نشے میں دھت زبردستی داخل ہوئے، گارڈز سے بدتمیزی اور شور شرابہ ہنگامہ آرائی بھی کی۔

☆ پاکستان میں ناقص تعلیمی معیار کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ عمران خان تعلیم یافتہ لوگوں کا انتخاب تھا۔

☆ جہاں تعلیم کاروبار بن جائے وہاں پڑھنے والے ''گاہک'' پڑھانے والے ''آڑھتی'' اور ریاست ''لنڈا بازار'' بن جاتی ہے۔

☆ پناہ گاہیں بنانے کا شکریہ، دو سال پہلے ہمارے اپنے گھر تھے۔

☆ جس کی تنخواہ لاکھوں میں ہے اس کے لیے میڈیکل، بجلی، گیس، گھر، گاڑی سب فری ہے۔ جس کی 17,500 روپے ہے اس نے ہر چیز کے پیسے دینے ہیں۔

☆ نیو کراچی میں گیس لائن میں گیس کی جگہ پانی آنے کے معاملے پر شہری کی درخواست پر کنزیومر پروٹیکشن عدالت نے سوئی سدرن گیس کمپنی پر مجموعی طور پر ایک لاکھ روپے جرمانہ عائد کردیا۔ شہری عمر حسین نے مؤقف اختیار کیا 2018ء سے کنکشن میں گیس کی جگہ پانی آرہا ہے۔ متعدد بار شکایات بھی کی لیکن ازالہ کچھ نہ ہوا، مجبوری میں گیس سلینڈر لیا، جس سے خطرے کے ساتھ مالی نقصان بھی ہورہا ہے۔ درخواست گزار کا موقف تھا کہ ایس ایس جی سی انتظامیہ مکمل طور پر لاپرواہ ہے، انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے ذہنی دباؤ اور پریشانی کا شکار رہا، گیس کمپنی پر جرمانہ عائد کیا جائے۔ اس پر جوڈیشل مجسٹریٹ جاوید علی کوریجو نے کہا کہ متعدد شہری ایسے معاملات کو جھیل رہے ہیں، عدالتی فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں جرمانہ دو لاکھ ہوجائے گا۔ عدالت نے فیصلے کی کاپی اوگرا کو بھی بھیجنے کا حکم دے دیا۔ شہری عمیر حسین نے ایس ایس جی سی کے خلاف صارف نے عدالت میں درخواست دائر کی تھی۔ خیال رہے کہ ایسے واقعات کراچی کے مختلف علاقوں میں بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔

☆ ان گرمیوں میں راشن خریدنے سے پہلے بجلی کے بل کا انتظار کرلینا: اضافہ 40%۔ واپڈا کے ملازمین کے فری یونٹس......ادا کریں گے ہم۔ جتنی بجلی چوری ہوتی ہے وہ بھی......ادا کریں گے ہم۔ سرکاری ملازم اے سی لگائیں......ادا کریں گے ہم۔ پاور کمپنیوں کا سرکل ڈیٹ......ادا کریں گے ہم۔ واپڈا کی ساری کرپشن......بھگتیں گے ہم۔ کیوں کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں عوام کے صرف ''فرائض ہیں'' ''حقوق نہیں'' ہیں۔

☆ پچھلے چند ماہ سے بجلی کا محکمہ عوام کے ساتھ ایک عجیب کھیل بڑی مہارت کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ بجلی کے بل پر پچھلے ماہ کے حساب سے ریڈنگ کی تاریخ 22، 23، 24 درج ہوتی ہے لیکن ریڈنگ اگلے ماہ کی یکم

کو کی جاتی ہے۔یعنی اگر اگست میں ریڈنگ 22 کو کی گئی تھی تو ستمبر کی ریڈنگ یکم اکتوبر کو کی جاتی ہے (ریڈنگ کی اصل تاریخ میٹر کی تصویر کے اوپر ڈیجیٹل ہندسوں میں درج ہوتی ہے جیو کیمرے کے اندر لکھی ہوتی ہے)یعنی بل ایک ماہ کی بجائے 38یا40دن کا بھیجا جاتا ہےاور اس طرح یونٹ زیادہ ہوجانے سے فی یونٹ قیمت بجلی اور سرچارج وغیرہ اصل مصرف سے کہیں زیادہ دینا پڑتا ہےاور محکمے کی آمدنی بڑھ جاتی ہے.......... ہر سیکٹر کے ایس ڈی او اور افسران نے اپنا ٹارگٹ پورا کرنا ہوتا ہے۔ جو بجلی چوری کرائی جاتی ہےاس کو ایڈجسٹ کرلیا جاتا ہے۔عوام سے کی گئی اس چور بازی اور ظلم میں پورا محکمہ شریک ہے، یادرہے یہ عمل ہر دوسرے ماہ دہرایا جاتا ہے۔یعنی عوام کو ایک ماہ سانس لینے کی مہلت دے کر دوسرے ماہ پھر ذبح کیا جاتا ہےتاکہ محکمہ بھی اپنی تاریخوں کا حساب درست کرلے.....کوئی پوچھنے والانہیں ان سے۔

☆ پاکستان کے ایک بدنام زمانہ اسکول بیکن ہاؤس کی جماعت ہشتم کی سائنس کی کتاب کے ایک چیپٹر Noise Pollution کا ہےجس میں مسجد بنا کر اذان کی آواز کو آلودگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☆ پاکستانی دنیا کی انوکھی مخلوق جو امریکا میں اسلامی اسکول اور پاکستان میں امریکی اسکول ڈھونڈتے ہیں۔

☆ جس ڈاکٹر کی فیس کو ایک مزدور ادانہیں کرسکتا، وہ ڈاکٹر مسیحا تو کیا انسان کہلانے کا بھی لائق نہیں۔

☆ ایسا کیوں ہے؟ ٹماٹر، آلو، پیاز بیچنے والوں کے لیےتو گورنمنٹ ریٹ لسٹ جاری کرتی ہے،لیکن ڈاکٹر، لیبارٹری وغیرہ کی فیس کی لسٹ کیوں نہیں؟ غریب کے حال پر کون ترس کھائے گا؟

☆ کراچی میں فائیو اسٹار ہوٹل کے کمرے کا کرایہ 17,500 روپے ہے جب کہ آغا خان اسپتال کے کمرے کا کرایہ 30,000 روپے ہے۔ یہ یادرہے کہ یہ اسپتال خیراتی اسپتال کے نام سے رجسٹرڈ ہوا ہے۔خیراتی اسپتال کے نام پر اربوں کا بزنس، ہےکوئی پوچھنے والا؟

☆ ہمیں 73 سالوں سے قومی ترانے کے پیچھے لگایا ہوا ہےاور خود قومی خزانے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

☆ جس قوم کو 23 ہزار ماہانہ پر پرائمری ٹیچر مہنگا لگےاور 32 لاکھ ماہانہ پر کرکٹ کوچ سستا لگے ایسی قوم سے ترقی کی امید احمق لوگ ہی رکھ سکتے ہیں۔

☆ جب قرضہ 28 اَرب ڈالر تھا تو ملک ڈوب رہا تھا آج 43 اَرب ڈالر ہےتو ملک ترقی کررہا ہے، یوتھیوں کی عقل کو سلام۔

☆ مہنگائی ختم کرنے کے لیے مہنگائی کررہے ہیں،قرضہ ختم کرنے کے لیے قرضہ لے رہے ہیں، اچھا اب سمجھ آیا! کرپشن ختم کرنے کے لیے کرپشن کررہے ہیں۔دیکھا نشے کے کمالات۔

☆ کرکٹ کی لاحاصل سرگرمی سے کراچی کا تقریباً ساڑھے تین اَرب روپے کا کاروبار متاثر ہوگا!

تاجرانِ کراچی

☆ وفاقی تعلیم بورڈ نے بی ایس کی فیس 6,000 روپے سے بڑھا کر 28,000 روپے کردی، یہ تعلیم فری کرنے آئے تھے، یہ تعلیم اور طالب علم دونوں ختم کررہے ہیں۔

☆ اگر آپ CSS پاس کرنے یا پڑھ لکھ کر افسر بننے کے بعد بھی ملک و قوم کو لوٹیں تو آپ سے بہتر وہ اَن پڑھ مزدور ہے جو اپنی اولاد کو حلال رزق کھلاتا ہے۔

☆ لاہور یونی ورسٹی میں اپنے کلاس فیلو سے ڈیٹ کے دوران حاملہ ہونے والی یہ طالبہ اسقاطِ حمل کے دوران مرگئی۔ یہ ہمارے تعلیمی اداروں میں میرا جسم میری مرضی والی تحریک اور حیا سے عاری تعلیمی ماحول کا وہ بھیانک چہرہ ہے جو شاید مستقبل میں نئی نسل کو تعلیم سے محروم کرسکے۔اس کے خلاف آواز اٹھانا چاہیے۔

☆ اکثر حکمرانوں کی اولادیں تعلیم مکمل کرکے پاکستان اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ لندن میں کتنا ہی پڑھ لیں، وزیر اعظم کی نوکری نہیں ملتی۔!

☆ کہتے ہیں کہ ہمارا زور تعلیم، ریسرچ، سائنس و ٹیکنالوجی پر ہونا چاہیئے۔کوئی پوچھے زرا یہ تو بتائیں کہ 23 مارچ کو کتنے ایوارڈز تعلیم کے میدان میں اعلی کارکردگی دکھانے والوں کو اور کتنے ایوارڈ ناچنے گانے والوں کو دیئے؟ اس سوال کے جواب پر ترجیحات اور ''ترقی'' کا مطلب سمجھ آجائے گا۔

☆ حیدرآباد، راوی بریانی کا مالک گرفتار، ہوٹل کا سیٹھ کتوں کا گوشت بریانی میں استعمال کررہا تھا۔

☆ خان صاحب آپ نے گھبرانا نہیں ہے ابھی حیدرآباد والے زندہ ہیں مرے نہیں ہیں، بنی گالا میں بجلی نہیں جاتی، مگر حیدرآباد میں جاتی ہے، 12 گھنٹے اور بل بھی زیادہ آتا ہےاور ڈٹیکشن بھی۔

☆ واہ رے میرے پاکستان تیری قسمت، سندھ میں کرپشن کو پکڑنے والی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر وہ بنے ہیں جن پر اربوں روپے کی کرپشن کے الزامات ہیں...... حسن نثار کی وہ بات یاد آئی......اس نظام کو تیزاب سے دھونے کی ضرورت ہے۔

☆ پاکستانی ایئرپورٹس پر جس طرح کے بھیڑیے بیٹھے ہیں انٹرنیشنل ٹورسٹ تو دور کی بات اوورسیز پاکستانی پاکستان واپس آنے سے ڈرتے ہیں۔

☆ طارق جمیل نے دوسروں کو عارضی دنیا کی ہر لذت چھوڑ کر آخرت پر توجہ دینے کی تبلیغ کی اور خود آئی فون، یوٹیوب گولڈن بٹن، پراڈو، لیموزین سے لے کر امیروں کی شادیاں، سرکاری تقریبات اور سرکاری ایوارڈ تک کچھ نہیں چھوڑا۔

☆ ملتان میں آم کے باغات پر نیاDHA بن رہا ہے، اب تک 90 ہزار آم کے درخت کاٹے جاچکے ہیں، ایک ارب درخت لگانے والوں کو اس کی خبر ہے کہ نہیں؟

☆ آموں کی کٹائی کی حقیقت: ملتان میں آموں کے باغات کو کاٹا جارہا ہےلیکن یہ کٹائی ڈی ایچ اے نہیں بلکہ سٹی ہاؤسنگ اسکیم کررہی ہے جو ملک ریاض کے داماد کی سوسائٹی ہے۔اس کٹائی کے خلاف عدالتی حکم موجود ہےاس کے باوجود ملتان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ڈی جی آغا علی عباس سٹی ہاؤسنگ والوں کے ساتھ مل کر فیز ون کی تعمیر کے لیے کٹائی شروع کرچکے ہیں۔ کٹائی کی جو وڈیو سوشیل میڈیا پہ وائرل کی گئی ہے وہ آٹھ ماہ پرانی ہے۔ نیز کٹائی ابھی شروع ہوئی ہےاور جو ٹرالے لکڑیوں کے بھرے نظر آرہے ہیں وہ بھی آموں کے نہیں ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آغا علی عباس ن لیگی ہیں۔ میڈیا اور ن لیگ پہ سرمایہ کاری کرنے والے ملک ریاض کا بھی کہیں کوئی نام نہیں لے رہا۔ الٹا ن لیگ کی سوشیل میڈیا ٹیم نے نہایت ڈھٹائی سے ڈی ایچ اے کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کردیا اور ٹویٹر اور فیس بک پہ اس کو ڈی ایچ اے کے سر تھوپ کر فوج کو گالیاں دینی شروع کردیں۔ باقی لوگ بھی سوالات اٹھانے لگے، کسی ایک اللہ کے بندے نے تحقیق گوارا نہیں کی۔

اب جب کہ میں نے سچ بیان کر دیا ہے ن لیگیوں اور بغضیوں کو چیلنج ہے کہ ملک ریاض اور سٹی ہاؤسنگ کے خلاف مہم چلا کر دکھائیں؟ تاکہ پتہ چلے کہ واقعی آموں سے ہمدردی تھی ہے یا فوج کے بغض میں پاگل ہو رہے ہیں؟

☆ نادرا آفس والوں سے گزارش ہے کہ جہاں اک سیکیورٹی گارڈ کھڑا ہوتا ہے وہاں اک اور بندہ بٹھا دیں جو آنے والے غریب اَن پڑھ لوگوں کو یہ بتا سکے کہ آپ کی یہ چیز کم ہے، پورا دن انتظار کرنے کے بعد نمبر آتا ہے تو اندر بیٹھا بندہ یہ کہہ کر واپس بھیج دیتا ہے کہ آپ کے پاس فلاں چیز کم ہے، بھائی کیوں آیا، امی یا ابو کو لاؤ، کبھی سوچا اندر بیٹھے افسران حضرات نے کہ وہ بیچارا کتنا کرایہ لگا کر اپنی دہاڑی چھوڑ کر آیا ہے، آپ کی بدتمیزی بھی برداشت کر رہا ہے، ہر کام اپنی تن خواہوں یا آسانی کے لیے نہیں ہوتے کچھ کام اللّٰہ کی رضا کے لیے بھی کر لیا کریں۔ جزاک اللّٰہ

☆ شناختی کارڈ بناتے وقت ہماری ماں، بہنیں، بیٹی جاتی ہیں جو باپردہ ہوتی ہیں تو وہاں ایک مرد بیٹھا ہوتا ہے جو انہیں کہتا ہے کہ نقاب اتاریں فوٹو لینی ہے۔ ٹھیک ہے پاکستانی قانون میں فوٹو لازمی ہے کیا یہ فوٹو ایک لڑکی نہیں لے سکتی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وہاں پر ایک لڑکی ہو جو عورتوں کی فوٹو لے سکے۔ سب غیرت مند بھائی اس پوسٹ کو زیادہ سے زیادہ شیئر کریں تاکہ اعلیٰ حکام اس بات کا نوٹس لے۔

☆ اگر ماسک کام کرتا ہے تو دو گز کی دوری کیوں؟ اگر دو گز کی دوری کام کرتی ہے تو لاک ڈاؤن کیوں؟ اگر لاک ڈاؤن کام کرتا ہے تو ویکسین کیوں؟ اگر ویکسین کام کرتی ہے تو پھر سے لاک ڈاؤن کیوں؟

☆ آج حکومت پاکستان کی کابینہ نے روسی ویکسین Sputnik V کی پاکستان میں کمرشل امپورٹ اور قیمت کی منظوری دے دی۔ روسی ویکسین کی قیمت 8,500 روپے مقرر کی گئی ہے۔ پاکستان وہ دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے پرائیویٹ سیکٹر کو ویکسین کی امپورٹ کی اجازت دی ہے۔ پاکستان کی حکومت نے حکومتی ترجمان شہباز گل کی کمپنی کو روسی ویکسین منگوانے کی اجازت دی ہے اور ساتھ ہی ہر خوراک پر 7,000 روپے کا منافع پہلے ہی اپنے حکومتی وزیر کی جیب میں ڈال دیا ہے۔ یہ ہوتی ہے حلال کرپشن اور ٹیکنیکل ڈاکہ۔ شہباز گل کی کمپنی Sputnik V فی خوراک صرف دس ڈالر میں امپورٹ کر رہی ہے۔ جس کی پاکستانی روپے میں قیمت 1,550 روپے بنتی ہے۔ یہی 1,550 کی ویکسین اب حکومت کی اجازت سے 8,500 روپے میں بیچی جائے گی۔ شہباز گل کی کمپنی نے پہلی Consignment میں دو لاکھ ویکسین کا آرڈر دیا ہے۔ مولا خوش رکھے ایک ہی Consignment میں ایک ارب 40 کروڑ کا خالص منافع۔ وہ بھی سرکار کی اجازت، مرضی کے ساتھ۔

☆ وزیراعظم کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی ہمشیرہ ہائر ایجوکیشن کمیشن میں تعینات، مریم ریاض وٹو کو ساڑھے 8 لاکھ روپے تنخواہ کے عوض تعینات کیا گیا، ذرائع

☆ جب خاندان میں کسی کی شادی ہوتی ہے تو آج کل معمولی بات ہے 400 سے 500 لوگوں کی لسٹ بن جاتی ہے اور شادی کے بعد پتا لگتا ہے کہ فلاں بن فلاں تو رہ گیا اور کچھ لوگ شکوہ کرتے ہیں ہمیں نہیں بلایا اور جب خاندان میں کسی کو بلڈ کی ضرورت پڑتی ہے تو کوئی ایک بندہ نہیں ملتا جو خون عطیہ کرے اور پھر مجبوراً

لوگوں کو خون کا انتظام قیمتاً کرنا پڑتا ہے۔ جب پریشانی ہوتی ہے تو فیملی کے 500 لوگ کہاں ہوتے ہیں؟؟ جو شادیوں پہ تو اکھٹے ہو جاتے ہیں مگر مجبوری اور پریشانی میں لاپتا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا حلقہ احباب مختصر رکھیے مگر مخلص رکھیے۔ خوش رہیے محفوظ رہیے۔

☆ بیٹے کی شادی کے وقت ناچ گانے والوں کو دو لاکھ روپے دینے والے باپ نے مولوی صاحب کو پانچ سو روپے دیتے وقت پوچھا، کیا نکاح پڑھانے پر پیسے لینا جائز ہے؟

☆ جب پردے کا حکم ہوا تو دنیا کی بہترین عورتوں نے دنیا کے بہترین مردوں سے بھی پردہ کیا تھا۔

☆ پہلے شرم کی وجہ سے پردہ کیا جاتا تھا اب پردہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

☆ ''نجی اداروں کی نسبت سرکاری اداروں میں زیادہ ہراساں کیا جاتا ہے، مجھے بھی ہراساں کیا گیا۔'' وفاقی محتسب کشمالہ طارق کا انکشاف۔

☆ بازار میں بہن کی تصویر کوئی غیر لے تو ہماری غیرت جاگ جاتی ہے جب کہ شادیوں پر غیر محرم کیمرہ مین کو پیسے دے کر اپنی بے پردہ اور میک اپ زدہ بہنوں کی ڈیڈیو بنائی جاتی ہیں۔ اس وقت غیرت کہاں چلی جاتی ہے گلی میں بہن کا ہاتھ کوئی پکڑ لے غیرت آ جاتی ہے اور جب دوکاندار ویسلین لگا کر چوڑیاں پہناتا ہے اس وقت غیرت کدھر چلی جاتی ہے۔ غیرت مند مردوں کے نام

☆ سسر بہو عاشق، بہنوئی سالی کا عاشق، پاکستانی رائٹرز سے گزارش ہے کہ ڈراموں میں پاکستان کا ثقافتی ورثہ دکھائیں اپنے گھر کے حالات نہ بتائیں۔

☆ دو روپ۔ عورت جوانی میں بیوی بن کر علیحدہ ہونے پر زور دیتی ہے اور بڑھاپے میں ساس بن کر اکٹھے رہنے پر دلیلیں دیتی ہے۔ انسان ہمیشہ ذاتی مفادات کا دفاع کرتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ دنیا مکافاتِ عمل ہے۔

☆ چونیاں (این این آئی) پنجاب کی تحصیل چونیاں میں بیٹی کو بے آبرو کرنے کے بعد مار دینے والے باپ کو عدالت نے تین بار سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ایڈیشنل سیشن جج فیض الحسن نے چونیاں میں نو سالہ بیٹی کو بے آبرو کر کے مار دینے والے باپ کو تین بار سزائے موت اور 25 لاکھ جرمانے کی سزا سنائی۔ ذرائع کے مطابق مجرم نے بیٹی کو ویرانے میں لے جا کر بے آبرو کیا اور پھر بیٹی کا گلا دبا کر اس کی زندگی بھی چھین لی تھی۔

☆ پاکستانی صحافت کا ایک بڑا گروہ آزادیٔ اظہار سے بربادیٔ اظہار تک کا سفر بڑی تیزی سے طے کر رہا ہے۔

☆ لاہور یتیم خانہ کی بچیوں سے جنسی زیادتی کا راز افشاں کرنے والی خاتون اقرا کائنات کو قتل کر دیا گیا، اس قتل کا خون کس کے ہاتھ پر تلاش ہوگا؟ کیا ریاستِ مدینہ کے دعوے دار اس بہن کو انصاف دلا سکیں گے؟ میں اس قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔

☆ مجھے آج تک اپنے پاپا کی بات سمجھ نہیں آئی۔ (انتہائی معذرت کے ساتھ شیئر کرنے پر مجبور ہوئے)۔ میں نے پاپا سے ویلنٹائن ڈے پر اپنی گرل فرینڈ کو گفٹ اور پھول دینے کے لیے پیسے مانگے۔ پاپا نے پیسے دیتے ہوئے آنکھ ماری اور کہنے لگے: ''اس کی ممی کا موبائل نمبر تو لو یار'' میں نے کہا: ''او کے پاپا نو پرابلم...... اس کی ممی اور ڈیڈی دونوں کا نمبر لے لوں گا'' پاپا بولے: ''ارے اس کے ڈیڈی کا کیوں؟'' میں نے کہا: ''مما

کے لیے ناں!''بس اتنی سی بات تھی جس کے جواب میں پاپا نے مجھے گریبان سے پکڑا اور نا قابل اشاعت گالیوں سے نواز دیا، حالاں کہ وہ آزادی اظہار کے قائل ہیں۔(ایک لبرل دوست کی ڈائری سے منقول)

☆ جب افغانستان میں طالبان کو زبردستی پٹرول پلا کر موتھ پر آگ لگائی جاتی تھی یا گلہ کاٹ کر ان کے تڑپنے کو رقص بسمل کہہ کر دیکھا جاتا تھا یا ہزاروں کو کنٹینروں میں بند کر کے قتل کیا گیا یا ان پر ڈیزی بم گرائے جاتے تھے، تب اس لبرل طبقے کو افغانستان میں شرعی پردے کے نفاذ کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دے رہا ہے۔لعنت بے شمار

☆ آج مغرب کو افغان عورتوں کی تعلیم، پردہ اور آزادی کی فکر ہلکان کر رہی ہے لیکن جب وہ افغانوں کو شہید کر کے انہیں بیوہ، یتیم اور بے اولاد کر رہے تھے تب شاید ضمیر سیاحتی دورے پر گیا ہوا تھا!

☆ 9/11 ہونے کے بعد دنیا کے GDP میں 855$ بلین کا نقصان ہوا، مگر امریکا کی ملٹری انڈسٹری کو ہتھیاروں کے بزنس سے 7.6$ ٹریلین کا فائدہ پہنچا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی جنگیں آج کی دنیا کا سب سے منافع بخش کاروبار ہیں جو دہشت گرد کا لیبل استعمال کر کے کیا جاتا ہے؟

☆ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا چور گرفتار۔ پاکستان کی پولیس 8 اَرب کی گندم چوری کرنے والوں کو تو گرفتار نہ کر سکی، لاک ڈاؤن میں بچوں کا پیٹ بھرنے کے لیے سمندر سے مچھلی پکڑنے والے غریب کو بہادر پولیس نے گرفتار کر لیا۔تو پاکستانیوں بجاؤ تالیاں۔

☆ راول پنڈی اور اسلام آباد کے شہریوں کا گدھے کا گوشت کھلائے جانے کا انکشاف۔ملزمان گدھا ذبح کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لئے گئے۔تفصیلات کے مطابق پیرودہائی میں پل کے نیچے دو افراد گدھا ذبح کرنے میں مصروف تھے وہاں پر مقامی افراد نے انہیں دیکھ لیا اور موقع پر پولیس بلوالی، پولیس نے دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔تھانے میں تفتیش کے دوران ان کا کہنا تھا کہ ہم کافی عرصہ سے یہاں گدھے ذبح کر کے جڑواں شہروں کے ہوٹلوں اور دکانوں پر فروخت کر رہے ہیں۔راول پنڈی میں گدھا ذبح کرنے کے معاملے میں گدھے کو ذبح کرنے والے مالک کو پولیس نے بے گناہ قرار دے دیا۔ مالک نے پولیس کو بیان دیا کہ مالک گدھوں پر لوڈنگ کرتا ہے، ٹانگیں ٹوٹنے سے کیڑے پڑ گئے تھے، گدھا تکلیف میں تھا گولی مارنے کی بجائے ذبح کیا۔ پولیس نے تحقیقات مکمل کر کے مالک کو بے گناہ قرار دے دیا۔

☆ چور کی دو قسمیں ہیں۔(1) عام چور (2) سیاسی چور ۔ (1) عام چور: عام چور آپ کا مال، آپ کا بٹوہ، آپ کی گھڑی اور آپ کا موبائل فون وغیرہ چھین لیتے ہیں۔(2) سیاسی چور : سیاسی چور آپ کا مستقبل، آپ کے خواب، آپ کا عمل، آپ کی تعلیم، آپ کی صحت، آپ کی مسکراہٹیں چھین لیتے ہیں لیکن غور فرمائیے ان میں ایک عجیب وغریب بنیادی فرق ہوتا ہے:(1) عام چور آپ کا انتخاب کرتا ہے۔ (2) سیاسی چوروں کا انتخاب آپ خود کرتے ہیں۔

☆ مشرف کے حفیظ شیخ نے قرضہ لیا، زرداری کے حفیظ شیخ نے اس قرضے کو اتارنے کے لیے مزید قرضہ لیا۔ پھر عمران کے حفیظ شیخ نے ان قرضوں سے زیادہ قرضہ لیا، کیوں کہ مشرف کے حفیظ شیخ اور زرداری کے حفیظ شیخ نے قرضہ لے کر ملک کو لوٹا تھا......اب عمران خان کا حفیظ شیخ پرانے حفیظ شیخوں کو مورِدِ الزام ٹھہرا کر

نئے حفیظ شیخ کو قرضے کو جائز ثابت کرنا چاہتا تھا......حالانکہ پرانے حفیظ شیخوں نے قرضے جن شرائط پر لیے تھے اس سے نئے حفیظ شیخ نے زیادہ سخت شرائط پر لیے......

☆ اسسٹنٹ کمشنر جھنگ عمران جعفر ور بھوواس کے چچازاد بھائیوں نے سیوریج نالی کے جھگڑے پر گولی مار کے قتل کر دیا۔ کیا یہاں بھی مذہب ہی بدنام ہوگا؟؟؟

☆ اسلام قبول کرنے کو جرم بنانے کا بل: یہ بل مذہب تبدیلی کو روکنے کے لیے نہیں بلکہ صرف اسلام قبول کرنے سے روکنے کے لیے ہے۔اس بل میں واضح لکھا ہے اسلام قبول کرنے والا بچہ 18 سال سے کم ہوگا اس کا مذہب تبدیلی نا قابل قبول ہوگا۔اب اگر بچہ مسلمان ہے تو بھلے سے چاہے قادیانی، عیسائی، ہندو، یہودی، سکھ بن جائے پر کوئی قدغن نہیں، نہ ہی 18 سال سے اوپر بالغ پر کوئی قانون ہے جو مسلمان چاہے جو مذہب قبول کرنا جو قادیانی تبلیغ کرے یا سکھ ہندو عیسائی مشنری تبلیغ کرے اسلام سے تبدیلی مذہب پاکستان میں قبول دنیا بھر میں قبول ہے مگر اسلام قبول انہیں اسلام قبول کرنے والے کرانے والے مجرم بلکہ اس جوڑے کی شادی میں سہولت کرنے والے قاضی شرکاء گھر والے سب جیل جائیں گے۔ یہ ملک پاکستان ہے جس کے حکمران کی سوچ قانون ساز ادارے کی سوچ کی پستی کفر کی طاعت واطاعت اس ملک کے مذہبی رہنماؤں کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے۔کسی شخصیت رہنماء کے موتھ سے آواز نہیں نکل رہی الٹا کوئی بولے پوچھے تو اس کو سرزنش کرتے ہیں اس ملک کی اسمبلی میں مسلمان میں اکثریت آخری نبی علیہ السلام و قرآن پر ایمان رکھنے والوں کی ہے مگر پیروی یہودی وعیسائی دجال کی کر رہے ہیں۔جس قسم کے قوانین بنا رہے ہیں اور ارکان اسمبلی عمران خانی، ن لیگی، پ پ پ، جے یو آئی والے سب کے سب نابینا اندھے ہیں ان پڑھ کسی کو کچھ دکھتا ہی نہیں انہیں کوئی روکتا ہی نہیں۔

☆ حکومت کا Prohibtion of forced conversion bill 2021 کے مجوزہ ڈرافٹ کے لیے پارلیمینٹ میں لابنگ، بل کے مطابق 18 سال سے کم عمر فرد اسلام قبول نہیں کر سکتا، 18 سال سے زائد عمر کے جو لوگ اسلام قبول کریں گے وہ سیشن جج کو درخواست دیں گے اور 90 دن جج کی نگرانی میں تقابل ادیان کا مطالعہ کریں گے۔اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اسلام قبول کرانے والے لوگوں کے خلاف فوراً جبری تبدیلی مذہب کا مقدمہ درج، کئی سال قید/ جرمانہ کیا جائے گا۔ یہ جبری تبدیلی مذہب کو روکنے کا بل نہیں، اسلام قبول کرنے سے جبراً روکنے کا بل ہے۔

☆ بیوی کا کسی اور سے تعلق، طلاق اور خلع کے واقعات : آپ کسی دارالافتاء چلے جائیں بعض ایسے خطوط آپ کو ملیں گے جو خواتین نہیں مرد حضرات نے لکھے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ہماری بیوی کو کسی اور کے ساتھ ''محبت'' ہوگئی ہے۔ وہ مجھ سے طلاق مانگ رہی ہے۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے یا بچہ بھی ہے۔ بتائیں کیا کروں؟

ایک دارالافتا میں ایک خط آیا جس میں شوہر نے لکھا تھا کہ ''رات آنکھ کھلی تو بیوی بستر پر نہیں تھی، بیڈروم سے باہر آیا تو صوفے پر لیٹی موبائل میں مصروف تھی۔اب وہ مجھ سے طلاق مانگ رہی ہے اور ہمارا ایک بچہ بھی ہے''۔ایسے واقعات ہو رہے ہیں کہ شوہروں کے پیچھے عورتوں نے ان کی امانت میں خیانت کی

ہے۔ نبی مہربان ﷺ نے فرمایا ''اللّٰہ تعالیٰ کو جائز کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے''۔ ایک عالم دین نے کیا خوب فرمایا تھا ''یہ قوم اسلام پر مرنے کے لیے تیار ہے لیکن اسلام پر جینے کے لیے تیار نہیں ہے''۔ آپ قرآن کا مطالعہ کریں سورۃ البقرہ سے لے کر والناس تک چلے جائیں۔ آپ کو نماز، روزہ، حج، زکوۃ میں سے کسی ایک فرض کی تفصیلات نہیں ملیں گی۔ آپ کو یہ تک نظر نہیں آئے گا کہ نماز کا طریقہ کیا ہے؟ آپ کو ان عبادات کی تسبیحات تک نہیں پتا چل پائیں گی۔ لیکن نکاح، طلاق، خلع، شادی، ازدواجی معاملات، میاں بیوی کے تعلقات، گھریلو ناچاقی، کم یا زیادہ اختلاف کی صورت میں کرنے کے کام، آپ کو سارا کچھ اللّٰہ تعالیٰ کی اس مقدس ترین کتاب میں مل جائے گا۔ آپ مان لیں کہ ہمارے معاشرے میں طلاق اور خلع کی سب سے بڑی وجہ عدم برداشت ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''جب دین گھر کے مرد میں آتا ہے تو گویا گھر کی دہلیز تک آتا ہے لیکن اگر گھر کی عورت میں دین آتا ہے تو اس کی سات نسلوں تک دین جاتا ہے''۔ قربانی، ایثار، احسان، درگزر، معافی، محبت اور عزت یہ اسلام اور قرآن کی ڈکشنری میں آتے ہیں۔ ان جوڑوں میں طلاق کے واقعات زیادہ سامنے آرہے ہیں جو ''جوائنٹ فیملی'' میں نہیں رہتے ہیں۔ خواتین کی نہ ختم ہونے والی خواہشات نے بھی معاشرے کو جہنم میں تبدیل کیا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا، ٹی وی سیریل، فلموں نے گھر، گاؤں اور کچی بستیوں میں رہنے والی لڑکیوں تک کے دل میں ''شاہ رخ خان'' جیسا آئیڈیل (بلکہ خبیث) پیدا کر دیا ہے۔ گھریلو زندگی کی تباہی میں سب سے بڑا عنصر ناشکری بھی ہے۔ (یہ بات شوہر اور بیوی دونوں کے لئے ہے)۔ کم ہو یا زیادہ، ملے یا نہ ملے یا کبھی کم ملے پھر بھی ہر حال میں اپنے شوہر/ بیوی کے شکر گزار رہیں، اور اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں جس کی نعمتوں کو جو ہم پر ہیں انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ سب سے بڑی تباہی اس موبائل، واٹس ایپ اور فیس بک سوشل میڈیا نے مچائی ہے۔ پہلے لڑکیاں غصے میں ہوتی تھیں یا ناراض ہوتی تھیں تو ان کے پاس اماں ابا اور دیگر لوگوں تک رسائی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا تھا۔ شوہر شام میں گھر آتا، بیوی کا ہاتھ تھام کر محبت کے چار جملے بولتا، کبھی آئس کریم کھلانے لے جاتا اور کبھی ٹہلنے کے بہانے کچھ دیر کا ساتھ مل جاتا اور اس طرح دن بھر کا غصہ اور شکایات رفع ہو جایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ابھی ادھر غصہ آیا نہیں اور ادھر موبائل، واٹس ایپ کے ذریعے سارے گھر والوں تک پہنچا نہیں۔ یہاں میڈم صاحبہ کا ''موڈ آف'' ہوا اور ادھر واٹس ایپ، فیس بک پر اسٹیٹس اپ لوڈ ہو گیا اور اس کے بعد یہ سوشل میڈیا کا جادو وہ گل کھلاتا ہے کہ پورے کا پورا خاندان تباہ و برباد ہو جاتا ہے یا نتیجہ خودکشیوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ ماں اپنی لڑکیوں کو سمجھائیں کہ خدارا! اپنے شوہر کا مقابلہ اپنے باپ سے نہ کریں۔ ہوسکتا ہے آپ کا شوہر آپ کو وہ سب نہ دے سکے جو آپ کو باپ کے گھر میں میسر تھا۔ لیکن یاد رکھیں آپ کے والد کی زندگی کے پچاس، ساٹھ سال اس دشت کی سیاحی میں گزر چکے ہیں اور آپ کے شوہر نے ابھی اس دشت میں قدم رکھا ہے۔ آپ کو سب ملے گا اور ان شاء اللّٰہ زیادہ بہتر ملے گا اگر نہ بھی ملے تو بھی شکر گزاری کی عادت ڈالیں سکون اور اطمینان ضرور ملے گا۔ بیوی شوہر کی اور شوہر بیوی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تعریف کرنا اور درگزر کرنا سیکھیں۔ زندگی میں معافی کو عادت بنالیں۔ خدا کے لیے باہر والوں سے زیادہ اپنے شوہر کے لیے تیار ہونے اور رہنے کی عادت ڈالیں۔ ساری دنیا کو دکھانے کے لیے تو خوب ''میک اپ'' لیکن شوہر کے لیے

''سر جھاڑ منہ پھاڑ'' ایسا نہ کریں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنی محبت کا اظہار پانچ دفعہ اپنے گھر (مسجد) بلا کر کرتا ہے۔ وہ ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ ہم تو پھر انسان ہیں جتنی دفعہ ممکن ہو محبت کا اظہار کریں کبھی تحفے تحائف دے کر بھی کیا کریں۔ یاد رکھیں مرد کی گھر میں وہی حیثیت ہے جو سربراہ حکومت کی ریاست میں ہوتی ہے۔ اگر آپ ریاست کی بہتری کی بجائے ہر وقت سربراہ سے بغاوت پر آمادہ رہیں گے تو ریاست کا قائم رہنا مشکل ہو جائے گا۔ جس کو اللّٰہ نے جو عزت اور مقام دیا ہے اس کو وہی عزت اور مقام دینا سیکھیں چاہے آپ مرد ہیں یا عورت۔ ایک مثالی گھر ایک مثالی خاندان تشکیل دیتا ہے اور ایک مثالی خاندان سے ایک صحت مند معاشرہ وجود میں آتا ہے اور یہی اسلام کا منشاء ہے۔ اگر میری کسی بات سے کسی کو کچھ ناگوار گزرا ہو تو ان سے نہایت ادب و احترام سے معذرت خواہ ہوں۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔

☆ جاوید چوہدری : عدالت نے سوشل میڈیا پر توہین رسالت کرنے والے 3 ملزمان کو سزائے موت سنادی۔ اسلام آباد (آن لائن/ مانیٹرنگ ڈیسک) انسداد دہشت گردی کی عدالت نے سوشل میڈیا پر توہین رسالت کے تین ملزمان کو سزائے موت کا حکم دے دیا۔ اسلام آباد کی انسداد دہشت گردی عدالت میں سوشل میڈیا گستاخانہ مواد کیس کا فیصلہ جج راجا جواد عباس نے ملزمان کی موجودگی میں سنادیا۔ عدالت نے 15 دسمبر 2020 میں فیصلہ محفوظ کیا تھا۔ عدالت نے سوشل میڈیا پر توہین رسالت کے تین ملزمان ناصر احمد سلطان، رانا نعمان اور عبدالوحید کو سزائے موت سنادی جب کہ ایک ملزم پروفیسر انوار احمد کو توہین مذہب پر دس سال قید ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ چار اشتہاری ملزمان کے دائمی وارنٹس گرفتاری بھی جاری کر دیئے گئے۔ عدالت نے اپنے جاری کردہ فیصلے میں کہا کہ ملزمان پر توہین رسالت اور توہین مذہب کا الزام ثابت ہو گیا ہے۔ ایف آئی اے نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم پر توہین رسالت، توہین مذہب، انسداد دہشت گردی اور انسداد سائبر کرائم ایکٹ کی دفعات کے تحت 19 مارچ 2017 کو مقدمہ درج کیا تھا۔ چار ملزمان پروفیسر انوار احمد، ناصر احمد، عبدالوحید اور رانا نعمان رفاقت گرفتار ہوئے جب کہ چار ملزمان طیب سردار، راؤ قیصر شہزاد، فراز پرویز اور پرویز اقبال مفرور ہیں۔ پروفیسر انوار احمد اسلام آباد کے ایک کالج میں لیکچرار ہیں اور انہوں نے غلطی تسلیم کی۔ عبدالوحید اور رانا نعمان نے فیس بک گستاخانہ پیج، توہین رسالت پر مبنی کتاب کا ترجمہ کیا جب کہ ناصر احمد سلطانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مدعی مقدمہ حافظ احتشام احمد کے وکیل حافظ ملک مظہر جاوید ایڈووکیٹ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ سال 2017 میں فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر گستاخانہ مواد اپلوڈ کیا گیا تھا۔ ایف آئی اے کی تفتیش میں 8 ملزمان کو نامزد کیا گیا جن میں سے چار گرفتار ہوئے اور چار مفرور ہیں۔ اس کیس میں کم سے کم 40 گواہان پیش ہوئے۔

☆ میں نے اور آپ نے اللّٰہ کو جان دینی ہے۔ کسی سیاست دان کو نہیں۔ نہ یہ جان دینے کا معاملہ سابق وزیر شہریار خان آفریدی والا ہے کہ جھوٹ بھی بولو اور اللّٰہ کو جان دینے کی بات بھی کرو۔ موت ایک لمحے کا کھیل ہے۔ اِس پل اِدھر، اُس پل اُدھر۔ اُس پار جانے کے بعد نہ ہماری سیاسی وابستگی کا کوئی مطلب رہے گا نہ مُلکی شناخت کا اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم سے مظلوم کے ساتھ ہمدردی کرنا سیکھ لیں۔ جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا اُس

پر آسمان والا بھی کرم نہیں فرماتا۔ مظلوم کے ساتھ کھڑے نہیں ہوسکتے تو ظالم کے حمایتی تو نہ بنیں۔ کوئی انسان وزیراعظم کے منصب پر براجمان ہونے سے خدا نہیں ہوجاتا۔ ایک انسان ہی رہتا ہے۔ اس کی زندگی کی اہمیت کسی دوسرے انسان سے زیادہ نہیں ہوجاتی۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت کے واقعات سنانے والا سیاست دان وزیراعظم کی کرسی پہ بیٹھ کر فرعون کیوں بن گیا ہے؟ کیا اسے اس بات کا یقین ہے کہ دہشت گردی کے واقعات ہوتے رہیں گے اور لوگ اسے جنازے پہ بُلانے کے لیے بلیک میل کرتے رہیں گے؟ کیا عمران خان کو تاحیات یا تا قیامت وزیراعظم رہنا ہے؟ کیا ہمیشہ پاکستان میں لوگ ذبح ہوتے رہیں گے؟ حضرت عمر کہتے ہیں کہ ایک بھوکے کُتے کی موت کی ذمہ داری بھی ریاست پر عائد ہوتی ہے؟ اور یہاں آپ انسانوں کے بہیمانہ قتل پر بے حسی کا مظاہرہ کرنے والے ضدی وزیراعظم کی حمایت میں مصروف ہیں؟ نہ ہم عمر کے ہیں نہ علی کے، نہ ہم خدا کے ہیں نہ نبی کے، کیوں کہ اُن کا ہونے کے لیے پہلے انسان ہونا ضروری ہے۔

☆ مچھ کا واقعہ: بے قصور شہری یرغمال کیوں؟ (تحریر: شبیر ابن عادل)

کوئٹا سے ستر (70) کلومیٹر دور ضلع بولان میں مچھ واقع ہے، جہاں کوئلے کی کانیں ہیں اور خوب صورت ترین ریلوے اسٹیشن بھی واقع ہے، لیکن یہ ساری خوب صورتی اس وقت ماند پڑگئی، جب 3 جنوری کو کوئلے کی کان کے علاقے میں چند ظالموں نے یہاں کے گیارہ کان کنوں کے ہاتھ پاؤں باندھے، آنکھوں پر پٹیاں باندھیں اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالا اور بعض کو ذبح بھی کیا۔ اس سفاکانہ واقع کی ذمہ داری داعش کے ظالموں نے قبول کرلی۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ ملک میں اس انتشار کے پس پشت بھارت ہے۔ مرنے والوں کا تعلق ہزارہ برادری سے تھا، انہوں نے مین شاہ راہ پر مرنے والوں کی میتیں رکھ کر احتجاج شروع کردیا اور پھر میتوں کو کوئٹا لے کر آ گئے اور انہیں سپرد خاک کرنے کے بجائے دھرنے میں رکھ کر بیٹھ گئے اور اس وقت سے احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا ان کا مطالبہ تھا کہ وزیراعظم ان سے ملاقات کرنے اور اس حوالے سے ان کی فریاد سننے کے لئے کوئٹا میں ان کے دھرنے میں آئیں جب کہ وزیراعظم عمران خان نے واضح کردیا ہے کہ پہلے میتوں کو سپرد خاک کیا جائے، پھر وہ کوئٹا جائیں گے۔ چوں کہ متاثرین کا تعلق مسلک اثناء عشری (یا اہل تشیع) سے ہے اس لئے مچھ واقعہ کے متاثرین سے اظہار یکجہتی کے لئے کراچی اور اب ملک کے مختلف شہروں میں دھرنوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ کراچی میں مرکزی دھرنا نمائش چورنگی پر دیا جارہا ہے، جب کہ شہر کے تیس پینتیس مقامات پر دھرنوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سفاکانہ واقعہ سے ملک بھر میں رنج اور الم اور دکھ کی لہر دوڑ گئی اور ہر آنکھ اشک بار ہوگئی تمام لوگ ان مظلوموں کے ساتھ ہیں اور ہر ایک غم وغصہ میں ہے۔ مگر چند سوالات غور طلب ہیں، وہ یہ کہ یہ احتجاج اور دھرنا کوئٹا میں تو سمجھ میں آتا ہے مگر دیگر شہروں میں کیوں ہورہا ہے؟ اور اگر ہو رہا ہے تو راستے بند کرکے شہریوں کو کیوں یرغمال بنایا جارہا ہے اور اسے اس انداز میں فرقہ وارانہ رنگ کیوں دیا جارہا ہے کہ اس کے زمہ دار پاکستان کے تمام شہری ہیں۔ کراچی ملک کی معاشی سرگرمیوں کا مرکز ہے جہاں ایک دن کی بندش سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوجاتا ہے۔ اور ایک ہفتے سے جاری ان دھرنوں کی وجہ سے بھاری نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دھرنوں کی وجہ سے پورا

شہر مفلوج ہے، کارخانوں، دفاتر، دکانوں اور بازاروں میں حاضری کم ہے اور وہاں کام کرنے والے خاص طور پر دیہاڑی دار مزدوروں کو بھوک وافلاس کا سامنا ہے وہ پہلے ہی کمر توڑ مہنگائی سے پریشان تھے لیکن ان دھرنوں نے ان کا جینا دوبھر کردیا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انتظامیہ خود ان دھرنوں میں تعاون کررہی ہے ایک دھرنے میں چالیس پچاس سے زیادہ افراد نہیں ہوتے لیکن پولیس اور انتظامیہ اطراف کی تمام سڑکیں بند کردیتی ہے۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ انتظامیہ دھرنے کے شرکاء کو سڑک کے کنارے فٹ پاتھ تک محدود کردے۔ کوئی سوچ اور کوئی دانش مندی کارفرما ہی نہیں۔ بس بلیک میلنگ ہی نظر آتی ہے، کیا کراچی کے شہریوں نے مچھ کے بے قصور کان کنوں کو سفاکی سے قتل کیا تھا؟ اگر نہیں تو انہیں کس قصور کی سزا مل رہی ہے؟ ان کے روزگار پر پہرے کیوں بٹھائے جارہے ہیں؟ اب تو بیماروں کو اسپتال لے جانے اور میتوں کو قبرستان لے جانے میں اتنی رکاوٹوں کا سامنا ہے کہ اللّٰہ کی پناہ۔ ماضی میں بھی کوئٹا میں بم دھماکوں پر ہزارہ برادری کے دھرنے کی حمایت میں کراچی اور دیگر شہروں میں دھرنے کرکے شہریوں کو اذیت اور انتقام کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ یہ کیسی اندھیر نگری اور چوپٹ راج ہے؟ کیا حکومت نے اس لاقانونیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں؟ قانون کے آہنی ہاتھ کس مجبوری اور مصلحت کا شکار ہیں؟ اور اس واقعہ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے والے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر بھارت کے ایجنڈے پر کام کررہے ہیں۔

☆ سیال کوٹ فیکٹری مالک PTI کا سینئر رہنما ہے جس نے غیر ملکی منیجر سے تلخ کلامی پر مذہب کی توہین کا الزام لگوا کر اپنے ورکروں سے غیر ملکی سری لنکن بندے کو قتل کروادیا پھر مذہبی رنگ دینے کے لیے لبیک اور تاج دارِ ختمِ نبوت کے نعرے لگوادیے، ادارے مزید تحقیقات کررہے ہیں۔ ذرائع

☆ ''لاہور کی سڑکوں پہ عیسائی ہجوم کے ہاتھوں قتل ہونے والے حافظ نعیم کی سوختہ لاش کہہ رہی ہے کہ اگر میرے قاتلوں کو ریاست نے پھانسی دی ہوتی۔ Mob management پہ توجہ دی ہوتی تو آج یہ غیر ملکی شاید یوں ہجوم کا شکار نہ ہوا ہوتا۔''

☆ جسے ہم خانساماں کہتے ہیں یہ مسلمان عہد اقتدار میں خان سامان یعنی وزیر مالیات کا عہدہ تھا۔ انگریز نے جسے ذلیل کرکے خانساماں کردیا گیا۔ صوبے دار مسلمان عہد میں گورنر ہوتا تھا۔ اب ایک نان گزیٹڈ عہدہ ہے۔ پگڑی ہماری عزت کی علامت تھی انگریز نے چوکیدار اور نوکر کو پہنادی۔ ہمارے ہوٹلوں میں خدمت گزار یہی پہن کر آج بھی دروازہ کھولتے ہیں۔ ٹیپو سلطان ہمارا سالار تھا انہوں نے کتوں کا نام ٹیپو رکھ دیا۔

☆ جمعہ، 23 جمادی الاوّل 1442ھ 8 جنوری 2021ء : واشنگٹن ہنگامے، 4 ہلاک، درجنوں زخمی، ٹرمپ کی مزاحمت دم توڑ گئی، موجودہ صدارت بھی خطرے میں، پارلیمینٹ جمہوریت پر حملہ سیاہ ترین دن تھا، جو بائیڈن

واشنگٹن، کراچی (اے ایف پی، عظیم ایم میاں، نیوز ڈیسک) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے حامیوں کی جانب سے کانگریس پر دھاوا بولنے کے بعد شکست تسلیم کرلی۔ ٹرمپ نے اپنے ایک بیان میں صدارتی نتائج پر ایک بار پھر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے پُرامن انتقال اقتدار کا وعدہ بھی کیا، کیپٹل ہل پر حملے اور واشنگٹن میں ہنگاموں کے دوران 4 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے، واشنگٹن میں کرفیو کے بعد

بدستور ایمرجنسی نافذ، پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کرلیا۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے اپنے پہلے خطاب میں کہا ہے کہ گزشتہ روز امریکی تاریخ کا سیاہ ترین دن تھا، یہ واقعہ پارلیمنٹ اور جمہوریت پر حملہ ہے، صدر ٹرمپ نے امریکی ووٹرز کی آواز کو دبانے کی کوشش کی، سیاہ فام امریکیوں سے کسی اور طرح سے نمٹا جائے گا۔ دوسری جانب امریکی کانگریس نے پرتشدد مظاہروں کے باوجود جو بائیڈن کی صدارتی انتخاب میں فتح اور امریکا کا 46 واں صدر بنانے کی توثیق کردی، جو بائیڈن 20 جنوری کو اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے، ٹرمپ کے حامیوں کا سینیٹ اور ایوان نمائندگان کی عمارتوں پر قبضہ، اسلحہ لہرانا اور اشتعال انگیز خطاب اور کانگریس کو لاک ڈاؤن کرنا خود ٹرمپ کو مہنگا پڑ گیا۔ ریپبلکن اراکین بھی ٹرمپ کے خلاف ہوگئے اور پارٹی میں اندرونی لڑائی شروع ہوگئی، کئی حکومتی عہدیداران اور مشیر مستعفی ہوگئے، 100 سے زائد امریکی ارکان کانگریس نے صدر ٹرمپ کے مواخذے یا برطرف کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکی اراکین پارلیمنٹ نے ٹرمپ کو صدارت کے لیے ان فٹ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئین میں موجود ترمیم کو استعمال کرتے ہوئے انہیں عہدے سے ہٹایا جائے، امریکی پارلیمنٹ کی اسپیکر نینسی پیلوسی نے بھی زور دیا ہے کہ نائب صدر مائیک پنس اور کابینہ صدر ٹرمپ کو اقتدار سے ہٹائے، انہوں نے کیپٹل ہل کے پولیس چیف سے بھی مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ جمہوریت اور عوام کے لیے مہلک ہیں، امریکی وزیر خارجہ مائیک پومپیو نے پارلیمنٹ حملے کو ناقابل قبول قرار دیا ہے، مائیک پومپیو نے کہا کہ مجرموں کو انصاف کے کٹھرے میں لانا ہوگا، پارلیمنٹ کی عمارت میں مظاہرین کا داخل ہونا ناقابل قبول ہے۔ امریکا میں ایگزون موبل، فائزر اور ٹویوٹا موٹرز سمیت 14 ہزار کمپنیوں کی نمائندگی کرنے والے امریکی بزنس مین گروپ نے کیپٹل ہل واقعے کی حمایت کرنے پر امریکی حکام سے ٹرمپ کو فوری صدارتی دفتر سے نکالنے کا مطالبہ کردیا۔ قبل ازیں ٹرمپ کی مخالفت اور منع کرنے کے باوجود امریکی نائب صدر اور سینیٹ کے صدر مائیک پنس نے تمام جوائنٹ سیشنز کی صدارت کی، مائیک پنس نے بائیڈن اور ہیرس کو 2020 انتخابات کا فاتح قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ 20 جنوری کو اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ نائب صدر مائیک پینس نے دوبارہ سے سیشن کے آغاز کے موقع پر مظاہرین کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہا کہ آپ جیت نہیں سکے۔ انہوں نے کہا کہ میرا یہ ماننا ہے کہ اپنے حلف کی پاسداری اور آئین کا دفاع میرا فرض ہے اور اسی وجہ سے میں یکطرفہ طور پر اتھارٹی کا استعمال کرتے ہوئے بائیڈن کو صدر بنانے والے الیکٹورل ووٹ کو مسترد نہیں کرسکتا۔ سینیٹ میں اکثریت کے حامل ریپبلکنز کے رہنما مچ میک کونیل نے اسے جمہوریت پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہماری جمہوریت میں تعطل ڈالنے کی کوشش کی اور وہ ناکام ہوگئے۔ ٹرمپ نے کیپٹل ہل پر چڑھائی کی اجازت اس وقت دی جب ان پر یہ واضح ہوگیا کہ پنس اور میک کونیل سمیت لوگ ان کی وائٹ ہاؤس کو برقرار رکھنے کی کوشش میں ان کا ساتھ دینے کے بجائے آئین کی پیروی کریں گے۔ سینیٹ کا سیشن شروع ہوا تو اس وقت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ وائٹ ہاؤس میں اپنے حامیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دے رہے تھے کہ وہ 20 جنوری کو نئے صدر کو لانے کے لیے جاری عمل کو روک دیں۔ دوسری جانب واشنگٹن پولیس کے سربراہ رابرٹ جے کونٹی نے نیوز بریفنگ کے

دوران بتایا تھا کہ ایک خاتون گولی لگنے سے ہلاک ہوگئیں جب کہ ہجوم کی جانب سے سڑکیں بلاک کیے جانے کے سبب بروقت امداد نہ ملنے کی وجہ سے طبی مسائل سے تین افراد بھی موت کے مونھہ میں چلے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ مشتعل مظاہرین کے حملوں میں 14 پولیس اہلکار بھی زخمی ہوئے ہیں، پولیس نے 52 افراد کو گرفتار کرلیا جن میں سے اکثر کو کرفیو کی خلاف ورزی پر گرفتار کیا گیا جب کہ انہوں نے ریپبلکن اور ڈیموکریٹک جماعتوں کے ہیڈ کوارٹرز کے پاس سے دو پائپ بم بھی برآمد کیے، پولیس سربراہ نے مزید کہا کہ پولیس نے پستول، گن اور دھماکا خیز مواد سمیت ہتھیاروں کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ قبل ازیں مظاہرین کیپٹل ہل کی حفاظت پر تعینات اہلکاروں کو دھکیلتے ہوئے عمارت کے اس حصے میں داخل ہوگئے جہاں سینیٹ اور ایوانِ نمائندگان کے اجلاس جاری تھے۔ مظاہرین نے کئی ارکان کے دفاتر میں داخل ہوکر توڑ پھوڑ بھی کی، پرتشدد احتجاج کے باعث نومنتخب صدر جو بائیڈن اور نائب صدر کاملا ہیرس کی فتح کی توثیق کے سلسلے میں جاری کانگریس کی کارروائی کو ہنگامی طور پر روکنا پڑا اور ارکانِ کانگریس نے مختلف کمروں اور نشستوں کے پیچھے پناہ لی۔ بعدازاں واشنگٹن ڈی سی کی انتظامیہ کی درخواست پر دارالحکومت سے متصل ریاستوں ورجینیا اور میری لینڈ سے پولیس اور فوج کے دستے کیپٹل ہل پہنچے اور عمارت کو مظاہرین سے خالی کرایا۔ تو سوال تو اٹھیگا کہ ہم کس کو دھوکا دے رہے ہیں! پلیز میری یہ تحریر ہر گروپ میں شامل کریں

☆ کڑوا سچ، فیڈرل گورنمنٹ ایمپلائز یونین ہاؤسنگ اتھارٹی میں وفاقی ملازمین نے 2011 تا 2017 کے درمیان اربوں روپے تھیلیاں اسکیم اسلام آباد کے لیے جمع کروائے تاکہ ریٹائرمنٹ پر ایک پلاٹ پالیسی کے تحت پلاٹ مل سکے لیکن تحریک انصاف کی چور حکومت نے وہ پیسہ اپنی نئی فلیٹ اسکیموں میں لگادیا اور فیڈرل ملازمین سے دھوکا کیا گیا یہ کرپشن نہیں ہے کوئی یوتھیا جو اس کا جواب دے۔

☆ گورنمنٹ آف پاکستان نے کسی بھی مشہور مسلمان شخصیت کی وفات یا اس کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کی بجائے اسلامی اصولوں کے مطابق سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، درود شریف اور دعائے مغفرت پڑھنے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کردیا۔ پاکستان کی ستر سالہ تاریخ میں پہلی بار ایک اسلامی ملک میں ایک خوبصورت لیٹر جاری کیا گیا ہے جو کہ سراہے جانے کے قابل ہے۔ یہودیوں کافروں کی رسم ورواج کو فالو کرنے کی بجائے درود شریف کی قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ گورنمنٹ آف پاکستان

☆ دنیا کی ہر چیز انسان کی خدمت کررہی ہے اگر کوئی انسان کو تکلیف دے رہا ہے تو وہ خود انسان ہی ہے، ایک سچی حقیقت جو انسان نہیں سمجھتا۔

☆ ایک عرب شخص کا کہنا تھا کہ مجھے زندگی میں کسی نے لاجواب نہیں کیا سوائے ایک عورت کے جس نے ایک ڈھانپا ہوا تھال اٹھا رکھا تھا...... میں نے اس سے پوچھا تھال میں کیا چیز ہے؟؟ بولی!! اگر یہ بتانا ہوتا تو پھر ڈھانپنے کی کیا ضرورت تھی!! پس اس نے مجھے شرمندہ کرڈالا۔ یہ ایک دن کا حکیمانہ قول نہیں بلکہ ساری زندگی کے لیے دانائی کی بات ہے۔ ''کوئی بھی چیز جو چھپی ہو اور اس کے انکشاف کی کوششیں نہ کرو۔ کسی بھی شخص کا دوسرا چہرہ تلاش کرنے کی کوششیں نہ کرو خواہ تم کو یقین ہو کہ وہ بُرا ہے۔ یہ ہی کافی ہے کہ اس نے تمہارا احترام کیا اور اپنا بہتر چہرہ تمہارے سامنے پیش کیا۔ بس اسی پر اکتفا کرو۔ میں سے ہر کسی کا ایک بُرا رُخ ہوتا ہے......جس کو وہ خود اپنے

آپ سے بھی چھپاتا ہے۔اللّٰہ رب العزت دنیااورآخرت میں ہماری اورآپ کی ستر پوشی فرمائے (آمین)

☆ سقراط کوگزرے ہوئے 2415 برس ہوگئے، ان کے شاگرد افلاطون کوگزرے ہوئے 2364 برس بیت گئے، ارسطوکوگزرے ہوئے 2338 برس ہوگئے۔

حب کہ حضور ﷺ کے (ظاہری) زمانے کوگزرے ابھی محض 1432 سال ہوئے ہیں، مگر لبرلز کے ہاتھ کی صفائی تو دیکھیں۔ یہ آپ کو جابجا سقراط، افلاطون اور ارسطو وغیرہ کے اقوال کوٹ کرتے ہوئے تو نظر آئیں گے مگر ان کے قلم اور زبان سے کبھی قرآن کی کسی آیت یا حضور ﷺ کے کسی فرمان کا حوالہ آپ کو نہ ملے گا۔ بلکہ وہ الٹا حقارت سے یہ کہتے ہوئے پائے جائیں گے کہ یہ سب فرسودہ اور پرانے وقتوں کی باتیں ہیں جن کا آج کے دور میں چلنا ممکن نہیں۔ حالاں کہ سچ یہ ہے کہ پرانے وقتوں کے فلسفیوں سے منسوب باتوں کی کوئی گارنٹی نہیں کہ آیا وہ انہوں نے کہی بھی تھیں کہ نہیں جب کہ قرآن کی ایک ایک آیت اور حضور ﷺ کے فرامین وسیرت اطہر، کئی کئی راویوں کے ذریعہ اس طرح محفوظ ہوکر ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں کہ جیسے ہم خود حضور ﷺ اوران کے اصحاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

☆ فوج، فوج اور اِس ٹیب لیش مینٹ - پاکستانی سیاست دان اسٹبلیشمینٹ کے خلاف اتنا بولتے ہیں، لیکن مفاد پرست سیاست دان یہ قوم کو بتانے سے قاصر ہیں کہ فوج کا چیف اور کور کمانڈرز ہر 5 یا 7 سال بعد تبدیل ہو جاتے ہیں مگر سیاست دان کی اپنی سیاسی پارٹیوں میں ایک ہی لیڈر اور وہی اس کی کور کمیٹی 20 سال 30 سال رہتی ہے۔ وجہ کیا فوج کو ادارہ بنا دیا گیا، جب کہ سیاست دانوں کی نالائقی اور ذاتی مفادات پرستی نے پاکستانی سیاسی پارٹیوں کو جمہوری ادارے نہیں بننے دیا بلکہ سیاسی پارٹیاں ذاتی جاگیریں اور پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیاں بنادی گئیں، جہاں پر عہدے تعینات کیے جاتے ہیں، منتخب نہیں۔

☆ جہانگیر ترین کو کھرب پتی عمران خان نے بنایا، تاریخ کے سب سے زیادہ قرض پی ٹی آئی حکومت نے لیے، تہلکہ خیز دعوے۔

اسلام آباد (آن لائن) مسلم لیگ (ن) کے رہنما وسابق وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے کہا ہے کہ غریب لوگ مر چکے ہیں، عثمان بزدار نے بہت پیسہ کمایا ہے، غریب لوگوں پر رحم کریں، آٹا، دال، چینی اور ادویات سستی کریں، عمران خان سے گزارش ہے کہ مہنگائی کم کریں۔ جہانگیر ترین کو کھرب پتی عمران خان نے بنادیا ہے، تاریخ کے سب سے زیادہ قرض عمران خان نے لئے ہیں، عمران نے اس ملک کو ہنگامی حالت میں دھکیل دیا ہے، عدالتوں سے فرار ہیں لندن میں جائیدایں بنالی ہیں، جو کام مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ہوئے وہ غلط تھے آج انہوں نے قومی اثاثہ جات کو گروی رکھ لیا ہے مگر نام بدل لیا ہے۔ ان میں اخلاقی جرأت نہیں کہ ہمارے کاموں کو صحیح کرسکیں، ہم نے 5 سال میں 10 ہزار 6 سو اَرب روپے قرضہ لیا تھا ، انہوں نے 2 سال میں 11 ہزار 5 سو اَرب لے لیا، ان میں اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ اس کا اعتراف کریں ۔ ملک کو دیوالیہ کردیا گیا ہے، یہ قومی اثاثہ جات کو گروی رکھ رہے ہیں، یہ قومی وقار کو گروی رکھ رہے ہیں، ایف نائن پارک قومی اثاثہ ہے ایسے اقدام سے گریز کریں، ہم نے کراچی ایئرپورٹ پر بھی قرضہ لیا اسے گروی رکھ دیا تھا، مگر خان نے اسے بھی تباہ کردیا ہے، ہمارے پائلٹس کی پوری دنیا میں تذلیل کی گئی، پی آئی

اے دیوالیہ ہونے کی طرف جارہا ہے، ملک میں بدترین معاشی حالات ہیں، عمران خان کا استعفیٰ لے کر جائیں گے، پریس گورننگ کے طور پر ملک چلا رہا ہے۔

☆ خیال رہے کہ کراچی سے 23 جنوری بروز اتوار لاہور کے لیے روانہ ہونے والی پرواز کے کپتان نے رحیم یار خان کی فضا میں آسمان پر انتہائی چمک دار چیز دیکھی اور اپنے کیمرے میں محفوظ کرلیا۔ ذرائع کے مطابق دن کی روشنی میں طیارے سے اس قسم کی چیز کا نظر آنا بہت غیر معمولی ہے، تاہم ممکنہ طور پر بین الاقوامی خلائی اسٹیشن یا اسٹارلنک سیٹلائٹ کے نظر آنے کا امکان ہوسکتا ہے۔ آسمان پر موجود انتہائی روشن چیز کو رحیم یار خان میں بھی لوگوں نے دیکھا اور اس کی ویڈیو بھی بنائی۔ کراچی ایسٹرانوارز سوسائٹی کے مطابق حالیہ واقعہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے جس کے ماضی میں شواہد نہیں ملتے۔

☆ ویڈیوز کے مطابق PPP والے پینے میں، ن لیگ والے گانے میں اور PTI والے ناچنے میں مہارت رکھتے ہیں...... حیرت یہ ہے کہ یہ تینوں جماعتیں باری باری اسلامی جمہوریہ پاکستان پر حکومت کرتی ہیں......

☆ یہ کیسا اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جس کا وزیراعظم فیملی چھوڑ کر کتوں کے ساتھ چھٹی کا دن گزارتا ہے اور جس کے گورنر اپنی گاڑی میں فیملی کے ساتھ کتے گھماتے ہیں۔

☆ گورنر سندھ کی گاڑی میں کتے کی سواری کی ویڈیو منظر عام پر آ گئی، گاڑی کی نشاندہی کس نے کروادی، حیران کن انکشاف۔

کراچی (این این آئی) گورنر سندھ کی گاڑی میں کتے کی سواری کی ویڈیو منظر عام پر آ گئی۔ پاکستان تحریکِ انصاف وہ جماعت ہے جس نے وی آئی پی پروٹوکول کی ہمیشہ ہی مخالفت کی اور جب یہ حکومت میں آئی تو اس نے سادگی کا نعرہ لگایا لیکن ان کی سادگی کے نعروں کی حقیقت اس وقت کھل کے سامنے آ گئی جب گورنر سندھ عمران اسماعیل کی گاڑی میں کتے کی سیر وسیاحت کی ویڈیو منظر عام پر آئی ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ گورنر ہاؤس کی گاڑی میں پالتو کتا شہر کی سڑکوں کی سیر کر رہا ہے۔ اس کتے کو پولیس کا پروٹوکول بھی حاصل ہے اور ایک پولیس موبائل اس کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے۔ گورنر ہاؤس کی لینڈ کروزر گاڑی جی ایچ 0070 میں کتے کو لے جایا جارہا تھا۔ گاڑی کی پچھلی سائیڈ کا شیشہ اترا ہوا اور اس سے کتا باہر کے مناظر سے لطف اندوز ہورہا ہے۔ یہ وائرل ویڈیو کسی عام شہری نے نہیں بلکہ سندھ کے وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی تیمور تالپور نے خود اپنے موبائل پر اس وقت بنائی جب انہوں نے اپنی گاڑی سے کتے کی عیاشیوں کے مناظر دیکھے، سندھ کے صوبائی وزیر تیمور تالپور پچھلی گاڑی میں سوار تھے۔ انہوں نے گاڑی کی نمبر پلیٹ کی نشاندہی کرکے بتایا کہ یہ گورنر ہاؤس کی گاڑی ہے۔ انہوں نے کتے کو پروٹوکول دینے والی پولیس موبائل کو بھی عکس بند کیا ہے۔

☆ گورنر KPK کے لیے آفس آنے جانے کے لیے ساڑھے گیارہ کروڑ کی تین بُلٹ پروف بی ایم ڈبلیو سائیکلیں، 11 کروڑ 51 لاکھ 14 ہزار 110 روپے مالیت کی تین بُلٹ پروف گاڑیاں گورنر کے پی کے لیے اور وہ بھی ٹینڈر کے بغیر۔ الیکشن سے پہلے سنا تھا وی آئی پی کلچر کا خاتمہ ہوگا۔ وزیراعظم اور گورنر ہاؤس گرا کر یونی ورسٹی بنائیں گے، وزرا کی فوج ظفر موج کے بجائے 17 افراد پر مشتمل کابینہ بنائیں گے۔

☆ صوبہ سندھ کے دارالحکومت کراچی میں بے نامی اکاؤنٹس کے بعد بے نامی گاڑیاں رکھنے کا انکشاف ہوا ہے، فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے گاڑیاں ضبط شروع کرنے کی تیاری کرلی۔ تفصیلات کے مطابق فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے بے نامی گاڑیوں کا ڈیٹا اکھٹا کرلیا ہے، تحقیقات میں ایک شخص کے نام پر 12 مہنگی گاڑیاں رجسٹرڈ ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ مذکورہ بے نامی مہنگی گاڑیوں میں 2 مرسڈیز، 2 پراڈو اور 2 بی ایم ڈبلیو، 1 کیڈیلک اور 5 کرولا گاڑیاں شامل ہیں۔ اس حوالے سے ایف بی آر کے بے نامی زون کراچی نے 20 بے نامی گاڑیوں کے کیسز درج کیے تھے جس کے بعد بے نامی ایجوڈیکیٹنگ اتھارٹی نے بے نامی زون کراچی کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ بے نامی گاڑیاں رکھنے والے افراد کے پاس 45 دن میں اپیل دائر کرنے کا موقع تھا تاہم بے نامی گاڑیوں کے کسی بھی مالک نے فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کی۔ اب بے نامی زون نے گاڑیاں ضبط شروع کرنے کی تیاری کرلی ہے اور اس کے لیے نیشنل ہائی وے موٹر پولیس، اینٹی کارلفٹنگ سیل اور پولیس سے مدد طلب کرلی ہے۔ تحقیقات کے مطابق 20 بے نامی گاڑیوں کی قیمت 20 کروڑ روپے کے قریب طے، بے نامی گاڑیوں کو ضبط کرنے کے بعد ان کی نیلامی کر کے ریونیو وصول کیا جائے گا۔

☆ 2020ء پاکستان میں ریکارڈ توڑ کرپشن کا سال ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کا انکشاف۔

برلن (آن لائن) بدعنوانی کے خلاف سرگرم بین الاقوامی تنظیم ٹرانسپیرنسی انٹرنیشل نے گلوبل کرپشن انڈیکس جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں کرپشن گزشتہ برس کے مقابلے میں بڑھ گئی، کرپشن کے لحاظ سے 180 ممالک کی فہرست میں پاکستان کا رینک 124 ہوگیا ہے۔ 2019ء میں کرپشن سے متعلق اس فہرست میں پاکستان کا رینک 120 تھا۔ سروے کے مطابق بہترین اسکور 100 پوائنٹس ہوتا ہے جب کہ کم ترین اسکور صفر شمار کیا جاتا ہے۔ صفر ایک انتہائی کرپٹ ملک یا شعبے کی نشاندہی کرتا ہے۔ کرپشن کے حوالے سے پاکستان کا اسکور 31 ہے اور گزشتہ سال 32 تھا۔ سال 2018ء میں پاکستان کا نمبر 33 اور 2017ء میں 32 رہا۔ پاکستان میں سب سے زیادہ کرپشن سال 2012ء میں رہی جب اسکور 27 پر آ گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کرپشن کے حوالے سے 80 ویں نمبر پر ہے۔ سب سے کم کرپشن نیوزی لینڈ اور ڈنمارک ہے جن کا نمبر 88 واں ہے۔ امریکا میں کرپشن بڑھی ہے، گزشتہ سال اس کا نمبر 69 تھا اور اس سال کی رپورٹ میں 67 ہوگیا ہے۔ سب سے زیادہ کرپشن افغانستان، یمن، شام، جنوبی سوڈان اور صومالیہ میں ہے۔ 2018ء کے ''کرپشن پرسپشن انڈیکس'' میں پاکستان کا اسکور 33 تھا جو 2019ء میں 32 ہوگیا۔ سال 2019ء میں ڈنمارک اور نیوزی لینڈ مشترکہ طور پر کم ترین کرپشن کے حامل ممالک رہے اور ان کا نمبر 87 واں تھا۔ صومالیہ، جنوبی سوڈان اور شام، فہرست میں سب سے نیچے تھے جہاں سب سے زیادہ بدعنوانی موجود تھی۔ چیئرمین ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان سہیل مظفر کا کہنا تھا کہ گزشتہ دو برس میں نیب نے کرپشن کے 365 اَرب روپے برآمد کرنے کا دعوی کیا لیکن اس کے باوجود پاکستان کا رینک 124 ہوا۔

☆ اووروں کو نصیحت، خود میاں فصیحت، عارف علوی کی سرکاری خزانے سے مہنگے ہوٹلوں میں شاہ خرچیاں، چھوٹے ملازمین کے لیے تمام سہولیت ختم۔

اسلام آباد (آن لائن) صدرِ مملکت عارف علوی نے اخراجات میں کفایت شعاری ظاہر کرنے کے لیے ایوانِ صدر کے چھوٹے ملازمین کے کئی الاؤنسز ختم کردیئے جب کہ خود عارف علوی اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اکثر رات کے اوقات میں سرکاری خزانے سے مختلف ہوٹلز پر کھانا کھانے جاتے ہیں، ایوانِ صدر کے ذرائع نے بتایا کہ رواں مالی سال کا ایوانِ صدر کا بجٹ 592 ملین روپے ہے اور ایوانِ صدر کے زیادہ تر اخراجات ملازمین پر پڑتے ہیں تاہم صدر عارف علوی نے گریڈ ایک سے 16 تک کے ملازمین پر چھری چلادی ہے اور ملازمین کی شادی یا ان کے عزیز و اقارب کے انتقال کے موقع پر ان کو 50 ہزار روپے گرانٹ ملتی تھی جو کہ صدر عارف نے بند کردی اس پر ملازمین نے شدید احتجاج کیا ہے۔ اسی طرح سابق صدر آصف زرداری کے دور میں ایک وقت کا کھانا مفت دیا جاتا تھا اب یہ کھانا بند کردیا گیا ہے۔ لیٹ بیٹھنے والے ملازمین کو ڈراپ کرنے کی سہولت بھی ختم کردی گئی ہے اور جو ملازمین تاخیر سے بیٹھ کر سرکاری امور انجام دیتے تھے ان کو ایک تن خواہ کے ساتھ اعزازیہ ملتا تھا وہ بھی ختم کردی گیا ہے، ایوانِ صدر میں کالونی میں رہنے والے چھوٹے ملازمین کی فلیٹ کی تزئین و آرائش بھی کئی سال سے نہیں ہوسکی اور اس کے لیے فنڈز کی کمی کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر کوئی تنظیم ایوانِ صدر میں فنکشن کرنا چاہتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اس تقریب پر چائے بسکٹ اخراجات خود برداشت کریں گے جب کہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا، دوسری طرف صدر عارف علوی اکثر اسلام آباد کے مختلف علاقوں میں ریسٹورنٹس پر کھانا کھانے جاتے ہیں اور اس کا بل سرکاری خزانے سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں جب ایوانِ صدر کے ترجمان اختر منیر سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے جواب دینے سے گریز کیا۔

☆ نالج از پاور: اس عنوان سے ایک انگریزی پوسٹ گاہے بگاہے پھیلائی جاتی ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ انکم ٹیکس آئی۔ ٹی۔ آر فائلر اگر کسی حادثے کا شکار ہو جائے تو حکومت اس کے لواحقین کو پچھلی تین ٹیکس ریٹرنز میں بتائی گئی ایوریج آمدنی کا دس گنا معاوضہ دینے کی پابند ہے، جو نارملی پچاس لاکھ تک بنتا ہے مگر لاعلمی کی وجہ سے اکثر لواحقین اس معاوضے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس بات کے قانونی حوالہ جات کیلئے موٹر وہیکل ایکٹ کا سیکشن نمبر 166 اور ہائیکورٹ کی اپیل نمبر 9858 آف SLP2013(c) کا فیصلہ پیش کیا گیا ہے۔

پہلی بات یہ کہ ہمارے ہاں انکم ٹیکس ریٹرن کو آئی۔ ٹی۔ آر نہیں کہتے، ہمارے قانون میں یہ انکم اسٹیٹمنٹ کہلاتی ہے، آئی۔ ٹی۔ آر بھارت میں کہتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہمارا موٹر وہیکل ایکٹ 1939 کا ہے جس میں کل سیکشن 124 کے قریب ہیں، اس کے بعد کچھ شیڈیولز آتے ہیں جن میں مختلف چیزوں کے پریسیڈنٹ طے کئے گئے ہوتے ہیں، اس ایکٹ کے تیرہویں شیڈیول میں حادثاتی موت کی کم پن سیشن ڈھائی لاکھ روپے متعین ہے، ٹانگ بازو ٹوٹنے کی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے، اس میں کوئی ڈسپیوٹ ہو تو اس کا فیصلہ ہائیکورٹ کے جج صاحب کے ذمے ہے، تاہم اس کلیم یا ڈسپیوٹ کیساتھ متوفی کی انکم ٹیکس ریٹرن کہیں بھی پیگڈ pegged نہیں ہے۔

تیسری بات یہ کہ بھارت کا موٹر وہیکل 1989 کا ہے جس کا سیکشن 166 کمپنسیشن کی بات تو کرتا

ہے لیکن اس میں بھی یہ کلیم آنجہانی کی انکم ٹیکس ریٹرن کیساتھ pegged نہیں ہے۔

چوتھی بات یہ کہ ہمارے جو کیس لاز ہوتے ہیں وہ پاکستان لاء جرنل، PLJ اور پاکستان لاء ڈائجسٹ، PLD میں چھپتے ہیں، یہاں SLPc نامی کوئی جرنل نہیں ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ مذکورہ اپیل نمبر 9858 کا ریفرینس پنجاب۔ ہریانہ مشترکہ ہائیکورٹ کی طرف لیڈ کرتا ہے اور اس کیس میں یہ عدالت کا اپنا فیصلہ تھا کہ کم پن سیشن کا تعین کس بنیاد پر کیا جائے تا کہ آنجہانی کی فیملی کو اچھا معاوضہ مل جائے لہذا انہوں نے متوفی کی ٹیکس ریٹرن میں بتائی گئی آمدنی کو بنیاد بنا کر دس گنا معاوضہ دینے کا حکم سنا دیا۔ یہ فیصلہ بالکل حق بجانب تھا کہ اگر ناقص حکومتی انتظامات کی وجہ سے ایک بندے کی جان چلی گئی ہے جو پانچ لاکھ روپے سالانہ کما تا تھا تو اب اس کے لواحقین کو اگلے دس سال تک سپورٹ کرنے والی رقم ملنی چاہئے لہذا انہیں پچاس لاکھ روپے دلوا دیئے گئے، بعد ازاں اس فیصلے کی بنیاد پر راجھستان اور کلکتہ وغیرہ میں بھی کچھ کیسز فائل ہوئے تا کہ اسی پیٹرن پہ معاوضہ دلوایا جا سکے۔ گزارش ہے کہ مذکورہ پوسٹ پاکستانی قانون کے متعلق بالکل نہیں ہے البتہ ہمارے اسمبلی ممبران کو چاہئے کہ یہاں بھی معاوضے کے قانون کو کچھ بہتر بنا دیں یا ہمارے جج صاحبان کو بھی ایسے بولڈ فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ حکومتیں اور ادارے ٹریفک اور سڑکوں کا نظام محفوظ بنانے پر مجبور ہوں۔

نوٹ: نالج از پاور والا محاورہ اپنی جگہ درست ہے مگر فیک نالج پاور نہیں ہوتا بلکہ الٹا شرمندگی کا باعث بھی بنتا ہے۔ جہاں کہیں مزکورہ پوسٹ نظر آئے وہاں یہ جواب پیسٹ کر سکتے ہیں۔

☆ پہلے تو رشوت کی اسمبلی کے ذریعے متفقہ تعریف ہونی چاہیے۔ رشوت ہے کون کون سی۔ جس کو ہم رشوت سمجھتے ہیں ہر سرکاری اور غیر سرکاری اس کو کمیشن کہتے ہیں اور وہ تنخواہ کی طرح اپنا حق سمجھ کے مانگ کر اور طے شدہ لیتے ہیں۔ جیسا کہ سرکاری ترقیاتی کاموں میں سب سے پہلے MPA اور MNA اپنا حصہ وصول کرتے ہیں یہ فنڈ چوں کہ ان کی صوابدید پر ہیں کہ وہ کس محکمہ (مثلا پبلک ہیلتھ، بلدیہ، ضلع کونسل یا پھر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ) کے ذریعے اپنے حلقہ کے کام کروانا چاہتا ہے جس محکمہ کے سربراہ سے بہتر ڈیل ہوگی اس محکمہ میں وہ اپنے فنڈ ریلیز کروا دیتا ہے۔ یہ ڈیل کم از کم دس فی صد ہوتی ہے رشوت کی پہلی سیڑھی ایک لاکھ کا نوے ہزار رہ گیا۔ باقی پھر متعلقہ محکمہ نے ہاتھ دکھانا ہے۔ بغیر ٹینڈر پول دو فی صد، انجینئر تین فی صد، سب انجینئر تین فی صد، اکاؤنٹس پرانچ دو فی صد، چیف آفیسر دو فی صد۔ جنہوں نے آڈٹ کرنا ہے وہ بھی دو فی صد لیکر ڈھپی لگا دیتے ہیں۔ مختصر یہ سب کچھ ملا کر تقریبا 30 سے 35 فی صد بنتا ہے لاکھ میں سے 65 سے 70 ہزار بچے اب باری ہے ٹھیکے دار۔ اس نے اس میں سے باقی کام مکمل کرنا ہے اور اور گالیاں اس کو بچت میں ملے گی اور یہ سب کچھ ٹھیکے دار کے اکاؤنٹس سے نکل کر سب کو تقسیم ہوگا۔ مال کھانے کا بڑا زبردست طریقہ ہے کوئی بھی پکڑا نہیں جا سکتا قانونی طریقہ سے بل کے ذریعے باقاعدہ چیک خزانہ سے پاس ہو، انہوں نے بھی چیک کی رقم کے حساب سے اپنا حصہ وصول کیا اور یہ وزیر اعظم سے لیکر چپراسی تک سب کو پتہ ہے کوئی میں نے انکشاف نہیں کیا اور یہ جتنے نیب کے کیس چل رہے ہیں ہوتے لیول پر کمیشن ہائی لیول پر کک بیک مقدس نام دے رکھا ہے اس لیے کوشش کے باوجود ثابت کرنا مشکل ہے۔ سڑک ایک سال کے

بعد ٹوٹے نہ تو اور کیا ہو کل خبر چل رہی تھی جلال پور جٹاں ایک سال کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگی۔ شکریہ

☆ اقتدار کے لیے سوچی نے روہنگیائی مسلمانوں سے ناانصافی کی مگر .... میانمار یعنی برما پر ایک بار پھر فوج قابض ہوگئی ہے۔ فوجی آمروں نے منتخب حکومت کی، جسے جمہوری حکومت کہا جاتا تھا، بساط لپیٹ دی ہے، اس پر ساری دنیا میں شدید ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے فوج نے جس حکومت کو اقتدار سے بے دخل کیا ہے، وہ انصاف کی ڈگر پر چلتی رہی تھی، اور اس حکومت کی کرتا دھرتا، آنگ سان سوچی، جسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ حراست میں لینے کی خبر ہے، وہ، انصاف کی دیوی تھی!! سچ یہ ہے کہ فوجی آمروں نے جمہوری آمروں کی حکومت پر قبضہ کیا ہے، اور وہ آنگ سان سوچی جو کبھی جمہوریت کی علمبردار کہلاتی تھی، اور جسے نوبل پرائز برائے امن دیا گیا تھا، فوج کی سابق حکومت کے مقابلے روہنگیا مسلمانوں کے لیے کہیں زیادہ ظالم ثابت ہوئی تھی۔ بات کچھ عجیب مگر سچ ہے کہ سوچی پندرہ برسوں تک اپنے گھر میں نظر بند رہ کر فوجی آمروں کے خلاف ڈٹی رہی اور میانمار کو جمہوریت کی راہ پر ڈالنے کی جدوجہد کرتی رہی، لیکن جب وہ کامیاب ہوئی اور اس کی پارٹی این ایل ڈی نے الیکشن میں جیت حاصل کی اور اس کی حکومت بنی، تب اس نے خود جمہوری راہ سے ہٹ ظلم و جبر کو جائز قرار دیا۔ 2017ء میں میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی کو دنیا فراموش نہیں کر سکتی ہے۔ لاکھوں روہنگیائی مسلمان بنگلہ دیش میں آج بھی پناہ گزین ہیں۔ بھارت میں ان کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، دنیا کے دیگر کئی ممالک میں بھی یہ مہاجر کی شکل میں پائے جاتے ہیں، کیونکہ انہیں ان کی زمین سے بے دخل کر دیا ہے۔ سوچی سے جمہوری حکومت کے قیام کے بعد روہنگیا اقلیت کا مسئلہ حل کرنے کی امید تھی، مگر معاملہ مزید سنگین ہو گیا۔ آج ہیگ کے عالمی کورٹ میں روہنگیائی مسلمانوں کے معاملہ پڑا ہوا ہے، اس کی ایک سماعت کے دوران سوچی نے روہنگیا مسلمانوں کو اقلیت ماننے تک سے انکار کیا تھا اور ان کے لیے غیر قانونی تارکین وطن، مہاجر اور دہشت گرد کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ ساری دنیا نے سوچی پر تھوتھو کی تھی، ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سوچی کو ضمیر کی سفیر کا حقدار ٹھہرایا تھا جسے اس نے واپس لے لیا۔ جس حکومت کے لیے سوچی نے حق اور انصاف پر مبنی اصولوں سے روگردانی کی وہی حکومت آج سوچی کے ہاتھ سے چھن گئی ہے۔ عزت راس نہیں آئی کیونکہ ذلت نصیب میں تھی۔ اللہ کے فیصلے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہم میانمار کے فوجی قبضہ کی حمایت نہیں کرتے، یہ قابضین بھی ظالم ہیں، ہم اس فوجی قبضے کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن ہم جمہوریت کے نام پر ایسی حکومت کو بھی درست نہیں مانتے جو بیقصور اقلیتوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے۔ میانمار میں حقیقی معنوں کی جمہوری حکومت کی، جو روہنگیا اور دیگر اقلیتوں کو ان کے جمہوری حقوق دے، ضرورت ہے۔ ساری دنیا وہاں ایسی حکومت کے قیام پر زور دے۔

☆ ویل ڈن نازشاہ: آج برطانوی پارلیمنٹ نے تاریخی مجسموں کی حرمت کا قانون پاس کیا۔ حال ہی میں چرچل اور دیگر تاریخی شخصیات کے مجسموں کی بے حرمتی کی گئی تھی اور مختلف مقامات پر ان مجسموں کو اتارنے اور برقرار رکھنے کے حوالے سے خوب بحث جاری ہے۔ آکسفورڈ اور کیمبرج جیسی یونی ورسٹیوں میں خوب بحث مباحثہ اور مظاہرے جاری ہیں کیوں کہ یونی ورسٹیوں کو لاکھوں پاؤنڈز عطیہ کرنے والے کچھ نامی گرامی لوگ غلاموں کی تجارت میں ملوث نکلے ہیں۔ بلیک لائیوز میٹر کی مہم کے دوران کافی سارے

تاریخی مجسموں کی بے حرمتی کی گئی جس کے تدارک کے لئے برطانوی پارلیمنٹ میں بل پیش کیا گیا کہ ان مجسموں کی بے حرمتی کو جرم قرار دیا جائے۔اس جرم کی سزا حیران کن طور پر دس سال تجویز کی گئی ہے کیوں کہ اس توہین سے قوم کی تاریخی، سماجی اور ثقافتی اقدار مسخ ہوتی ہیں اور ان کو جذباتی صدمے سے گزرنا پڑتا ہے۔
کورونا وائرس کی وجہ سے گزشتہ ایک سال سے برطانوی پارلیمنٹ میں مختصر تعداد میں پارلیمنٹیرین جسمانی طور پر موجود ہوتے ہیں جب کہ باقی ورچوئلی شریک ہوتے ہیں۔ چند گھنٹے قبل بریڈفورڈ سے ممبر پارلیمنٹ اور ہماری دوست ناز شاہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں اپنے خطاب کی یہ وڈیو بھیجی ہے جس میں انہوں نے کمال نکتہ اٹھایا ہے۔ناز شاہ نے زور دیا ہے کہ یہی وہ مؤقف ہے جو دیگر دنیا کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں سمجھنا چاہیے۔اگر سنگ وخشت اور فولاد سے بنے مجسموں کی بے حرمتی ایک جرم ہے تو دنیا کے اربوں مسلمان جب دریدہ دہنی اور گستاخی کے بارے میں معترض ہوتے ہیں تو ان کے جذبات کو بھی سمجھا جانا چاہیے۔دو اَرب مسلمانوں کے لئے محمد ﷺ کی ذات مقدس سے بڑھ کر کوئی ذات نہیں، تبھی وہ کارٹون نہیں بنائے جاسکتے جنہیں آزادی اظہار کے پیرائے لپیٹا جاتا ہے۔انہوں نے اس موقع پر شہرہ آفاق برطانوی مصنف جارج برنارڈشا کا حوالہ بھی دیا جس نے کھل کر کہا تھا کہ محمد ﷺ کی ذات گرامی دنیا میں بے مثال ہے اور انہوں نے انسانی سوچ اور معاشرت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔اس موقع پر انہوں نے حضرت عیسیٰ، مہاتما بدھ، گرونانک اور دیگر تاریخی اور مذہبی شخصیات کی حرمت کی طرف بھی توجہ دلائی۔ (عارف انیس)

☆ کیا یہ واقعی اناڑی تھا؟ یہ کیسا اناڑی تھا جس نے راتوں رات 12 ایکڑ پر گردوارا تعمیر کر دیا، یہ کیسا اناڑی تھا جس نے سالوں سے لٹکا آسیہ ملعونہ کا کیس چند دنوں میں نمٹا کر اسے ملک سے فرار کروا دیا، یہ کیسا اناڑی تھا جس نے بنا پیش ہوئے اپنی بہن کی اربوں کی جائیداد 3 کروڑ میں لیگل کروالی، یہ کیسا اناڑی تھا جس نے اپنے انویسٹر بزنس میں دوستوں کو پاکستانی قوم کا 300 ارب معاف کر دیا، یہ کیسا اناڑی ہے جو 25 ارب میں بنی میٹروبس کی انکوائری تو کرواتا ہے لیکن 120 ارب کی ناکام BRT پر خاموش ہے، یہ کیسا اناڑی تھا جس کے ہر انویسٹر نے قوم کا اربوں روپیہ لوٹ لیا . چینی آٹا دوائی ماسک کرونا ہر چیز میں اور آج بھی یہ لوگ نہ صرف پارٹی کا حصہ ہیں بلکہ پارٹی میں کسی کو جرات نہیں ان کے خلاف بات کرے، یہ کیسا اناڑی ہے جو غریب کا ڈھابہ تو ڈھا دیتا ہے لیکن اپنے 300 کنال کے محل کے لیے نیا قانون بنالیتا ہے، یہ کیسا اناڑی ہے جو پاکستان بننے سے قبل کی بنی ہوئی مسجد تو گرا دیتا ہے لیکن ساتھ ہی مندر کے لیے سرکاری زمین دے دیتا ہے، یہ کیسا اناڑی ہے جس کے ہر فیصلے سے اس کی اپنی ذات اور اپنے دوستوں کا ہی فائدہ ہوا ،اگر یہ پاگل تھا تو کوئی ایک پاگل پن عوام کے حق میں بھی جاتا؟؟؟ نہیں جناب نہیں، وہ اناڑی نہیں ہے، کھلاڑی ہے . یہ وہی کر رہا ہے جس کام کے لیے اسے لایا گیا ہے۔

☆ سائنس ہمیں کہاں سے کہاں لے آئی...... پہلے:- وہ کنویں کا میلا اور گدلا پانی پی کر بھی 100 سال جی لیتے تھے......اب:- نیسلے اور پیور لائف کا خالص شفاف پانی پی کر بھی چالیس سال میں بوڑھے ہو رہے ہیں...... پہلے:- وہ خریش دیسی گھی کھا کر اور سر پر سرسوں تیل لگا کر بڑھاپے میں بھی محنت کر لیتے تھے......اب:- ہم ڈبل فلٹر اور جدید پلانٹ پر تیار کوکنگ آئل اور گھی میں پکا کھانا کھا کر جوانی میں ہی ہانپ رہے ہیں...... پہلے:- وہ ڈلے والا نمک کھا کر بیمار نہ پڑتے تھے......اب:- ہم آیوڈین والا نمک کھا کر ہائی اور لو بلڈ پریشر کا شکار ہیں...... پہلے:- وہ نیم، ببول، کوئلہ اور نمک سے دانت چمکاتے تھے اور 80 سال کی عمر تک بھی چبا چبا کر کھاتے تھے......اب:- کولگیٹ اور ڈاکٹر ٹوتھ پیسٹ والے روز ڈینٹیسٹ کے چکر لگاتے ہیں...... پہلے:-* صرف خود آٹا اپنے ہاتوں سے پسائی کرتے تھے۔اور اسی پسائی کے آٹے کے روٹی کھا کر فٹ رہتے تھے......اب:- اب برگر، چکن کڑاہی، شوارمے، وٹامن اور فوڈ سپلیمنٹ کھا کر بھی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ پہلے:- لوگ پڑھنا لکھنا کم جانتے تھے مگر جاہل نہیں تھے. اور ان میں ایمانداری تھیں......اب:- ماسٹر لیول ہو کر بھی جہالت کی انتہا پر ہیں۔ پہلے:- حکیم نبض پکڑ کر بیماری بتا دیتے تھے...... اب:- سپیشلسٹ ساری جانچ کرانے پر بھی بیماری نہیں جان پاتے ہیں...... پہلے:- وہ سات آٹھ بچے پیدا کرنے والی مائیں، 80 سال کی ہونے پر بھی کھیتوں میں کام کرتی تھی......اب:- پہلے مہینے سے ڈاکٹر کی دیکھ بھال میں رہتے ہوئے بھی بچے آپریشن سے ہوتے ہیں...... اور دو بچوں کے بعد دی اینڈ۔ پہلے:- کالے پیلے گڑ کی میٹھائیاں ٹھوس ٹھوس کر کھاتے تھے......اب:- مٹھائی کی بات کرنے سے پہلے ہی شوگر کی بیماری ہو جاتی ہے...... پہلے:- بزرگوں کے کبھی گھٹنے نہیں دکھتے تھے......اب:- جوان بھی گھٹنوں اور کمر درد کا شکار ہیں...... پہلے:- 100 واٹ کے بلب ساری رات جلاتے اور 200 واٹ کا ٹی وی چلا کر بھی بجلی کا بل 200 روپیہ مہینہ آتا تھا...... اب:- 5 واٹ (5watts) کا ایل ای ڈی انرجی سیور اور 30 واٹ کے LED ٹی وی میں 2000 فی مہینہ سیکم بل نہیں آتا۔ پہلے:- خط لکھ کر سب کی خبر رکھتے تھے...... اب:- ٹیلی فون، موبائل فون، انٹرنیٹ ہو کر بھی رشتے داروں کی کوئی خیر خبر نہیں۔ پہلے:- غریب اور کم آمدنی والے بھی پورے کپڑے پہنتے تھے......اب:- جتنا کوئی امیر ہوتا ہے اس کے کپڑے اتنے کم ہوتے جاتے ہیں۔سمجھ نہیں آتا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیوں کھڑے ہیں؟ کیا کھویا کیا پایا؟ سائنس ہمارے لئے رحمت ہے یا زحمت؟

☆ پہلے کپڑے سستے مل جاتے تھے......مگر جسموں کو بخوبی ڈھک لیتے تھے......اب کپڑے جتنے مہنگے ہو گئے ہیں...... بدن اتنے ہی ننگے ہونے لگے ہیں......اگر آپ کی قمیض میں پیوند لگا ہو تو آپ غریب ہیں...... لیکن اگر آپ کی جینز گھٹنوں سے پھٹی ہو تو امیر......آپ کو خراب اردو آتی ہے تو آپ تعلیم یافتہ ہیں......مگر خراب انگلش آتی ہو تو جاہل......آپ سادگی کو ترجیح دیتے ہیں تو پینڈو ہیں......اگر فیشن کے نام پر اوٹ پٹانگ چیزیں پہن لیں تو ماڈرن......انہی خود ساختہ اسٹینڈرڈز کے چکروں میں نہ ہم ہنس بن سکے نہ کوے...... نہ تیتر رہے نہ بٹیر......(خدیجہ افضل مبشرہ)

☆ ٹی وی دیکھتے ہوئے میری نظر سے ایک کمرشل گزرا جس میں ایک ڈاکٹر کھلے دودھ کے نقصانات بتا کر اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی لسٹ بنا کر عوام کو ڈرا رہا ہے اور بے وقوف بنا رہا ہے اور ساتھ ساتھ پیک شدہ برانڈڈ دودھ کی تعریفوں کے پل باندھ رہا ہے۔گزارش ہے کہ دنیا خوراک کے حوالے سے خصوصاً مصنوعیت ترک کر کے قدرتی چیزوں کی طرف جا رہی ہے۔ برائلر کھانے والے دیسی مرغ، چینی استعمال کرنے والے گڑ، بناسپتی گھی والے خالص تیل اور دیسی گھی کے استعمال کی ترغیب دیتے نظر آ رہے

ہیں۔ آرگینک فوڈ کا چرچا ہر طرف ہو رہا ہے لیکن پاکستان میں پیسے کمانے والی دودھ کی مشینیں اس پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ کھلا دودھ زہر ہے۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ ان کے پراپیگنڈے میں بالکل نہ آئیں۔ پاکستان میں زیادہ تر ڈبے کے دودھ والی کمپنیاں دیہی سطح سے یہی دودھ خرید کر اس میں سے چکنائی نکال کر اور دودھ کو لمبے عرصے کے لیے محفوظ کرنے کے لیے کیمکلز ملا کر آپ کو مہنگے داموں پہ زہر بیچتی ہیں۔ ایک لاکھ لیٹر دودھ خریدنے والی کمپنی پانچ لاکھ لیٹر دودھ بیچ رہی ہوتی ہیں۔ باقی کا چار لاکھ لیٹر کہاں سے آیا اور وہ کیا ہوگا؟ اس سے آپ بخوبی ان کے معیار کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ باقی کا زائد دودھ یہ فیکٹریاں اور ان کے کارندے سنیل کی بھینسوں سے حاصل کرتے ہیں۔ مزید بتاتا چلوں کہ جعلی دودھ بھی بازار میں کھلا سرعام اتنا فروخت نہیں ہوتا جتنا یہ فیکٹریاں خرید کر پیک کر کے بیچتی ہیں اور ایسے اشتہار انہی کمپنیوں کے حرام کی کمائی کے پیسے سے چلتے ہیں جن کا کاروبار عدالتوں کے گزشتہ فیصلے سے متاثر ہوا اور کھلے خالص دودھ سے مزید متاثر ہونے کا خدشہ بھی ہے لہذا کوشش کریں اپنے علاقے کے مطابق کسی بھی قابل اعتبار آدمی سے کھلا دودھ لیں اور گرم کر کے استعمال کریں جو کہ ان ڈبے کے دودھ سے ہزار گنا بہتر ہے۔

☆ ٹی وی پر ڈرامہ چل رہا ہوتا ہے، ہیرو دکھ میں سگریٹ پی رہا ہے، پٹی چلتی ہے، سگریٹ پینا صحت کے لیے نقصان دہ ہے، ڈرامہ آگے چلتا ہے، ایک عورت خاوند سے چھپ کر افیئر چلا رہی ہے، پٹی نہیں چلتی کہ خاوند/ بیوی کو دھوکا دینا گناہ ہے، ایک مرد دوسرے کی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے، پٹی نہیں چلتی کہ دوسرے مسلمان کی عزت تم پر حرام ہے، کردار جھوٹ بولتے ہیں، پٹی نہیں چلتی کہ جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے، شادی میں مرد وعورت لپٹ کر ناچ رہے ہیں، پٹی خاموش ہے، کیا ہمارے معاشرے کو سگریٹ سے شراب نوشی سے خطرہ ہے......؟ باقی سب جائز ہے؟

☆ مہنگائی کا رونا رونے والے صرف اورنج ٹرین کا معاہدہ پڑھ لیں، قرض کی اصل رقم کو چھوڑیں صرف سود 6 ارب 28 کروڑ سالانہ 2036ء تک دینا ہے۔

☆ شیخ رشید کی 15 ویں اور حفیظ شیخ کی 5 ویں، عمر ایوب فیملی کی 7 ویں، خسرو بختیار کی فیملی کی 6 ویں وزارت ہے جب کہ پاکستان کو برباد پچھلی حکومت نے کیا۔

☆ چوری کے کیس میں باعزت بری کر دیا جانے والا مجرم عدالت کی پارکنگ میں کھڑی بائیک لے اڑا۔

☆ 5 لٹر کوکنگ آئل کی قیمت کم ہو کر صرف 1580 روپے پر آ گئی یہ قیمت تین سال پہلے گزشتہ حکومت کی کرپشن کی وجہ سے 850 روپے کی بلند ترین سطح پر تھی

، پاکستان کے 30 مشہور یک سطری ہر دلعزیز لطیفے:

1۔ شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ (2) اہل کاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ (3) تحقیقاتی کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ (4) دہشتگردوں کو ملک کا امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ (5) طالبان نے ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ (6۔) اس میں ''را'' اور ''خاد'' ملوث ہیں۔ (7) دشمن ہماری شرافت کو ہماری کمزوری نہ سمجھے۔ (8) کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ (9) انکوائری کی جائے گی۔ (10) کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ (11) دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے۔ (12) فوج کا سیاست

سے کوئی تعلق نہیں۔ (13) نوٹس لے لیا گیا ہے۔ (14) اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ (15) کرپشن ختم کر کے لوٹی دولت واپس لائیں گے۔ (16) یہ واقعات سی پیک کے خلاف سازش کا حصہ ہیں۔ (17) ہر صورت میں میرٹ قائم رکھا جائے گا۔ (18) غریب کو اس کی دہلیز پر انصاف ملے گا۔ (19) سول اور ملٹری قیادت ایک پیج پر ہے۔ (20) اداروں کو اپنے اپنے دائرے میں کام کرنا چاہئے۔ (21) آئین سے کوئی بھی ماورا نہیں ہے۔ (22) قوم بیرونی دشمنوں کے خلاف متحد ہے۔ (23) دہشت گردوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔ (24) وزیراعظم عوام میں گھل مل گئے۔ (25) سب سے پہلے آپ نے گھبرانا نہیں ہے۔ (26) ملکی دفاع محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ (28) میڈیا مکمل طور پر آزاد ہے۔ (29) اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ (30) قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

☆ دنیا 2021ء میں اور ہم 1921ء میں جی رہے ہیں۔ آپ صرف ایک ڈرائیونگ لائسنس پر ہی امریکا سے یورپ کا ویزا لگوا سکتے ہیں۔ اربوں ڈالر کا کاروبار کر سکتے ہیں کمپنی کھول سکتے ہیں۔ یہاں پاکستان میں ایک بجلی کا میٹر لگوانا ہو تو پہلے اپنا شناختی کارڈ، پھر جائیداد کے کاغذات لاؤ پھر ایک درخواست لکھو پھر ایک اسٹام پیپر لکھوالاؤ پھر زمین کے کاغذات کی نمبر دار سے تصدیق کراؤ پھر ایک گواہ کا شناختی کارڈ اور 50 صفحات پر اس کے دستخط لو، پھر پڑوسی کا بل بھی ساتھ لگاؤ، یہ صرف میٹر کی بات نہیں ہر محکمے کا یہی حال ہے، یہ ہیں وہ لعنتیں اور غلاظتیں جو اس ملک پر پڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکتا۔ پھر پڑوسی کا بل بھی ساتھ لاؤ، یہ صرف میٹر کی بات نہیں بلکہ ہر محکمے کا یہ ہی حال ہے۔ یہ وہ لعنتیں اور غلاظتیں ہیں جن کی وجہ سے یہ ملک ترقی نہیں کر پا رہا۔ زندہ انسانوں کے ساتھ یہ حال نہیں بلکہ مردہ لوگوں کو بھی ان گھٹیا سسٹم نے نہیں چھوڑا؟ اگر کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کی جائیداد اور بینک میں پڑی رقم کو وارثین تک منتقل کرنا ایک عذاب سے کم نہیں۔ اگر مرحوم کے اکاونٹ میں ایک لاکھ روپے سے کم ہوں تو عام طور پر لوگ اُس رقم کو کلیم ہی نہیں کرتے کیونکہ اس پروسس کو پورا کرنے کے لیے ایک پہاڑ جیسی فارمیلٹیز ہیں جیسا کہ وکیل کی فیس تیس ہزار، ڈیتھ سرٹیفکیٹ اور اس کی فیس، تمام اولاد اور وارثوں کے تصدیق شدہ شناختی کارڈ، وکیل کا پاور آف اٹارنی اور اس کی فیس، وارثین کا پاور آف اٹارنی اور اس کی فیس، پھر کیس کا فائل ہونا اور مشکل سے ڈیٹ ملنا۔ پھر وارثین کی الگ الگ کورٹ میں اسٹیٹمنٹ جو جج کے کمرے میں ریکارڈ کروائی جاتی ہے۔ پھر جج کا ریڈر آپ کے فوٹوز لیتا ہے۔ پھر اسٹیٹمنٹ لکھنے والا ایک ہزار روپیہ فی اسٹیٹمنٹ چارج کرتا ہے۔ پھر خدا خدا کر کے اگلی تاریخ ملتی ہے بشرط جج چھٹی پر نہ ہو یا کورٹ میں ہڑتال نہ ہو۔ پھر جج تاریخ دے کر ایک عدد گارنٹی مانگتا ہے جو کہ کم از کم چار لاکھ سے پانچ لاکھ کی ہونی چاہیئے۔ گارنٹر کورٹ حاضر ہوتا ہے اور اپنی جائیداد یا گاڑی کے پیپرز دکھاتا ہے اور شناختی کارڈ کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں کلیم کرنے والے کو جانتا ہوں۔ پھر کورٹ ایک'' آرڈر'' جاری کرتا ہے کہ آپ بینک جا کر پیسے لے سکتے ہیں۔ یہ پراسس کو تقریباً چار ماہ تک لگ سکتے ہیں۔ بات یہاں ختم نہیں ہوتی اب بینک کی رنگ بازی باقی رہتی ہے، بینک اب یہاں کلیم کرنے والے کو نادرہ سے FRC نکلوا کر لانے کا کہتا ہے اور سب وارثین کے شناختی کارڈ

کسی کونسلر سے تصدیق کرواکرلانے کو کہتا ہے۔ پھرایک درخواست لکھی جاتی ہےاور کئی ما؟ بعد مرنے والے کے پیسے اُس کے وارثین کو دیے جاتے ہیں۔ میری اس تحریر کو کوئی جج کا وکیل پڑھ رہا ہو تو وہ ہی اس کو سمجھ سکتا ہے، اگر کوئی بندہ میری اس پوسٹ کو تسلیم نہیں کرتا تو اسکا مطلب یا تو وہ بے وقوف ہے یا اُس کو کبھی پاکستان کی کورٹ کچہری سے واسطہ نہیں پڑا۔ مساجد کن پیسوں سے چلتی ہیں، فنڈنگ کہاں سے کیسے اور کون بھیجتا ہے، پیسہ کہاں خرچ ہوتا ہے حساب دینا ہوگا، مساجد کا ریکارڈ مرتب کرنے کا فیصلہ، تمام ریکارڈ ایف اے ٹی ایف کو بھیجا جائے گا!!! جعلی ڈومیسائل اور دستاویزات کا ایک اور کیس!!! بوگس بھرتی ہونے والے اندرون سندھ میں تعینات 99 یو سیز سیکریٹریز کو عہدوں سے فارغ کردیا گیا!! کئی سال تک ان افسران نے مراعات، تنخوائیں لی اور دوسروں کا حق مارا!!! کیا عہدے سے ہٹانا کافی!!! کوئی کارروائی ہوگی!!!!

محکمہ خزانہ میں پینشن رقم میں خرد برد، نیب تحقیقات میں پیش رفت!!! سابق اکاؤنٹ افسران کے بیانات کے بعد مزید نام سامنے اگئے!! رقم کیسے منتقل کی جاتی تھی طریقہ کار بتادیا!!! کیا لوگ ہیں یہ لوگ!!!!

☆ ایک اور ڈاکا : کراچی والوں کے حق پر ایک اور ڈاکا آپ سندھ حکومت کی سیاسی چالوں پر حیران ہوں گے۔ وفاقی وزیر داخلہ کی کراچی آمد سب سے اہم ایشو جس نے وفاقی حکومت کو بھی ہلا کر رکھ دیا، سندھ حکومت گذشتہ تین سالوں سے ایک بہت ہی خطرناک کھیل کھیلنے میں مصروف تھی۔ اس نے پہلے مرحلے میں کراچی میں اضلاع کی تعداد بڑھائی اور اب نادرا قومی شناختی کارڈ کا ادارہ جس میں اپنے منظور نظر افسران و عملہ متعین کر کے ان سے اندرون سندھ کے لاکھوں افراد کا کراچی کے مختلف اضلاع کے پتے پر جعلی شناختی کارڈز کا اجرا کروایا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری تھا کہ وفاقی حکومت کو کسی کراچی کے خیر اندیش نے اطلاع کردی جس کی وجہ سے وفاقی حکومت کے کہنے پر انٹیلی جنس اداروں نے سندھ کے مختلف اضلاع سے نادرا کے افسران وعملہ کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کرلیا ہے یہ ایک بہت بڑی سازش کے تحت کراچی کی آبادی کو اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کرنا ہے جس کے بعد ڈومیسائل اور پھر پی آر سی بنا کر ان لوگوں کو مستقل بنیادوں پر کراچی کا باشندہ ظاہر کرنا ہے اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو عرصہ دراز سے کراچی کے کوٹہ پر جعلی ڈومیسائل کے ذریعہ سے قابض ہیں۔ اس سے حکومت سندھ کو دو فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک تو وہ کراچی میں جعلی ڈومیسائل کے حامل افراد کو مستقل کر سکے گی۔ دوسرا کراچی کے مقامی اکثریتی آبادیوں کو اقلیتی آبادیوں میں تبدیل کر کے ساری عمر کراچی کی مقامی سیٹوں پر بھی اپنا قبضہ جمع لے گی۔ جب وفاقی وزیر داخلہ نے کراچی میں پریس کانفرنس کی تو بڑے سخت لہجہ میں نادرا کراچی کے بڑے افسران کی بے ضابطگی کا ذکر کرتے ہوئے انہیں ان کے عہدے سے فارغ کرنے کا اعلان بھی کیا تھا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کراچی کی وہ قیادت جو مسلسل راتوں کو جاگ جاگ کر کراچی کی عوام کے مسائل کو حل کرنے کا دعویٰ تو کرتی ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ وہ یا تو سندھ کے حکمرانوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں یا پھر حسب دستور کراچی کا سودا فرما چکے ہیں۔ میری کراچی کے اسٹیک ہولڈرز اور کراچی کا درد رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ اس سنگین مسئلہ پر بعد از تحقیق فوراً ایکشن لیں ورنہ وفاقی حکومت اور سندھ حکومت نورا کشتی کرتے ہوئے کوٹہ سسٹم کی طرح اس مسئلہ پر بھی کراچی والوں کے حقوق پر ڈاکا نہ ڈال لیں۔ اس ایشو سے عام عوام کی نظر ہٹانے کے

لئے پہلے اندرون سندھ کے علاقوں میں ڈاکوں اور پھر پانی کی غیر منصفانہ تقسیم کا رونا رویا گیا۔ (جمال مصطفیٰ)

☆ کراچی پر قبضہ کرنے والوں کی ایک اور کاری ضرب!!! سندھ حکومت کا کرپشن کے بادشاہ ڈی جی ایس بی سی اے کے ساتھ ملکر پہلے ایس بی سی اے میں اٹھارہ ٹاؤن کو ختم کر کے ڈسٹرکٹ سطح پر نظام رائج کر دیا!! پھر رات گئے سات من پسند افسران کو ساتوں ڈسٹرکٹ میں تعینات کروا دیا!!! اسکے بعد اس شہر کے قابل اور کئی سینئیر افسران کو عہدے سے فارغ کر دیا گیا اور اب انھیں نوکریوں سے فارغ کر کے کنٹریکٹ پر دو سال کے لیے ملازمین کو بھرتی کرنے کا شاتر پلان بنایا جارہا ہے!!! تاکہ مرضی کے فیصلے، غیر قانونی تعمیرات، کرپشن کا بازار گرم رکھا جاسکے!!! کراچی والوں اور شہری سندھ کے باسیوں اور افسران کے خلاف ایک اور متعصّبانہ فیصلہ!! کیا اب بھی کوءء آواز نہیں اٹھائے گا!!! یا سب ستو پی کر خاموش رئیں گے!!!

☆ جس ملک میں ریٹائرڈ افسران کو دوبارہ دوبارہ نوکریاں دی جائیں گی تو اس ملک کے ڈگریاں تھامے نوجوان چور اور ڈاکو ہی بنیں گے۔

☆ کیا واقعی پاکستان کو بھیک مانگنا زیب دیتا ہے؟؟؟ پاکستان دنیا کا دوسرا بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا دوسرا بڑا دالیں پیدا کرنے والا، تیسرا بڑا چنے پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا تیسرا بڑا گوشت پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا چوتھا بڑا کاٹن پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا پانچواں بڑا کھجور پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا پانچواں بڑا گنا کماد پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا نواں بڑا گندم پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا آٹھواں بڑا چاول پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا چھٹا بڑا تمبا کو پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا چوتھا بڑا پیاز، چھٹا بڑا بھنڈی اور نواں بڑا پالک پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا دوسرا بڑا آڑو، چوتھا بڑا امردو، پانچواں بڑا آم اور چھٹا بڑا مینگو اسٹیم پیدا کرنے والا ملک، دنیا کا آٹھارواں بڑا بادام اور سولہواں بڑا پستہ پیدا کرنے والا ملک۔ اس کے باجود بھی اگر ہمارے بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں، کھانے کی ضروری اشیاء غریب کی پہنچ سے دور ہیں تو اس میں آپ کے کرپٹ حکمرانوں کا قصور ہے۔ آپ کے ناقص سسٹم کا قصور ہے۔

☆ راول پنڈی کے فیصل نامی شخص نے وزیر اعظم ہاؤس کے سامنے خود پر تیل چھڑک کر آگ لگا کر خود کشی کرلی۔ بتایا جارہا ہے کہ فیصل کئی روز سے وزیر اعظم ہاؤس کے چکر کاٹ رہا تھا۔ بھوک اور غربت سے تنگ آ کر خودکشی کی گئی۔ یہ سڑک پر جلا ہوا جسم فیصل کا نہیں بلکہ پاکستانی حکومت اور ہم سب کا ہے۔

☆ حکومت وقت کے موٗنھ پر زوردار طمانچہ : اربوں روپے کے پروجیکٹ بنانے والے شرم سے ڈوب مرو۔ انتہائی افسوس ناک خبر۔ بہاول پور شہر میں میاں اور بیوی نے مل کر پہلے دونوں بچوں کو زہر دیا، ان کو مار کر خود بھی زہر پی لیا، ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کرائے کے مکان میں رہتے تھے، میاں بیوی کام نہ ملنے کی وجہ سے پچھلے تین ماہ سے کرایا نہیں دے سکے تھے۔ مکان مالک نے گھر خالی کرنے کا کہہ رکھا تھا۔ اوپر سے 17,500 روپے بجلی کا بل واپڈا والوں نے بھیج دیا، بجلی میٹر اوتار کر لے گئے اور بچوں نے دودھ لانے کی ضد کی۔ میاں بیوی نے بچوں سمیت اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ ذرائع۔ ان کی موت کا ذمہ دار کون؟

☆ دو ہفتے پہلے مجھے سینٹر بنا رہے تھے تب میری کارکردگی بہتر تھی اب کیا ہو گیا۔ حفیظ شیخ کا وزیر اعظم کو فون

☆ کرونا صرف غریب عوام کے گھروں میں، مسجدوں میں، مدرسوں میں، اسکولوں پایا جاتا ہے۔ یہ

ہندوستان میں ہولی کے مناظر نہیں ہیں بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کیپیٹل میں موجود قائداعظم یونی ورسٹی کے مناظر ہیں اور یہ ہولی منانے والے ہندو نہیں بلکہ مسلمان ہیں، یہ اس قوم سے اظہار یکجہتی ہے۔

☆ استاد کا احترام: ایک دفعہ ابن انشاء ٹوکیو کی ایک یونی ورسٹی کے استاد سے ملنے گئے۔ ملاقات کے اختتام پر وہ استاد ابن انشاء کو الوداع کرنے کے لیے یونی ورسٹی کے باہری صحن تک چل پڑا۔ دونوں باتیں کرتے کرتے ایک مقام پر کھڑے ہو گئے۔ اس دوران ابن انشاء نے محسوس کیا کہ پیچھے سے گزرنے والے طلبہ اچھل اچھل کر گزر رہے ہیں۔ ابن انشاء اجازت لینے سے پہلے یہ پوچھے بغیر نہ رہ سکے کہ محترم ہمارے پیچھے سے گزرنے والا ہر طالب علم اچھل اچھل کر کیوں گزر رہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا سایہ پچھلی جانب ہے اور کوئی طالب علم نہیں چاہتا کہ اس کے پاؤں اس کے استاد کے سایہ پر بھی پڑیں۔ اس لیے ہمارے عقب سے گزرنے والا ہر طالب علم اچھل اچھل کر گزر رہا ہے۔ یہ ہے قوموں کی ترقی کا راز۔

☆ کوئی پوچھے بچے اسکول نہیں جا رہے، تو کہنا خان آیا تھا۔ یورپ کی مثالیں دے کر آیا تھا، ابھرتے ہوئے ایشین ٹائیگر کو صومالیہ بنا کر رکھ دیا!

☆ اسٹوڈنٹس سوال کریں کہ سر پاکستان اگر اسلام کے نام پر بنا ہے تو اس کے حکمران مسجد کی بجائے مندر، چرچ، گردوارہ اور کلیسا کا ہی افتتاح کیوں کرتے ہیں، سر ہمیں اصل حقائق بتائیں۔

☆ اقتباس از تاریخ: یورپ کے گندے چہرے کا ایک گند، دیسی لبرل: کیا آپ جانتے ہیں کہ اٹلی روم میں بیت الخلاء کو ویسپینیسن یا ویسپینی (ویس پے نی سن یا ویس پینی) کیوں کہا جاتا ہے اس کے پیچھے ایک گندگی کی داستان چھپی ہوئی ہے جسے آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ آج کے تمام لبرلز اور لنڈے کے انگریزوں کو کسی ٹائم مشین میں بٹھاؤں اور آج سے تین سو سال پیچھے کے یورپ میں لے جا کر چھوڑ دوں جن کو آج کے مسلمانوں میں خرابیاں ہی خرابیاں نظر آتی ہیں...... یہ جس یورپ کی خوب صورتیوں اور صفائیوں ستھرائیوں کی تعریفیں کرتے اور مسلمانوں کی برائیاں کرتے نہیں تھکتے ان کو ان گوروں کی اصلیت دکھاؤں اور پھر مسلمانوں کی عظمت کا ان کے سامنے حقیقی نمونہ پیش کروں...... چلیں میں آپ کو اپنے تخیل کی ٹائم مشین میں بٹھاتا ہوں آج سے تین سو سال نہیں بلکہ دو ہزار سال پیچھے لے جاتا ہوں اور یورپ کے سب سے بڑے معاشرے روم کی تہذیب اور حالات دکھاتا ہوں جن کی ترقی و کامیابی کی مثالیں دی جاتی ہیں اور پھر ایسے گند کا پردہ فاش کرتا ہوں جو یہاں سے شروع ہوا اور پھر پورے یورپ میں پھیل گیا...... روم کے گلیوں بازاروں میں جگہ جگہ بہت بڑے بڑے پتھر سے بنے ہوئے دلکش مرتبان رکھے ہوئے ہیں۔ ان مرتبانوں پر ایک طرف ان کے مالک کا نام پتھر میں کھدا ہوا ہے اور دوسری طرف خوب صورت الفاظ میں لکھا گیا ہوتا ''آپ کی تشریف آوری اور پیشاب کرنے کا شکریہ......'' جی ہاں آپ درست سمجھے ان مرتبانوں کو آتے جاتے راہگیروں کے پیشاب کرنے کے لیے رکھا گیا ہوا ہے۔ گزرنے والوں کو پیشاب کرنے کے لیے باری کا انتظار نہ کرنا پڑے اس کے لیے ان مرتبانوں کو بڑی تعداد میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رکھا گیا ہے۔ ہر مرتبان سے کچھ فاصلے پر اس کا مالک نگرانی کے لیے بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ مرتبان کے بھر جانے کے انتظار میں ہے جیسے ہی مرتبان بھر جاتا ہے یہ پیشاب سے بھرے مرتبان کو پتھر سے

بنے ایک بہت بڑے ڈرم میں انڈیل کر خالی کر دیتا ہے جو ایک بیل گاڑی پر لدا ہوتا ہے اور پھر دوبارہ خالی مرتبان کو اس کی پہلی والی جگہ پر رکھ دیتا ہے۔

شام کے وقت سارے دن کا جمع شدہ پیشاب لے جا کر بازار میں موجود آڑھتیوں کے ہاں بیچ دیا جاتا ہے جس سے پیشاب جمع کرنے والا اچھے خاصے پیسے کما لیا کرتا ہے۔ پیشاب اکٹھا کرنے والوں میں سے کچھ مرتبانوں والے چھوٹے چھوٹے دکاندار ہوا کرتے اور کچھ ایسے بھی تھے جو زیادہ امیر ہوا کرتے انہوں نے سڑکوں بازاروں گلیوں میں حمام بنا رکھے تھے جن کے اندر باقاعدہ بیت الخلاء کا پورا اہتمام ہوا کرتا۔ یہاں پر فضلہ اور پیشاب الگ الگ جمع کرنے کا نظام تھا ان حماموں میں ایک ہی وقت میں درجنوں افراد ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر بیت الخلاء استعمال کیا کرتے اور آپس میں گپ شپ کیا کرتے ساتھ ہی ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کے دوران حمام کے مالک کی طرف سے فراہم کی گئی کھانے پینے کی مختلف اشیاء سے بھی دل بہلاتے رہتے جیسا کہ آپ کو تصویر میں بھی نظر آ رہا ہے۔

حماموں والوں کی کلیکشن مرتبانوں والوں سے سینکڑوں گنا زیادہ ہوا کرتی تھی۔ لیکن ایسے حمام تیار کرنا آسان نہیں تھا یہ آج کے دور جیسا تھا جیسے کوئی بزنس، پلازہ، مال یا کارخانہ شروع کرنے سے پہلے زمین خریدی جاتی ہے پھر اس پر اچھا خاصا پیسہ خرچ کر کے اس پر کاروبار کے لحاظ سے عمارت تعمیر کی جاتی ہے اور پھر گاھکوں کے لیے دلچسپی اور کشش پیدا کرنے کے لیے اسے آرام دہ بنایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ایسا کاروبار کھڑا کرنے کے لیے کروڑوں کی انویسٹمنٹ کی جاتی ہے چناں چہ روم میں اس بزنس کو بہتر طریقے سے کرنے کے لیے اس زمانے کے سیٹھ عابد اچھے سے اچھے حماموں کی تیاری پر اچھا خاصا روپیہ خرچ کیا کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے پیشاب کے اس بزنس سے مال سمیٹا کرتے۔ ہوتے ہوتے یہ بزنس پورے یورپ تک پھیل گیا اور پھر اٹھارہویں صدی تک زور و شور سے جاری رہا پھر جب مسلمانوں نے یورپی فتوحات کے بعد یورپ میں اسلام کی شمع روشن کی تو جا کر یہ دھندہ بند ہوا۔ یہ انسانی پیشاب اور فضلہ کس کام آتا تھا؟ رومیوں کے نزدیک یہ بہت بڑی نعمت اور مفید ترین چیز تھی۔ یہ لوگ پیشاب کو دانت چمکانے اور ماؤتھ واش کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے پیشاب میں موجود امونیا نامی مادہ میل کچیل کو کاٹ کر رکھ دیا کرتا۔ اسی طرح یہ پیشاب سفید کپڑوں کو چمکانے اور اجلا بنانے کے لیے انتہائی مفید تھا خالص پیشاب کو تو دانتوں کی صفائی اور ماؤتھ واش کے لیے بہترین پیکنگ میں مہنگے داموں فروخت کیا جاتا جب کہ برتن چمکانے اور کپڑے دھونے کے لیے استعمال ہونے والے پیشاب میں پانی کی بڑی مقدار شامل کی جاتی اس پیشاب والے پانی میں دھلے کپڑوں کی چمک دمک دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اس لیے راجوں مہاراجوں اور شہزادوں شہزادیوں کے لیے جو شاہی لانڈریاں ہوا کرتی صرف وہاں اتنا مہنگا صفائی کا نظام ہوا کرتا تھا جب کہ عام عوام عام سے صابن اور پانی سے کپڑے دھویا کرتے۔ پیشاب کا ایک اور استعمال ادویات سازی میں بھی تھا انسانی پیشاب کے مکسچر سے مہنگی ادویات تیار کر کے فروخت کی جاتی تھیں۔ حکیموں ڈاکٹروں کا ماننا تھا کہ پیشاب میں شفا ہے، یہاں پر مجھے ہمسایہ ملک کے عوام یاد آتے ہیں جو گائے کے پیشاب میں سے شفا تلاش کر چکے ہیں یعنی کہ یہ اب یورپ والوں کی جگہ پر پہنچ رہے ہیں جہاں وہ آج سے دو ہزار سال پہلے

موجود تھے۔ فضلے کو بہ طور کھاد کھیتوں اور باغوں میں ڈالا جاتا تھا ان کا خیال تھا اس سے ان کی فصلیں اور پھل بہت بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح ہمارے پاکستانی بادشاہوں اور چند شاہی خاندانوں کے لیے یورپ سے اعلی کوالٹی کا پانی منگوا کر گھروں میں پینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح شاہی خاندانوں کی دانتوں کی صفائی اور ماؤتھ واش کے لیے پرتگالی پیشاب منگوایا جاتا تھا یہ پیشاب سب سے مہنگا ہوا کرتا تھا کہا جاتا تھا کہ کوالٹی کے لحاظ سے پرتگالیوں کا پیشاب دنیا میں سب سے آگے تھا پرتگالیوں کے پیشاب میں کوئی ایسا مادہ موجود تھا جس کی وجہ سے دانتوں کی چمک دمک بے مثال ہوا کرتی اور کپڑے نکھر کر نئے ہو جاتے چناں چہ شاہی خاندان فخر سے پرتگالی پیشاب استعمال کرتا جب کہ عوام کے لئے اس کا استعمال سختی سے ممنوع تھا۔ جب یہ کاروبار عروج پر پہنچا اور لوگ اس سے مال کما کر امیر سے امیر ہونے لگے تو حکومت وقت کو اس پر ٹیکس لگانے کا خیال آیا۔ اس وقت روم کے سیزر (بادشاہ) کا نام سیزر ویس پیئن تھا۔ اس نے مرتبانوں اور حماموں کے ذریعے کلیکشن کرنے والوں پر بھاری ٹیکس لگا دیا۔ اس ٹیکس پر پورے روم میں احتجاجوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ بادشاہ کا اپنا بیٹا ٹائٹس بھی اس ٹیکس کے خلاف میدان میں آ گیا لیکن سیزر نے کسی کی نہ سنی اور یہ ٹیکس عائد کر کے ہی دم لیا۔ یہ ٹیکس والی بات اس قدر مشہور ہوئی کہ آج بھی روم میں بیت الخلاء کو روم میں ویسپینیسن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب بادشاہ پر تنقید بہت زیادہ بڑھی تو اس نے ایک ایسا جملہ بولا جو آج یورپ میں ضرب المثل بن چکا ہے۔ اس نے کہا ''Pecunia non olet'' ''پیسے کی کوئی بدبو نہیں ہوتی'' Money does not stink ۔

یہ پیشاب کا بزنس روم سے شروع ہو کر پورے یورپ تک چلا گیا۔ یہ آج کے مسٹر پیٹر وغیرہ کے باپ دادے بالکل رومیوں کی طرح پیشاب سے ''عظیم'' فوائد حاصل کیا کرتے۔ یہ سلسلہ صدیوں تک چلا یہاں تک کہ جب مسلمان یورپ پر چھا گئے تو انہوں نے ان کو جوتے مار مار کر سمجھایا جاہلو پیشاب صفائی کا ذریعہ نہیں بلکہ بذات خود گندگی ہے اس کی بجائے اپنے دانت مسواک سے صاف کرو یہ نہ صرف تمہارے روز و شب کو ناپاک اور بدبوار بناتا ہے بلکہ یہ ہزاروں دوسری بیماریوں کو بھی جنم دیتا ہے۔ آج پاکستان کے نام نہاد دانشوروں یعنی شرابی حسن نثاروں کو دیکھتا ہوں تو دل میں خیال آتا ہے ان جیسے گوری چمڑی والوں سے احساس کمتری میں مبتلا گدھوں کو اس دور میں پیدا ہونا چاہئیے تھا یقین کیجئے یہ کسی گلی کے نکڑ پر مرتبان رکھ کر بیٹھا ہوتا جس پر اس کے نام کے ساتھ ساتھ پیشاب کرنے والے کا شکریہ ادا کیا گیا ہوتا۔

☆ رنگ روڈ سکینڈل، دُوسرا پاناما اسکینڈل، کالم نگار جاوید چوہدری کے قلم سے،

راولپنڈی رنگ روڈ کی کہانی وزیراعظم عمران خان کے دفتر سے شروع ہوئی' وزیراعظم کو کسی دوست نے بتایا آپ کے خلاف بھی پاناما اسکینڈل بن چکا ہے۔

آج آپ کی حکومت ختم ہو جاتی ہے تو آپ کے لیے راولپنڈی رنگ روڈ کافی ہوگی' آپ باقی زندگی فائلیں اٹھا کر ایک عدالت سے دوسری عدالت دھکے کھاتے رہیں گے' وزیراعظم کے لیے یہ انکشاف پریشان کن تھا' وزیراعظم کو دوست نے چند اکاؤنٹ نمبرز' چند فون نمبرز' چار اعلیٰ سرکاری افسروں کے عہدے اور 10 ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے نام دیے اور وزیراعظم کو کمشنر راولپنڈی کیپٹن (ر) محمد محمود سے چند سوال

پوچھنے کا مشورہ دیا۔ وزیراعظم نے خفیہ تحقیقات کرائیں' الزام سچ نکلا' وزیراعظم نے کمشنر راولپنڈی کیپٹن محمود کو بلایا اور ان سے صرف ایک سوال پوچھا ''آپ کو راولپنڈی رنگ روڈ کا روٹ بدلنے اور اٹک لوپ کو اس میں شامل کرنے کا مشورہ کس نے دیا تھا'' کیپٹن محمود نے فوراً جواب دیا ''مجھے کسی نے نہیں کہا تھا'' وزیراعظم نے دوبارہ پوچھا ''کیا آپ کو کسی وفاقی وزیر یا اسپیشل ایڈوائزر ٹو پی ایم نے سفارش نہیں کی؟'' کمشنر نے صاف انکار کر دیا۔ یہ انکار وزیراعظم کو برا لگا' کیوں؟ کیوں کہ وزیراعظم کے پاس سارا ریکارڈ موجود تھا' یہ جانتے تھے وفاقی وزیر غلام سرور خان اور وزیراعظم کے معاون خصوصی ذلفی بخاری کمشنر راولپنڈی پر اثر انداز ہوئے تھے اور اس اثر ورسوخ کی وجہ سے 10 ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے چند ماہ میں اربوں روپے کمائے تھے۔ کمشنر کے انکار نے وزیراعظم کے خدشات کو مضبوط بنا دیا اور انھوں نے راولپنڈی کی ساری انتظامیہ کمشنر کیپٹن ریٹائرڈ محمد محمود' ڈپٹی کمشنر راولپنڈی محمد انوار الحق' ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو کیپٹن (ر) شعیب علی اور اسسٹنٹ کمشنر صدر غلام عباس کو عہدوں سے ہٹا دیا اور چیئرمین چیف منسٹر انسپکشن ٹیم گلزار حسین شاہ کو کمشنر راولپنڈی لگایا اور انھیں راولپنڈی رنگ روڈ کی انکوائری کا حکم دے دیا' کمشنر گلزار حسین شاہ نے کام شروع کیا اور 11 مئی کو انکوائری رپورٹ آ گئی۔ بیوروکریسی میں گلزار حسین شاہ کی شہرت اچھی نہیں' یہ ڈسکہ میں این اے 75 کے الیکشن کے دوران کمشنر گوجرانوالہ تھے اور ان پر الیکشن میں اثر انداز ہونے کا الزام لگا تھا مگر اس کے باوجود گلزار حسین کی انکوائری رپورٹ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا' میں نے اپنے 28 سال کے صحافتی کیریئر میں کسی سرکاری افسر کی تیار کردہ اتنی تگڑی اور جامع رپورٹ نہیں دیکھی' اس رپورٹ نے ثابت کر دیا اگر سرکاری افسر کام کرنا چاہے تو یہ ایک ہفتے میں تمام تحقیقاتی اداروں اور جے آئی ٹیز کو پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔

یہ رپورٹ ہمارے پورے سسٹم کا نوحہ بھی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے سیاست دان' بیوروکریٹس اور طاقتور اداروں کے ریٹائرڈ افسر کس طرح مل کر پورے نظام کو توڑ مروڑ کر ایک ایک رات میں عوام کی جیب سے کھربوں روپے نکال لیتے ہیں' میں عمران خان کا ناقد ہوں' میں چھ سال سے ان پر تنقید کر رہا ہوں لیکن یہ رپورٹ پڑھ کر پہلی مرتبہ مجھے ان پر ترس آیا' یہ شخص واقعی ہر طرف سے مفاد پرستوں میں گھرا ہوا ہے' سرکاری افسر' وزیراعظم کے دوست اور حکمران پارٹی کے عہدیدار ملک کو لوٹ رہے ہیں اور یہ ملک اور اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن سوال یہ ہے یہ کس کس سے بچے گا؟ اس ملک میں آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔

کمشنر گلزار حسین کی رپورٹ میں انکشاف ہوا پنجاب حکومت نے 2017 میں راولپنڈی پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے کے لیے 40 کلومیٹر کی رنگ روڈ بنانے کا فیصلہ کیا' پلان بھی بن گیا اور بینک آف چائنہ سے 400 ملین ڈالر لون بھی منظور ہو گیا لیکن منصوبہ شروع ہونے سے پہلے میاں شہباز شریف کی حکومت ختم ہو گئی اور یہ منصوبہ بھی دوسرے بے شمار منصوبوں کی طرح ٹھپ ہو گیا لیکن پھر یہ اچانک نہ صرف ایکٹو ہو گیا بلکہ اس میں 26 کلومیٹر کا اضافہ بھی ہو گیا' اس میں اٹک لوپ بھی شامل ہو گئی۔

اسلام آباد کے دو سیکٹر بھی اس میں ڈال دیے گئے اور حکومت کو یہ تاثر بھی دیا جانے لگا ہمیں غیر ملکی قرضوں کی ضرورت نہیں' ہمارے پاس ایسی کمپنیاں موجود ہیں جو اپنی جیب سے 66 کلومیٹر لمبی سڑک بنائیں گی اور ٹول ٹیکس شیئرنگ کے ذریعے اپنی سرمایہ کاری واپس لے لیں گی' یہ منصوبہ بظاہر شاندار لگتا تھا

لیکن اس کا مقصد رنگ روڈ بنانا نہیں تھا' اس کے ذریعے 10 ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے مالکان نے لوگوں سے کھربوں روپے جمع کرنا تھے' کمشنر گلزار حسین کی رپورٹ کے مطابق نوا سٹی کے نام سے راتوں رات ایک ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ ہوئی۔ سوسائٹی کے پاس 970 کنال زمین تھی لیکن سوسائٹی کے مالک جنید چوہدری نے 20 ہزار فائلیں بنائیں اور مارکیٹ میں ایک ماہ میں یہ ساری فائلیں بیچ دیں' کمشنر گلزار حسین کی رپورٹ کے بعد مزید تحقیقات ہوئیں تو پتا چلا فائلیں صرف 20 ہزار نہیں تھیں ان کی تعداد 30 ہزار ہے اور اس میں ہوا بازی کے وفاقی وزیر غلام سرور خان کے صاحب زادے منصور خان پارٹنر ہیں' کمشنر گلزار حسین کی رپورٹ نے سول ایوی ایشن کی طرف سے نوا سٹی کے فوری این او سی پر بھی سوال اٹھایا' یہ این او سی حیران کن اسپیڈ سے جاری ہوا تھا' جنید چوہدری نے یہ فائلیں رئیل اسٹیٹ مارکیٹنگ کمپنیوں کو بلک میں دیں' پراپرٹی ڈیلروں نے سوشل میڈیا پر اشتہارات دیے اور ایک ماہ میں 20 ہزار فائلیں بیچ دیں۔ تحقیقاتی اداروں نے تحقیقات کیں تو پتا چلا صرف ایک ایجنٹ نے ایک ماہ میں 34 کروڑ روپے کمائے' آپ باقی کا اندازہ خود لگا لیجیے' یہ بھی پتا چلا نیو ائیر پورٹ سوسائٹی کے مالک راجہ سجاد حسین نے بھی رنگ روڈ کے نام پر اندھا دھند سرمایہ کمایا' اس کی کمپنی کا نام الآصف ڈویلپر ہے جب کہ لائف اسٹائل کے نام سے جنوری 2020 میں جنید چوہدری نے ایک دوسری کمپنی بھی بنائی اور اس کمپنی نے کمشنر آفس کی معلومات پر تھوڑی سی زمینیں خریدیں اور ہاؤسنگ اسکیموں نے اس زمین کی بنیاد پر دھڑا دھڑ فائلیں بیچنا شروع کر دیں۔ حبیب رفیق گروپ نے رنگ روڈ میں مورت انٹرچینج ڈال کر اسمارٹ سٹی کو بوسٹ دیا اور اپنی سیل میں اضافہ کر لیا' کمشنر گلزار حسین کی رپورٹ میں انکشاف ہوا ٹاپ سٹی ہاؤسنگ اسکیم میں کمشنر کیپٹن محمود بے نامی حصے دار ہیں' رنگ روڈ سے اس کو بھی بوسٹ ملا اور اس کے مالکان بھی اربوں روپے کھا گئے' بلیو ورلڈ سوسائٹی نے بھی بوسٹ لی اور اسلام آباد کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ICHS) بھی پیچھے نہ رہی' رپورٹ میں میجر جنرل ریٹائرڈ سلیم اسحاق' کرنل ریٹائرڈ عاصم ابراہیم پراچہ اور کرنل ریٹائرڈ مسعود کا نام بھی شامل ہے' اتحاد ہاؤسنگ سوسائٹی' میاں شہباز شریف کے سابق پرنسپل سیکریٹری توقیر شاہ اور وزیراعظم کے معاون خصوصی ذلفی بخاری کے رشتے داروں کی زمینوں کا ذکر بھی ہے۔

یہ لوگ پسوال زگ زیگ کے بینی فشریز ہیں' یہ انکشاف بھی کیا گیا کمشنر کیپٹن (ر) محمد محمود نے گریڈ 17 کے افسر وسیم علی تابش کو غیر قانونی طور پر اٹک میں پوسٹ کیا' اسے رنگ روڈ کے لیے زمینیں خریدنے کی ذمے داری سونپ دی اور اس نے پانچ ارب روپے کی لینڈ ایکوزیشن کر دی۔ رپورٹ میں قرطبہ سٹی اور کمشنر کیپٹن محمود کے دو بھائیوں کا ذکر بھی ہے' یہ ہاؤسنگ سوسائٹیز میں پارٹنر بھی تھے اور بے نامی دار بھی' وسیم علی تابش بھی ٹاپ سٹی کے مالک کے دوست اور رشتے دار ہیں' کیپیٹل اسمارٹ سٹی رنگ روڈ میں تبدیلی کا سب سے بڑا ''بینی فشری'' تھا' کمشنر نے رپورٹ کے آخر میں درخواست کی نیب اور ایف آئی اے کے ذریعے نوا سٹی' نیو ائیر پورٹ سوسائٹی' بلیو ورلڈ سٹی' اتحاد سٹی' میاں رشیدہ گاؤں میں موجود 300 بے نامی زمینوں' گاؤں تھالیاں میں 200 کنال بے نامی زمین' جاندو اور چھوکر گاؤں میں ملٹی پروفیشنل ہاؤسنگ اسکیم کی زمین' گاؤں راما میں لائف ریزیڈینشیا' اڈیالہ روڈ پر موجود روڈن انکلیو' ایس اے ایس ڈویلپرز' کیپیٹل اسمارٹ سٹی اور ٹاپ سٹی کے خلاف تحقیقات کی جائیں جب کہ کمشنر راولپنڈی کیپٹن (ر) محمد محمود سمیت اسکینڈل میں

ملوث تمام سرکاری افسروں کو نوکری سے فارغ کیا جائے اور ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔

مجھے کل دوپہر پتا چلا ملزمان کے خلاف خفیہ تحقیقات شروع ہو چکی ہیں' نوا سٹی کے مالک جنید چوہدری کے دو وفاقی وزراء اور وزیراعظم کے اسپیشل اسسٹنٹ سے روابط بھی نکل آئے ہیں' تحائف کی تفصیلات کا علم بھی ہو چکا ہے' نوا سٹی کے ایجنٹوں کے اکاؤنٹس' فون ڈیٹا' جائیدادوں اور بے نامی پراپرٹیز کی فہرستیں بھی بن رہی ہیں' کیپیٹل اسمارٹ سٹی' نیو ائیر پورٹ سوسائٹی' بلیو ورلڈ' اتحاد سٹی اور روڈن کے خلاف بھی ثبوت جمع ہو رہے ہیں اور وزیراعظم نے تمام ملزموں کو گرفتار کرنے اور عوام کی رقم واپس دلوانے کا حکم بھی دے دیا ہے' وزیراعظم اور ذلفی بخاری کے تعلقات میں بھی دراڑ آ چکی ہے' وزیراعظم ان سے یہ توقع نہیں رکھتے تھے' ان کی وزارت کے اندر بھی چند فائلیں کھل رہی ہیں اور وہ انکشافات بھی حیران کن ہوں گے۔ یہ ملک کس طرح چل رہا ہے؟ آپ صرف گلزار حسین کی رپورٹ پڑھ لیں' آپ کو مزید کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی' آپ ظلم دیکھیے' ہاؤسنگ سوسائٹی کے مالکان سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کے ساتھ مل کر کس طرح فضا بناتے ہیں' پورے پورے شہر کاغذوں میں بناتے اور پلاٹوں کی فائلیں بنا کر مہینے میں اربوں روپے جمع کر لیتے ہیں اور عوام سستے پلاٹوں اور گھروں کے لالچ میں اپنی عمر بھر کی کمائی سے محروم ہو جاتے ہیں' یہ کیسے لوگ ہیں؟ کیا ان کے دل رحم سے بالکل خالی ہو چکے ہیں؟ عمران خان سچ کہتے ہیں اس ملک میں مافیاز کی حکومت ہے اور یہ مافیاز ہر حکومت کو مفلوج کر کے رکھ دیتے ہیں۔

☆ ''یہ ریاست بے حمیت ہو چکی ہے''۔ عرب عیاش مکڑوں نے پاکستان کو اپنی ہوس کی چراگاہ سمجھا ہوا ہے۔ وہ سیزن میں پرندوں کے شکار کے بہانے ادھر کا رخ کرتے ہیں۔ گرچہ ان نایاب پرندوں کے شکار پر پابندی ہے مگر ان عرب شیوخ شہزادوں کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے اور بعض اوقات ریاست ان کی میزبان ہوتی ہے۔ لاڑکانہ کے نواحی علاقوں میں بھی ایسی ہی کمین گاہیں ہیں جہاں یہ نایاب پرندوں کے ساتھ ساتھ ''معصوم کلیوں'' کا شکار بھی کرتے ہیں۔ غیرت مند نظام جوکھیو ان کی راہ میں دیوار بن گیا تھا۔ نظام جوکھیو نے ان کی ناجائز سرگرمیوں کی ویڈیو سوشل میڈیا پہ ڈال دی۔ تب اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں مگر وہ ڈٹا رہا۔ اس نے قتل سے قبل پولیس کو دھمکیوں سے آگاہ بھی کیا اور تحفظ طلب کیا۔ مگر قانون اور پولیس تو اقتدار و اختیار والوں کی گھر کی باندی ہے...... وہ جوکھیو کی مدد کیوں کر کرتی۔ نظام جوکھیو کو ان عربوں کے ٹاؤٹ پیپلز پارٹی کے مقامی ایم پی اے نے اغوا کر کے اپنی رہائش واقع کراچی میں قید کر دیا۔ بعد ازاں نظام جوکھیو کو تشدد کر کے قتل کر دیا اور لاش جھاڑیوں میں پھینک دی۔ یہ خاتون نظام جوکھیو کی بیوہ ہے۔ جو ظالم، بے حس، عدل و انصاف سے عاری بے حمیت ریاست سے انصاف کی طلبگار ہے۔

☆ عورت کے لیے ایک شادی کا حکم کیوں دیا گیا؟ سائنس بھی اسلام کے احکامات کی تائید پر مجبور ہو گئی......

ایک ماہرِ جنین یہودی (جو دینی عالم بھی تھا) کھلے طور پر کہتا ہے کہ روئے زمین پر مسلم خاتون سے زیادہ پاک باز اور صاف ستھری کسی بھی مذہب کی خاتون نہیں ہے۔ پورا واقعہ یوں ہے کہ البرٹ آئینس ٹاین انسٹی ٹیوٹ سے منسلک ایک ماہرِ جنین یہودی پیشوا رابرٹ نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا جس کا واحد سبب بنا قرآن میں مذکور مطلقہ کی عدت کے حکم سے واقفیت اور عدت کیلئے تین مہینے کی تحدید کے پیچھے کارفرما حکمت

سے شناسائی، اللہ کا فرمان ہے......"والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء" (البقرۃ:228) (ترجمہ: مطلقات اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں)۔اس آیت نے ایک حیرت انگیز جدید علم ڈی این اے کے انکشاف کی راہ ہموار کی اور یہ پتا چلا کہ مرد کی منی میں پروٹین دوسرے مرد کے بالمقابل 62 فیصد مختلف ہوا کرتی ہے اور عورت کا جسم ایک کمپیوٹر کی مانند ہے جب کوئی مرد ہم بستری کرتا ہے تو عورت کا جسم مرد کے تمام بیکٹر یاز جذب ومحفوظ کر لیتا ہے۔اس لئے طلاق کے فوراً بعد اگر عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرلے یا پھر بیک وقت کئی لوگوں سے جسمانی تعلقات استوار کرلے تو اس کے بدن میں کئی ڈی این اے جمع ہوجاتے ہیں جو خطرناک وائرس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور جسم کے اندر جان لیوا امراض پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں۔سائنس نے تحقیق کی کہ طلاق کے بعد ایک حیض گزرنے سے 32 سے 35 فیصد تک پروٹین ختم ہوجاتی ہے اور دوسرا حیض آنے سے 67 سے 72 فیصد تک آدمی کا ڈی این اے زائل ہوجاتا ہے اور تیسرے حیض میں 99.9% کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور پھر رحم سابقہ ڈی این اے سے پاک ہوجاتا ہے اور بغیر کسی سائڈ افیکٹ ونقصان کے نیا ڈی این اے قبول کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ایک طوائف کئی لوگوں سے تعلقات بناتی ہے جس کے سبب اس کے رحم میں مختلف مردوں کے بیکٹر یاز چلے جاتے ہیں اور جسم میں مختلف ڈی این اے جمع ہوجاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ مہلک امراض کا شکار بن جاتی ہے اور رہی بات متوفی عنہا کی عدت تو اس کی عدت طلاق شدہ عورت سے زیادہ ہے کیوں کہ غم وحزن کی بناء پر سابقہ ڈی این اے جلدی ختم نہیں ہوتا اور اسے ختم ہونے کے لئے پہلے سے زیادہ وقت درکار ہے اور اسی کی رعایت کرتے ہوئے ایسی عورتوں کیلئے چار مہینے اور دس دن کی عدت رکھی گئی ہے......فرمان الٰہی ہے:"والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشرا" (البقرۃ:234) (ترجمہ: اور تم میں سے جس کی وفات ہو جائے اور اپنی بیویاں چھوڑے تو چاہیے کہ وہ چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں)۔اس حقیقت سے راہ پا کر ایک ماہر ڈاکٹر نے امریکا کے دو مختلف محلوں میں تحقیق کی۔ایک محلّہ جہاں افریقن نژاد مسلم رہتے ہیں وہاں کی تمام عورتوں کے جنین میں صرف ایک ہی شوہر کا ڈی این اے پایا گیا جب کہ دوسرا محلّہ جہاں اصل امریکن آزاد عورتیں رہتی ہیں ان کے جنین میں ایک سے زائد دو تین لوگوں تک کے ڈی این اے پائے گئے۔جب ڈاکٹر نے خود اپنی بیوی کا خون ٹیسٹ کیا تو چونکا دینے والی حقیقت سامنے آئی کہ اس کی بیوی میں تین الگ الگ لوگوں کے ڈی این اے پائے گئے۔جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کی بیوی اسے دھوکہ دے رہی تھی اور یہ کہ اس کے تین بچوں میں سے صرف ایک اس کا اپنا بچہ ہے۔اس کے بعد ڈاکٹر پوری طرح قائل ہوگیا کہ صرف اسلام ہی وہ دین ہے جو عورتوں کی حفاظت اور سماج کی ہم آہنگی کی ضمانت دیتا ہے اور اس بات کی بھی کہ مسلم عورتیں دنیا کی سب سے صاف ستھری پاک دامن وپاک باز ہوتی ہیں۔

☆ قرآن مجید کی لازمی تعلیم، مارکیٹ سے نورانی قاعدے، سپارے غائب۔پبلشرز مافیا کی طرف سے نورانی قاعدوں، سپاروں کی جان بوجھ کر سپلائی روکنے کا انکشاف۔جن دکانوں پر نورانی قاعدے وسپارے موجودہ دگنی قیمت پر فروخت کرنے لگے۔ڈیمانڈ بھجوادی، آئندہ ہفتے تک سپاروں کا وافر اسٹاک ہر بک

شاپ پر موجود ہوگا۔تاجر۔ملتان (رپورٹ: رفاقت انجم) ناظرہ قرآن مجید کی تعلیمی اداروں میں بطور لازمی مضمون تدریس شروع ہوتے ہی پنجاب کے مختلف اضلاع کی کتب مارکیٹوں، بک شاپس سے نورانی قاعدے اور قرآن مجید کے سپارے غائب ہوگئے۔پبلشرز مافیا کی طرف سے نورانی قاعدوں، سپاروں کی جان بوجھ کر سپلائی روکنے کا انکشاف ہوا ہے۔جن دکانوں پر نورانی قاعدے وسپارے موجودہ دگنی قیمت پر فروخت کرنے لگے۔عام کاغذ پر مشتمل نورانی قاعدہ 60 روپے سے 70 روپے جب کہ قرآن مجید کا سپارہ 120 روپے تک بلیک میں فروخت کیا جارہا ہے جب کہ اس کی قیمت 40 سے 50 روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ہول سیل بکس مارکیٹ کے تاجروں کا کہنا ہے کہ پبلشرز کمپنیوں کا فراہم کردہ محدود اسٹاک تھا جو کہ ختم ہوگیا ہے۔ڈیمانڈ بھجوادی ہے آئندہ ہفتے تک سپاروں کا وافر اسٹاک ہر بک شاپ پر موجود ہوگا۔(روزنامہ خبریں، مورخہ 18-11-2021)

☆ نوکری کے دوران رشوت، ظلم، زیادتیاں اور ریٹائرمنٹ کے بعد تسبیح، داڑھی، سفید ٹوپی اور مسجد کے پہلی صف، ہمارے ملک کی ایک تلخ حقیقت۔

☆ کلبھوشن کو جس کے دور میں سزا ہوئی وہ غدار ہے اور جس کے دور میں بھاگنے کا راستہ ملا وہ محبّ وطن، اگر جہالت کے سینگ ہوتے تو یوتھیے بارہ سنگھے ہوتے۔

☆ اس ملک میں ممتاز قادری کو اپیل کا حق نہیں لیکن ہزاروں مسلمانوں کے قاتل کلبھوشن کو اپیل کا حق پوری پارلیمینٹ نے دے دیا۔اب بھی اگر عوام کو سمجھ نہ آئے کہ ہم کن لوگوں کی حمایت اور سپورٹ کر رہے ہیں، یہ سب دین دشمن ہے۔

☆ جنہوں نے عافیہ کو رہا کروانا تھا وہ کلبھوشن کو رہا کرنے کے بل پاس کروا رہے ہیں۔

☆ سویلین نواز شریف کو شرمندہ کرنے اور ایران سے تعلقات بگاڑنے کے لیے جنرل راحیل شریف اور جنرل عاصم نے عین اس وقت کلبھوشن یادیو کی گرفتاری کا انکشاف کیا اور ایران پر الزام لگا جس دن ایرانی صدر پاکستان پہنچے، آج ایک پیج والوں نے خود اس کو باہر بھجوانے کا بل زبردستی منظور کروایا، شرم؟

☆ شوکت ترین کی آج پریس کانفرنس سن کر لگا کہ ملک جنگ لڑے بغیر IMF کے حوالے ہو چکا ہے اور ہم اور آپ جو بھی کما رہے ہیں وہ IMF کے لیے ہے۔ہماری اکانومی پالیسی IMF بنا رہا ہے۔

☆ عمران خان کی حکومت میں نہ مودی دشمن رہا، نہ کلبھوشن دہشت گرد رہا، نہ IMF حرام رہا، نہ پرویز الٰہی ڈاکو رہا، نہ شیخ رشید چپڑاسی رہا، نہ ایم کیو ایم قاتل رہی، نہ کرپشن جرم رہا، نہ بھیک مانگنا شرم رہا۔

☆ گزشتہ سوا تین سالوں سے یہ حکومت ون ویلنگ کر رہی ہے، اور ون ویلنگ کا انجام سب کو معلوم ہے۔(سراج الحق)

☆ زنا بالجبر پر سرعام پھانسی کا بل اس لیے منظور نہیں ہوا کیوں کہ اکثر پھانسیاں سیاست دانوں کو ہی ہونی تھیں۔

☆ فیصل آباد FIA سائبر کرائم نے بھکر سے دو ملزموں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ملزمان کے قبضے سے 6,000 سے زائد ربڑ کے جعلی انگوٹھے برآمد، 7,000 سے زائد موبائل فون سمز بھی برآمد، ملزمان سے 19 بائیومیٹرک سم ایکٹیویشن ڈیوائسز، دو لیپ ٹاپ اور تین موبائل بھی برآمد۔جس ملک میں ربڑ کے انگوٹھوں سے 6

ہزار سمز ا یکٹیو ہو جائیں وہاں EVM سے دھاندلی رکے گی؟ ایسا سوچنے والا بے وقوف ہی ہو سکتا ہے۔

☆ ہمیں یہ بتانا کیوں پڑتا ہے کہ ہم عاشق رسول ہیں، ہمارا کردار کیوں گواہی نہیں دیتا کہ ہم عاشق رسول ہیں۔

☆ ''اُس دوست کا گلہ کر رہے ہو جو دھوکہ دے گیا، گلہ اپنی عقل کا کرو جو دھوکے باز کو دوست سمجھتے رہے''

☆ کراچی میں 700 دکانیں جل گئی کروڑوں کا نقصان ہو گیا نہ اپنے گئے نہ پرانے گئے نہ سندھ حکومت گئی نہ وفاقی حکومت گئی۔ لاوارث کراچی

☆ اگر CSS کرنے والے اتنے قابل ہیں تو پاکستان کے ادارے تباہ حال کیوں ہیں..؟؟ آپ ریلوے کا حال دیکھ لیں..؟ آپ پولیس کا حال دیکھ لیں..؟ آپ سینکڑوں کی تعداد میں موجود سرکاری اداروں کا حال دیکھ لیں ۔۔۔؟ دوسری طرف آپ پاکستان کے تمام بڑے کاروباری اور منافع بخش ادارے دیکھ لیں وہاں کوئی CSS افسر نہیں ہے..!! تمام کامیاب اور منافع بخش اداروں میں آپ کو پروفیشنل لوگ ملیں گے۔ اینگرو گروپ، عارف حبیب گروپ، نشاط گروپ سمیت تمام کامیاب ادارے پروفیشنل لوگ چلا رہے ہیں۔ TCS میں ایک بھی CSS آفیسر کام نہیں کرتا لیکن TCS پاکستان پوسٹ سے زیادہ منافع میں کیوں ہے..؟ دنیا بھر میں پروفیشنل لوگوں انجینئر ز، ڈاکٹرز , سائنسدانوں اور اساتذہ کی عزت ہے۔ ایسے پروفیشنلز جو اپنے ممالک کو ترقی کے آسمان تک لے گئے. بدقسمتی سے ہمارے ملک میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ ایک پروفیشنل، ڈاکٹر، انجینئر ،استاد اور کاروباری شخص جو ٹیکس دینے کے ساتھ ساتھ روزگار فراہم کرتا ہے، کے اوپر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر رعب جماتا ہے۔ جس کی قابلیت صرف انگریزی کا امتحان پاس کرنا ہے۔ اگر انگریزی کو سی ایس ایس سے نکالا جائے تو پاس کرنے والے ہزاروں امیدوار ہونگے۔ ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک امریکی صدر سے پوچھا گیا کہ اگر آپ سے ملاقات کے لئے ایک سیاستدان ایک بزنس مین اور ایک سرکاری افسر آئے تو آپ پہلے کس سے ملیں گے تو اس نے جواب دیا بزنس مین سے۔ جاپان اور تائیوان کے پاس کوئی قدرتی وسائل نہیں ہیں لیکن وہ ٹیکنالوجی میں دنیا سے آگے ہیں۔ ان ممالک میں سی ایس ایس جیسا امتحان نہیں ہوتا پر وہاں کے مضبوط اداروں کی کارکردگی آپ کے سامنے ہے۔.!! پاکستان کو بھی ترقی کے لئے سرکاری افسر شاہی نہیں بلکہ پروفیشنلز کی ضرورت ہے۔

☆ مال و دولت کی حقیقت، دنیا کی مشہور فیشن ڈیزائنر اور مصنف " کرسڈا روڈریگز " نے کینسر کے مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اپنے انتقال سے پہلے یہ تحریر لکھی ہے۔ میرے پاس اپنے گیراج میں دنیا کی سب سے مہنگی برانڈ کار ہے لیکن اب میں وہیل چیئر پر سفر کرتی ہوں۔ میرا گھر ہر طرح کے ڈیزائنر کپڑے، جوتے اور قیمتی سامان سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن میرا جسم اسپتال کی فراہم کردہ ایک چھوٹی سی چادر میں لپٹا ہوا ہے۔ بینک میں کافی رقم موجود ہے۔ لیکن اب اس رقم سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ میرا گھر محل کی طرح ہے لیکن میں اسپتال میں ڈبل سائز کے بستر میں پڑی ہوں۔ میں ایک فائیو اسٹار ہوٹل سے دوسرے فائیو اسٹار ہوٹل میں جا سکتی تھی...... لیکن اب میں اسپتال میں ایک لیب سے دوسری لیب میں جاتے ہوئے وقت گزارتی ہوں۔ میں نے سینکڑوں لوگوں کو آٹوگراف دیے۔ آج ڈاکٹر کا نوٹ میرا آٹوگراف ہے۔ میرے بالوں کو سجانے کے لئے میرے پاس سات بیوٹیشنز تھیں۔۔۔۔ آج میرے سر پر ایک بال تک نہیں

ہے۔ نجی جیٹ پر، میں جہاں چاہوں اڑ سکتی تھی۔ لیکن اب مجھے اسپتال کے برآمدے میں جانے کے لئے دو افراد کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ میرے پاس بہت سارے کھانے موجود ہیں، لیکن میری خوراک دن میں دو گولیوں اور رات کو نمکین پانی کے چند قطرے ہے۔ یہ گھر، یہ کار، یہ جیٹ، یہ فرنیچر، بہت سارے بینک اکاؤنٹس، اتنی ساکھ اور شہرت، ان میں سے کوئی بھی میرے کام نا آ سکی...... ان میں سے کوئی بھی چیز مجھے راحت نہ پہنچا سکی۔ سکون صرف اور صرف اللہ کو یاد کرنے اور اس کے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے ھی میں ہے۔

☆ انگریز افسران، جنہوں نے ھندوستان میں ملازمت کی، جب واپس انگلینڈ جاتے تو انہیں وھاں پبلک پوسٹ/ ذمہ داری نہ دی جاتی۔ دلیل یہ تھی کہ تم نے ایک غلام قوم پر حکومت کی ھے جس سے تمہارے اطوار اور رویے میں فرق آیا ھوگا۔ یہاں اگر اس طرح کی کوئی ذمہ داری تمہیں دی جائے تو تم آزاد انگریز قوم کو بھی اسی طرح ڈیل کرو گے۔ اس مختصر تعارف کے ساتھ درج ذیل واقعہ پڑھئے۔

ایک انگریز خاتون جس کا شوہر برطانوی دور میں پاک و ہند میں سول سروس کا آفیسر تھا۔ خاتون نے زندگی کے کئی سال ہندوستان کے مختلف علاقوں میں گزارے۔ واپسی پر اپنی یاداشتوں پر مبنی بہت ہی خوبصورت کتاب لکھی۔ خاتون نے لکھا ہے کہ میرا شوہر جب ایک ضلع کا ڈپٹی کمشنر تھا اُس وقت میرا بیٹا تقریبا چار سال کا اور بیٹی ایک سال کی تھی۔ ڈپٹی کمشنر کو ملنے والی کئی ایکڑ پر محیط رہائش گاہ میں ہم رہتے تھے۔ ڈی سی صاحب کے گھر اور خاندان کی خدمت گزاری پر کئی سو افراد معمور تھے۔ روز پارٹیاں ہوتیں، شکار کے پروگرام بنتے ضلع کے بڑے بڑے زمین دار ہمیں اپنے ہاں مدعو کرنا باعث فخر جانتے، اور جس کے ہاں ہم چلے جاتے وہ اسے اپنی عزت افزائی سمجھتا۔ ہمارے ٹھاٹھ ایسے تھے کہ برطانیہ میں ملکہ اور شاھی خاندان کو بھی مشکل سے ہی میسر تھے۔ ٹرین کے سفر کے دوران نوابی ٹھاٹھ سے آراستہ ایک عالیشان ڈبہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی فیملی کے لیے مخصوص ہوتا تھا۔ جب ہم ٹرین میں سوار ہوتے تو سفید لباس میں ملبوس ڈرائیور ہمارے سامنے آ کر دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا۔ اور سفر کے آغاز کی اجازت طلب کرتا۔ اجازت ملنے پر ہی ٹرین چلنا شروع ہوتی۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ہم سفر کے لیے ٹرین میں بیٹھے تو روایت کے مطابق ڈرائیور نے حاضر ہو کر اجازت طلب کی۔ اس سے پہلے کہ میں بولتی میرا بیٹا بول اٹھا جس کا موڈ کسی وجہ سے خراب تھا۔ اُس نے ڈرائیور سے کہا کہ ٹرین نہیں چلانی۔ ڈرائیور نے حکم بجا لاتے ہوئے کہا کہ جو حکم چھوٹے صاحب۔ کچھ دیر بعد صورتحال یہ تھی کہ اسٹیشن ماسٹر سمیت پورا عملہ جمع ہو کر میرے چار سالہ بیٹے سے درخواست کر رہا تھا، لیکن بیٹا ٹرین چلانے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہوا۔ بالآخر بڑی مشکل سے میں نے کئی چاکلیٹس دینے کے وعدے پر بیٹے سے ٹرین چلوانے کی اجازت دلائی تو سفر کا آغاز ہوا۔ چند ماہ بعد میں دوستوں اور رشتہ داروں سے ملنے واپس برطانیہ آئی۔ ہم بذریعہ بحری جہاز لندن پہنچے، ہماری منزل ویلز کی ایک کاونٹی تھی جس کے لیے ہم نے ٹرین کا سفر کرنا تھا۔ بیٹی اور بیٹے کو اسٹیشن کے ایک بینچ پر بٹھا کر میں ٹکٹ لینے چلی گئی، قطار طویل ہونے کی وجہ سے خاصی دیر ہو گئی، جس پر بیٹے کا موڈ بہت خراب ہو گیا۔ جب ہم ٹرین میں بیٹھے تو عالیشان کمپاونڈ کے بجائے فرسٹ کلاس کی سیٹیں دیکھ کر بیٹا ایک بار پھر ناراضگی کا اظہار کرنے لگا۔ وقت پر

ٹرین نے وسل دے کر سفر شروع کیا تو بیٹے نے با قاعدہ چیخنا شروع کر دیا۔ ''وہ زور زور سے کہہ رہا تھا، یہ کیسا الو کا پٹھہ ڈرائیور ہے۔ ہم سے اجازت لیے بغیر ہی اس نے ٹرین چلانا شروع کر دی ہے۔ میں پاپا سے کہہ کر اسے جوتے لگواوں گا۔'' میرے لیے اُسے سمجھانا مشکل ہو گیا کہ ''یہ اُس کے باپ کا ضلع نہیں ایک آزاد ملک ہے۔ یہاں ڈپٹی کمشنر جیسے تیسرے درجہ کے سرکاری ملازم تو کیا وزیراعظم اور بادشاہ کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اپنی انا کی تسکین کے لیے عوام کو خوار کر سکے''۔

آج یہ واضع ہے کہ ہم نے انگریز کو ضرور نکالا ہے۔ البتہ غلامی کو دیس نکالا نہیں دے سکے۔ یہاں آج بھی کئی ڈپٹی کمشنرز، ایس پیز، وزرا مشیران اور سیاست دان اور جرنیل صرف اپنی انا کی تسکین کے لیے عوام کو گھنٹوں سڑکوں پر ذلیل و خوار کرتے ہیں۔ اس غلامی سے نجات کی واحد صورت یہی ہے کہ ہر طرح کے تعصّبات اور عقیدتوں کو بالا طاق رکھ کر ہر پروٹوکول لینے والے کی مخالفت کرنی چاہئیے۔ ورنہ صرف 14 اگست کو جھنڈے لگا کر اور موم بتیاں سلگا کر خود کو دھوکہ دے لیا کیجئیے کہ ہم آزاد ہیں۔

☆ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ پاکستانی عدالتوں میں اس وقت 21 لاکھ 59 ہزار 655 کیسز بوسیدہ فائلوں میں دفن ہیں۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ سپریم کورٹ میں 52 ہزار سے زائد کیسز منصفوں کی راہیں تک رہے ہیں منصف اپنے کام چھوڑ کر جلسوں میں خطابت کے جوہر دکھانے میں مصروف عمل ہیں۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ لاہور ہائی کورٹ میں 1 لاکھ 93 ہزار سے زائد کیسز کا انبار ہے لیکن ججز صرف مریم اور اس کے ابا کی خدمت اور سہولت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ سید رسول کو جب لاہور ہائی کورٹ نے قتل کیس میں بری کیا تو پتہ چلا کہ وہ تو 2 سال پہلے جیل میں انتقال کر گئے ہیں، جب مظہر حسین کو 19 سال بعد قتل کیس میں سپریم کورٹ نے بری کر دیا تو معزز عدالت کو بتایا گیا کہ وہ 2 سال پہلے جیل میں ہی وفات پا چکے ہیں، رحیم یار خان کے دو سگے بھائیوں کو پھانسی چڑھائے جانے کے بعد عدالت عظمی نے بے گناہ قرار دے کر بری کر دیا تھا. اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ اپیل کیلئے 400 روپے نہ ہونے کی وجہ سے چنیوٹ کی 15 سالہ غریب اور بے گناہ رانی بی بی نے 19 سال جیل میں کاٹ دیے نواز شریف کی بیٹی کو مگر اتوار کے دن بھی عدالت لگا کر ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کیلئے 17 انچ ٹی وی خریدنے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کر کے اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے جج صاحب کا ٹی وی غریب قوم کو 11 لاکھ روپے کا پڑتا ہے۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ ایک جج کی ماہانہ تنخواہ مراعات کے علاوہ 8 سے 10 لاکھ روپے بنتی ہے، لیکن اسی جج سے اسکی کارکردگی کا کوئی سوال نہیں کر سکتا ہے، ورنہ توہین عدالت ہوتی ہے۔ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ انصاف کی فراہمی میں پاکستان کا نمبر 120 ہے اس میں ججوں کی چارسوبیسی، لاقانونیت، رشوت، مافیاز کے ساتھ گٹھ جوڑ کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ اس کے پیچھے جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے۔ مطلب یہ کہ پوری عدلیہ کی تخریب میں جنرل باجوہ کا ہاتھ ہے بندہ پوچھے تمہارا اپنا ہاتھ تشریف دھونے میں مصروف ہے؟ اتنی بھاری مراعات اور تنخواہیں تم لیتے ہو تمہارا اپنا دست انصاف کہاں نمک حلال کر رہا ہے۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کا ایک سابق صدر کروڑوں فیس لینے والا ایک لمبے بالوں

والا مسخرہ، عدالتی سسٹم کا حصہ ہمیں بتا رہا ہے کہ ہماری عدالتیں 120 نمبر پر ہیں یہ ایسا ہی ہے کہ ایک ٹیچر کہہ دے سکول میں بچے فیل ہو رہے ہیں ڈاکٹر کہہ دے غلط انجیکشن سے مریض مر رہے ہیں، مطلب اپنا پیٹ ننگا کر کے ہم سے داد لو گے؟ قوم سے خیر شکوہ کیا اک ہجوم ہے، بے شعوروں اور غلاموں کا ایک ریوڑ ہے۔ یہ غلام ابن غلام ہیں انہیں اپنے جیسے غریب مستری مجید اور حمیدے ڈنٹر کے لئے انصاف نہیں چاہئے۔ انہیں انصاف ان ڈاکوؤں کیلئے چاہئے جنہوں نے تین دہائیاں اس ملک کو لوٹ کر لندن میں جائیدادیں بنائی۔

☆ یوگوسلاویہ کے 8 ٹکڑے ہوئے، چیکوسلاوکیہ کے چار اور بوسنیا ہرزوگوینا کے دو ٹکڑے ہوئے، روس کے پندرہ ٹکڑے ہوئے، وجہ سب کی ایک ہی تھی معاشی بدحالی۔ دونوں جرمنی البتہ ایک ہوئے اور وجہ تھی معاشی خوش حالی۔ ملک کو فوج اور اسلحہ نہیں بچاتا، ملک کو معاشی استحکام بچاتا ہے۔ اس سے سبق سیکھیں۔

☆ سزا سنانے والے اور سزا پانے والا دونوں ایک ہی گھاٹ سے خطاب کرتے پائے گئے۔ عدالتی و جمہوری حسن

☆ گرادیا مسجد کو، بچا لیا شراب خانے کو! اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی حلیم عادل شیخ کی گجر نالہ آمد، سندھ حکومت کی جانب سے ڈی سیز کی سرپرستی میں مسجد کو مسمار کیا گیا اور مسجد کے سامنے شراب خانہ آباد کیا گیا، یہ ہے پیپلز پارٹی کی سندھ حکومت کی کارکردگی۔

☆ روزانہ پڑھے لکھے لوگوں کو سڑک پر کچرا پھینکتے اور اَن پڑھ لوگوں کو وہی کوڑا اٹھاتے دیکھا ہے۔

☆ کیا اب ''مفتیانِ سعودیہ کے عقیدۂ توحید'' کو Expire سمجھا جائے؟ گزشتہ صدی میں سعودی مفتیوں کا عقیدۂ توحید پاکستان میں Import کیا گیا۔ اس عقیدہ کے بانی کے مطابق اگر کوئی ان کی تعلیمات اور طریقوں کو مانتا ہے تو وہ مسلمان رہے گا، اگر اختلاف کرتا ہے تو وہ مشرک ہے۔ دنیا میں اس کی سزا موت اور آخرت میں ٹھکانہ جہنم ہے۔ مخالف فرقوں کے چھوٹے بڑے عقائد شرک کی زد میں لائے گئے۔ رسول اللّٰہ (ﷺ) کا زیادہ تذکرہ کرنا بھی شرک ٹھہرا۔ اولیاء اللّٰہ اور ہندو مذہب کے بتوں کو برابر قرار دیا گیا۔ اللّٰہ رب العزت کی کوئی صفت اگر مخلوق میں سے نبی یا ولی میں پائی جائے تو اس کا ذکر کرنا بھی شرک قرار پایا۔ اہلِ بیت کے ذکر کو بھی شرک کا درجہ ملا۔ تاریخ کھنگالی گئی۔ کتابوں میں کہیں دشمنانِ اہلِ بیت یا قاتلینِ اہل بیت ملے تو انہیں ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔ ان ہیروز کے نام پر مساجد اور مدرسے تعمیر کیے گئے۔ نبی کے نواسے کے متعلق 14 سو سال بعد ''باغی'' ہونے کے احکامات جاری کئے گئے۔ سیدنا امام حسین کے قاتل کے ساتھ ''رضی اللّٰہ عنہ'' لکھنے کی تلقین فرمائی گئی (معاذ اللّٰہ)۔ کئی شدت پسند بریلوی بھی اسی صف میں شامل ہوتے گئے۔ مزارات کو سومنات کے مندر سمجھ کر گرا دیا گیا۔ رسول اللّٰہ ﷺ کی بیٹی اور نواسے کے مزارات کو بھی زمیں بوس کر دیا گیا۔ حتی کہ 2013 میں اصحابِ رسول حجر بن عدی کی قبر کو شرک کا مرکز قرار دے کر ان کا مزار اکھاڑ دیا گیا۔ ان کی میت نکال کر بے حرمتی کی گئی کیوں کہ وہ حضرت علی کے لشکر میں شامل تھے اور بنوامیہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اسی سعودی عقیدۂ توحید کی آڑ میں متعدد اہل تشیع کا بے دریغ قتل ہوا۔ کئی بریلوی بھی گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے۔ جواب میں مخالف مسالک نے بھی ''دہشت گردی'' کے میدان میں خوب پنجہ آزمائی کی۔ اس راستے میں بم دھماکوں کے ذریعے اڑنے والے مسلمانوں کے

چیتھڑے آج تک اکٹھے نہیں کیے جاسکے۔سعودیہ کو ''معیارِ حق'' قرار دیا گیا۔ وہاں جس طریقے سے عبادات ہوتی ہیں انہیں ہی صحیح راستہ قرار دیا گیا۔ بقیہ سب کچھ خرافات ٹھہریں۔گزشتہ آدھی صدی میں برصغیر کے علماء کی تمام تر توانائیاں یا اپنے عقائد کو ثابت کرنے یا مخالف فرقے کے عقائد کو رد کرنے میں صرف ہوئیں۔ مدرسوں میں جا کر دیکھ لیجئے، آپ کو صرف عقائد ملیں، خدا ورسول کو طاقِ نسیاں میں ڈال دیا گیا۔اب خبر ملی ہے کہ سعودی شاہوں کا ارادہ بدل گیا ہے۔مزارات کی تو اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تھی، مگر اب سلمان خان کے ہاتھوں کے نشانات کو بطورِ یادگار نصب کیا جائے گا۔ جہاں اونچا درودِ پاک پڑھنے پر پابندی تھی، وہاں اب فضاؤں کو چیرتی میوزک کی آوازوں کے ساتھ کنسرٹ ہوا کریں گے۔ذرا اطمینان سے، تسلی سے، تعصب کی عینک اتار کر سوچو تو صحیح! گزشتہ صدی کا اسلام کس کھاتے میں گیا؟ اب اسلام کو Expire سمجھا جائے گا؟ کیا تماشہ لگا رکھا ہے حضرت؟ کن بنیادوں پر آپ کے مسالک کھڑے ہوتے ہیں؟ مزید کتنی صدیوں تک پیرانِ کلیسا بنے رہو گے؟ مسلمانوں کو اپنے خدا سے کیوں نہ ملنے دیتے؟

☆ سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر مکمل پابندی عائد کردی گئی ہے۔حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ اس کام کی ابتداء انڈیا اور پاکستان سے شروع ہوئی اور اب ہر ملک میں پھیل گئی۔ یہ اسلام کی غلط تشریح کررہے ہیں، یہ ایک بدعت ہے یہ تفرقات پیدا کررہے ہیں جس کی یہاں ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ وزاۃ الشؤن الاسلامیہ کے ٹوئٹر پر اعلان کے مطابق عزت مآب وزیر برائے اسلامی امور، ڈاکٹر عبدالطیف ال الشیخ نے مساجد کے مبلغین اور نماز جمعہ کا عارضی اہتمام کرنے والی مساجد کو ہدایت کی کہ وہ اگلے جمعہ کا خطبہ H5/6/1443 کو (تبلیغی اور دعوتی گروپ) کے خلاف خبردار کرنے کے لیے مختص کریں۔وزیر موصوف نے یہ بھی ہدایت کی کہ خطبہ میں درج ذیل موضوعات شامل ہوں:

1- اس گروہ کی گمراہی، انحراف اور خطرے کا اعلان، اور یہ کہ یہ دہشت گردی کے دروازوں میں سے ایک ہے، خواہ وہ کوئی اور دعویٰ کرے۔

2- ان کی نمایاں ترین غلطیوں کا ذکر کریں۔

3- معاشرے کے لیے ان کے خطرے کا ذکر کریں۔

4- یہ بیان کہ سعودی عرب کی مملکت میں متعصب گروہوں بشمول (تبلیغی اور دعوتی گروپ) سے وابستگی ممنوع ہے۔

☆ اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) حکمران جماعت پاکستان تحریکِ انصاف (پی ٹی آئی) حکومت کئے چیئرمین کشمیر کمیٹی شہریار آفریدی نے فرانس میں مقیم صحافی کو ننگی گالیاں اوکھلی دھمکیاں دیں۔شہریار آفریدی نے فرانسیسی سفارتی عملے اور دوستوں سے کہا کہ اگر آپ نے اس صحافی کو رگڑا نہ دیا تو میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔نجی ٹی وی جیو کے مطابق صحافی یونس خان نے سوال کیا تھا کہ دورہ فرانس میں کشمیر کا مقدمہ کس کے سامنے پیش کیا؟ شہریار آفریدی نے جواب دیا کہ وہ تو سر درد کا علاج کرانے پیرس آئے تھے۔شہریار آفریدی کی دھمکیوں والی آڈیو کا فرانسیسی حکام نے نوٹس لے لیا، تحقیقات کیں اور صحافی یونس خان سے کہا کہ پاکستانی وزیر غلط باتیں کررہے ہیں، آپ محتاط رہیں۔اس پر یونس خان نے کہا کہ وہ اب خود کو غیر محفوظ سمجھتے

ہیں، پاکستان جانے سے پہلے دس بار سوچیں گے۔

☆ ڈاکٹر علامہ غفران علی صاحب کی صدیقی ہونے کے علاوہ دو نسبتیں اور بھی ہیں ۔ وہ تاج العلماء حضرت مفتی محمد عمر نعیمی کے بھتیجے ہیں اور محدثِ اعظم حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے خاص فیض یافتگان میں سے ہیں۔ مدتوں سے امریکا میں مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کی تبلیغ وترویج کررہے ہیں۔ان کے ہونہار فرزند ڈاکٹر حافظ عثمان علی صدیقی کی خوش بختی کہ وہ جانشینِ محدثِ اعظم حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ ہیں۔ڈاکٹر غفران صاحب کو یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم بریلوی علیہ الرحمہ کے ذاتی مکان کو غیروں سے انہوں نے خرید کر خاندانِ اعلیٰ حضرت کو ہدیہ کیا اور شیخِ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے مزار شریف کا گنبد از خود رقم فراہم کر کے تعمیر کروایا۔ڈاکٹر عثمان صاحب اپنے پیرومرشد علیہ الرحمہ کے پہلے عرس شریف میں شرکت کے لیے آئے تو پیر 13 دسمبر 2021ء کو کراچی میں ایک عشائیے کا از خود اہتمام کیا اور سندھ وکراچی کی چند نمایاں شخصیات کو مدعو کیا۔نبیرہ محدث اعظم صاحب زادہ پیر فیض رسول رضوی، مفتی اعظم منیب الرحمٰن، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، پیر سائیں غلام محمد سوہو، مولانا سید مظفر حسین شاہ، مفتی عابد مبارک، علامہ لیاقت حسین اظہری، صاحب زادہ ریحان امجدی، بشیر فاروق قادری، ثروت اعجاز قادری، مولانا سید ارشد علی رضوی، مولانا سید عبدالرحیم گیلانی، مفتی صاحب داد خان سکندری، علامہ مدیر علی سکندری خلیفہ فقیر من ٹھار منگریو، وغیرہ نے شرکت کی۔ مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا سید شاہ عبدالحق بھی مدعو تھے مگر وہ تشریف نہ لا سکے۔تقریباً چار گھنٹے کی نشست میں میاں محمد زبیر قادری اور ڈاکٹر عثمان علی کے ابتدائی کلمات کے بعد مکالمہ ہوا کہ صحیح العقیدہ اہلِ سنّت کو متحد ومنظّم کرنے کے لیے ضروری اقدام اٹھائے جائیں اور فتنوں کے تدارک کے لیے کوئی لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔تحریکِ لبیک کی رہ نمائی کی جاے، اہلِ سنّت کے اہم امور طے کرنے کے لیے کوئی پالیسی ترتیب دی جائے۔اس نشست میں طویل گفتگو کے بعد واضح کیا گیا کہ عقائد کے باب کوئی رعایت نہیں رکھی جانی چاہیے۔سیدنا غوث اعظم، حضرت سیدنا داتا گنج بخش، حضرت شیخ محقق، اعلیٰ حضرت بریلوی اور تاج دارِ گولڑوی رضی اللّٰہ عنہم کی تعلیمات وتحریرات سے کوئی انحراف کسی کا بھی گوارا نہیں کیا جاے۔ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ اہلِ سنّت مسلمہ ہیں، ان پر پابندی لازمی ہوگی۔ اہلِ سنّت کے علما ومشائخ کے باہمی تنازعات کے خاتمے کے لیے ہر طرح کوشش کی جاے۔شرکاء نے ڈاکٹر عثمان علی صدیقی کے جذبے اور کاوش کو سراہا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔

ڈاکٹر عثمان علی نے کہا کہ سنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت کے خلاف شدید اور سنگین ارادے کیے جاچکے تھے جو ناکام ہوے۔ہمیں اپنے احوال پر نظر رکھنی ہوگی اور باہمی اتحاد کو یقینی بنانا ہوگا۔علاوہ ازیں اہلِ ایمان کو وطن میں بیدار رکھنے کے لیے اور باطل سوشیل میڈیا کی یلغار سے بچانے کے لیے تربیتی کورس ضروری ہیں۔کہا جارہا ہے کہ مسلمانوں کو بھی نصاریٰ کی طرح دین سے آزاد معاشرے میں دھکیلا جاے یعنی ریلیجن فری سوسائٹی بنائی جاے۔مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی سازشیں بہت شد ومد سے جاری ہیں۔شکر نما زہر فروش لوگوں سے آگہی ضروری ہے۔علماء کے خلاف کرنے اور ''لِب رَلز'' کو نمایاں کرنے کی وار (جنگ) ہو رہی ہے۔ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ ذمہ دارانہ کردار ادا کریں اور اپنے صحیح تشخص اور حقوق کا تحفظ کریں۔

☆ انگریزی خواں قارئین کے لیے اس مجلّے میں حضرت مولانا سید سعادت علی قادری کی اردو تحریر کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ یہ تحریر 22 ویں سالانہ عرس کے مجلّے میں شائع ہوئی تھی۔ جناب محمد آصف رضا سیفی بھارت میں اہلِ سنّت مجالس میں نقابت میں نام وَر ہیں۔ انہوں نے کچھ شعرا کی کہی ہوئی منقبتیں بھجوائی ہیں اور پاکستان میں نام وَر نقیبِ محفل جناب سید سمیع اللّٰہ حسینی نے بھی کراچی کے احباب سے منظوم مناقب ہمیں بھجوائیں جو اس مجلّے میں شامل کی گئی ہیں۔ ان شعرائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ جناب حسن رضا اطہر، جناب اختر کاشف، جناب حسن فردوسی گونڈوی، جناب محبوب گوہر اسلام پوری، جناب سراج تابانی، جناب منظر عارفی، جناب شاعر علی شاعر اور جناب ریاض ندیم نیازی اور مولانا خدا بخش رضا سعیدی کا بھجوایا ہوا نثری مضمون بھی شامل کیا جارہا ہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اولین تصانیف میں ''الذکر الحسین فی سیرۃ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)'' بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ تاخیر کی وجہ کیا ہوئی اس کے تذکرے کے ساتھ الحمدللّٰہ یہ کتاب شائع ہوگئی ہے۔

اس دوران خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید و سیاہ کے پشتو تراجم بھی شائع ہوگئے ہیں۔

حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب ''طلاقِ ثلاثہ'' کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے، علاوہ ازیں حضرت خطیبِ اعظم کی یادگار کتاب سفینۂ نوح (حصہ دوم) کا انگریزی ترجمہ بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ علیہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے تذکرے پر مشتمل یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' کے سولہویں (16) ایڈیشن میں پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بہت غلطیاں رہ گئی تھیں جو بلاشبہ بہت بڑی کوتاہی تھی۔ اس کتاب کا تصحیح شدہ نسخہ 17 واں ایڈیشن ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہوگیا ہے اور اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہورہا ہے۔

سفینۂ نوح کے حصہ اول اور دوم کے اُردو ایڈیشن بھی تصحیح کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو طباعت کے لیے بھیج دیئے گئے ہیں۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی معرکۃ الآرا تصنیف سفید وسیاہ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ یہ تمام کتب انٹرنیٹ پر بھی مطالعے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر دست یاب ہیں۔

www.google.http://kaukabnooraniokarvi.com/all-books

☆ ماہِ صیام، یوم عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں پی ٹی وی، میٹرو وَن، ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی، جیوٹی وی، چینلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلے کاسٹ ہوئے اور بحمد اللہ تعالیٰ بہت پسند کیے گیے۔ کئی ٹی وی چینلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلے کاسٹ کیں۔ ماہِ صیام میں بول ٹی وی پر 30 پروگرام، ''حقیقت اور عقیدت کے بول علامہ اوکاڑوی کے

ساتھ'' کی رکارڈنگ بول ٹی وی چینل نے جناب سید حماد حسین کی میزبانی میں دوبارہ نشر کیے گئے۔ گزشتہ برس ٹی وی وَن چینل سے سید حماد حسین کی میزبانی میں روزانہ شب بارہ بجے ''ہم اور ہمارا اسلام'' کے عنوان سے 29 پروگرام ہوے، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفتگو کو بہت پسند کیا گیا۔ جیوٹی وی نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طویل دورانیے کا پروگرام پھر ٹیلے کاسٹ کیا، اس پروگرام کی میزبانی بھی علامہ صاحب نے کی تھی اور خطاب کے بعد دعا بھی کی۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفتگو کو بحمدہ تعالیٰ بہت پذیرائی ملی۔

یکم رمضان المبارک سے 29 رمضان المبارک تک افطاری اور سحری نشریات میں پی ٹی وی اور جیوٹی وی چینلز سے کورونا وائرس کی وجہ سے اجتماعی پروگرام کی بجائے گفتگو پر مشتمل پروگرام حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے ماہِ رمضان ٹرانس میشن میں روزانہ پیش کیے گیے۔ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو عالمی پذیرائی ملی۔ ملک و بیرون ملک ناظرین کی بڑی تعداد نے اسے دیکھا اور سراہا۔ یہ تمام پروگرام درج ذیل ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کردیئے گئے ہیں۔ بول ٹی وی چینلز نے دو برس پہلے کے پروگرام کی رکارڈنگ پھر ٹیلے کاسٹ کی اور جیوٹی وی کے دوسرے چینلز سے بھی کچھ رکارڈنگ پیش کی گئی۔

جیوٹی وی نے ایک بہت دل چسپ اور عمدہ پروگرام ترتیب دیا تھا۔ ایک کم سن بچے شیث کے ساتھ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے گفتگو کا ''شیث اور علامہ صاحب'' کے عنوان سے، 30 نشستوں کا یہ پروگرام عالمی طور پر بہت زیادہ پسند کیا گیا، اس پروگرام کو دوبارہ نشر کیا گیا۔

کورونا وائرس کے دنوں میں لوگوں کی نیکی کی طرف راغب کرنے کے لیے بول ٹی وی چینل نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی آواز میں اذان اور دعائیں رکارڈ کیں اور پنج وقتہ باجماعت نماز بھی ٹیلے کاسٹ کی۔ شبِ معراج اور شبِ براَت میں علامہ صاحب کے خصوصی خطبات نشر کیے جو بہت پسند کیے گئے۔ یہ تمام پروگرام درج ذیل لنک پر ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

www.youtube.com/user/okarvispeechesnetwork

☆ امریکا سے الحاج ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، امریکا ہی سے حضرت مولانا مفتی قمر الحسن بستوی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، جرمنی سے جناب شبیر کھوکھر کراچی تشریف لائے اور خطیبِ ملت سے ملاقات کی۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیرِ قرآن بیان فرمائی۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 39 برس میں سورۃ الشعراء تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اور اب سورۃ القصص پارہ 20 کی تفسیر کا بیان پورا ہورہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے گزشتہ سالانہ عرس شریف سے چار روز قبل ان کی قبر مبارک پر ماربل کے کام کی تکمیل ہوئی، برسوں قبل ماربل مارکیٹ کے ذوالفقار علی نے یہ کام اپنے ذمہ

لیا تھا لیکن معاہدے سے زیادہ رقم وصول کرنے اور کئی برس انتظار کروانے کے باوجود کام مکمل نہیں کیا۔ گزشتہ برس بہاول پور سے جناب جنید رضا کراچی آئے اور آرکی ٹیکٹ عاصم عطاری صاحب سے متعارف کروایا۔ انہوں نے مزار شریف کے چبوترے کا نقشہ اور جزئیات کی تفصیل تیار کرنے کے لیے بہاول پور سے کراچی کا ازخود سفر کیا۔ لاہور سے جناب مرزا محمد ارشاد نے کراچی آکر اس نقشے کے مطابق تعمیر کی۔ مستری محمد حنیف نے اپنے فرزند کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ دل شاد ماربلز کے ساجد صاحب نے ماربل فراہم کیا۔ آر ایم ٹی انٹر پرائزز کے جناب بابر غوری نے ماربل پر CNC کارِوِنگ مشین سے نقش و نگار اور خطاطی کا کام پورا کیا۔ تمام ماربل پر قرآن شریف پڑھا گیا۔ عرس شریف سے چار دن قبل یہ کام مکمل ہوا۔ الحمدللّٰہ اس طرح یہ مرحلہ بھی پورا ہوا۔ سبھی زائرین نے کام کو بہت سراہا اور پسند کیا۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گُل زارِ حبیب کے آفیشل فین پیج بنائے ہوئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے ازخود فین پیج بنا رکھیں ہیں اور ان میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ ان کی محبت وعقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوئے فین پیج ختم کردیں تاکہ کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے پندرہ برس سے زیادہ ہو رہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ دیے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کردینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اور کون سا ''ترقیاتی کام'' ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔ سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جو سامان کیا ہے اس کا ''نوٹس'' لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کر کے سگنل فری کورے ڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں خواتین کے لئے ''مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب'' کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا وِرد اور اجتماعی دُعا مسائل ومشکلات کے حل میں بحمدہ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ

قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیھا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہفتہ 06 نومبر 2021ء کو سالانہ محفل وعرس شریف کا انعقاد ہوا۔ مجلسِ خواتین کی نگران محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت واحترام کے ساتھ نعت ومناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں درس وحلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ وشوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔ یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل وِرد کا ہدیہ شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔ مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت وعقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ''بلاگ'' (Blog) بنادیا ہے۔ لفظ ''www.okarvi'' ٹائپ کیجئے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔ علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فَین پیج بنائے گئے ہیں۔ کچھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگس اس میں جمع کی ہیں۔ پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جارہی ہیں۔

☆ گزشتہ عرس شریف کے بعد حضرت خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی دو خالائیں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ ان کے ددھیال اور ننھیال میں ایک ایک کر کے بزرگ ہستیاں رخصت ہوگئیں۔ ایک بڑا سانحہ ارتحال یہ بھی ہوا کہ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی بڑی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے راول پنڈی میں اچانک وفات پاگئیں۔ **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، اللھم اغفر لھا وارحمھا**۔ خاندان بھر میں ان کی وفات کا صدمہ شدت سے محسوس کیا گیا۔ راول پنڈی میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ کاظمی سلطان پوری نے نماز جنازہ پڑھائی، جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ہی میں چہلم کی فاتحہ کا اجتماع ہوا، جامع مسجد گل زارِ حبیب کراچی میں بھی ایصالِ ثواب کا اجتماع ہوا۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تادمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔

مولانا غلام ربانی چشتی (لالہ موسیٰ)، خطیبِ ملت کی خالہ محترمہ (چشتیاں شریف)، مفتی محمد یوسف بندیالوی (پنجاب)، محترمہ ریحانہ کوثر قادری (مراڑیاں شریف)، اظہار المصطفیٰ اعظمی (کراچی)، والدہ رضوان عرفان (کراچی)، ڈاکٹر احمد منصور (جنوبی افریقا)، محمد حنیف ہاشم (کراچی)، سید محمد حنیف بخاری، مفتی محمد عمر فاروق سعیدی (پنجاب)، عبدالرافع مانی شیخ کی کمسن ہمشیرہ نور فاطمہ (کراچی)، حاجی فضل حسین خلیفہ (گھم کول شریف)، وقاص مصطفیٰ کی خالہ محترمہ (کراچی)، حنیف رحمٰن (کراچی)، سید جاوید مرغوب (کراچی)، تحریکِ افکارِ رضا ممبئی کے محمد زبیر قادری کی والدہ محترمہ (انڈیا)، محمد اعجاز کے بہنوئی (کراچی)، علامہ سید ریاض حسین شاہ کے بھائی (راول پنڈی)، قاری عبدالخبیر عباسی (برطانیا)، مولانا ساجد الہاشمی کی والدہ محترمہ (برطانیا)، دعوت اسلامی کے مشتاق قادری کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، جناب عدیل لیاقت کے ماموں شیخ محمد امین (پاک پتن)، محمد منصور (جنوبی افریقا)، حضرت مولانا مفتی احمد یار رضوی (پنجاب)، نعت خواں خلیل سلطان کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، جناب سید محمد اسلم غزالی کے بھائی سید محمد نواب ٹیپو (کراچی)، حضرت پیر غلام رضا علوی (راول پنڈی)، کرنل سہیل صادق کے والد ملک محمد صادق (لاہور)، ممتاز نعت خواں الحاج سعید ہاشمی (کراچی)، محمد حنیف موسانی (کراچی)، خطیبِ ملت کے بہنوئی الحاج محمد افضل کی بڑی ہمشیرہ (پنجاب)، حضرت مولانا نسیم اشرف حبیبی (جنوبی افریقا)، جناب یونس کریم (ڈربن)، مہر رشید احمد (امریکا)، مولانا اکبر علی فاروقی (انڈیا)، مولانا ابوسنان عتیق الرحمٰن رضوی کی والدہ (انڈیا)، علامہ افروز چڑیا کوٹی کے والد محمد مظہر انصاری (بھارت)، مولانا عارف نورانی (آزاد کشمیر)، صاحب زادہ سید حامد سعید کاظمی کی خوش دامن (ملتان)، خطیبِ اعظم کے دیرینہ عقیدت مند سابق وزیر الحاج شمیم الدین (کراچی)، محترمہ سعدیہ سہیل کی خالہ محترمہ (پنجاب)، پیر سید انتظار الحسن شاہ کے ماموں (چھالے شریف)، محترمہ سیدہ صفیہ باجی (دلاں والا)، مولانا شاہ الحمید حسن باقوی (انڈیا)، عارف میمن کے والد محمد انور (امریکا)، پیر صبغت اللہ شاہ پیر پگارا کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، رانا عرفان کی والدہ محترمہ (اسلام آباد)، سید اعجاز علی کے برادر نسبتی (کراچی)، سید محمد ساجد قادری کی خالہ محترمہ (کراچی)، خطیبِ ملت کی خالہ زاد بہن رضیہ اقبال (پاک پتن)، گل زار حبیب ٹرسٹ کے سابق رکن خالد رشید شیخ کے والد الحاج عبدالرشید شیخ (فیصل آباد)، جناب غلام رسول کارپینٹر کے بھائی غلام نبی (فیصل آباد)، مشہور نعت گو راجا رشید محمود (لاہور)، جناب سید جاوید علی غوری کے برادر سید طارق علی غوری (کراچی)، ممتاز صحافی ضیاء شاہد (لاہور)، بلبلِ بنگال علامہ حنیف قادری (انڈیا)، قاری خلیل کے ماموں زاد مع 6 افراد، مولانا محمد یامین نعیمی، شیخ محمد ارشد چوچلو (لاہور)، لاہور میں شہدائے ناموسِ رسالت جو انتظامیہ کی گولیوں کا نشانہ بنے، مفتی عبدالحکیم رضوی ناگ پور (انڈیا)، مولانا عاشق الرحمٰن حبیبی، مولانا شکیب ارسلان اعظمی (بھارت)، حضرت نقیب الاشرف پیر سید طاہر علاؤالدین گیلانی کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، ذاکر حسین دیناج پوری (بھارت)، حضرت مولانا عبدالعزیز چشتی (کاموں کی)، صاحب زادہ محمد سبحانی اوکاڑوی کی خوش دامن اور کرنل سیف الاسلام کی والدہ (پشاور)، مجیب الرحمٰن بلرام پوری (بھارت)، ریاض احمد پیلی بھیتی (بھارت)، ڈاکٹر شکیل اعظمی (گھوسی)، بیرسٹر سید وسیم الحسن نقوی کے ماموں سید طاہر یوسف بخاری (حافظ آباد)، سید جنید کے سسر

(کراچی)، قاری عبدالغفار ملتانی (ملتان)، محمد شوکت حسن شیخ (کراچی)، حضرت پیر عبدالحمید محمد سالم بدایونی (بھارت)، مفتی امانت رسول قادری (بھارت)، الحاج پیر سید شوکت حسین رضوی (جدہ)، احمد مجتبیٰ صدیقی (بھارت)، محترمہ کوثر ابوالحسن (کراچی)، مفتی متھر احمد لطف اللہ قادری (بھارت)، پیر سید اسمٰعیل اشرفی (بھارت)، جناب شبیر ابو طالب کے والد محترم (کراچی)، ڈاکٹر سر ضیاء الدین کی دختر ڈاکٹر اعجاز فاطمہ (کراچی)، شیخ محمد اسلم ابن حوالدار نور محمد (لاہور)، پیر میاں محمد صالح شرق پوری کے سسر میاں حامد محمود (پنجاب)، سید فیروز الدین سہروردی (کراچی)، اختر رضا مصباحی (بھارت)، سید ابراہیم الاحسائی (عرب)، مولانا اکرام المصطفیٰ کی والدہ محترمہ (کراچی)، مفتی محمد یونس کشمیری (برطانیا)، حضرت خطیبِ اعظم کی دختر اکبر اہلیہ الحاج شیخ محمد اعظم مرحوم (راول پنڈی)، حضرت پیر سید دولت حسین شاہ (کراچی)، حافظ مظہر حسین اور ان کے والد (ملتان)، میاں محمود احمد (کراچی)، الحاج حافظ سردار محمد کے فرزند افضل (لاہور)، سید محی الدین حفیظ اللہ مدنی (مسجد نبوی)، مسجد نورِ حبیب کے سید اخلاق شاہ کے بھائی سید سجاد شاہ (کراچی)، صوفی محمد شوکت علی قادری کے والد محترم (لاہور)، مولانا عبدالمصطفیٰ ردولوی کی اہلیہ محترمہ (بھارت)، پیر نور الحق قادری کی ہمشیرہ (کے پی کے)، حضرت امیر اہلِ سنّت کی بھانجی نجمہ (کراچی)، الحاج جاوید اقبال کی ہمشیرہ زینت بشیر (فیصل آباد)، انور اقبال بلوچ (کراچی)، میاں خلیل کی ہمشیرہ (آسٹریا)، محمد مجیب رضوی (دکن)، الحاج شیخ محمد نعیم نقش بندی کے برادر نسبتی محمد فاروق (راول پنڈی)، ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی (پنجاب)، ریحان ریاض کی والدہ سیدہ نسیمہ (کراچی)، حضرت خطیبِ ملت کے خلیفہ الحاج پیر محمد قاسم اشرفی کی اہلیہ محترمہ اور فرزند مولانا محمد محسن اشرفی (کیپ ٹاؤن)، مولانا محمد محسن اشرفی کی اہلیہ نسیمہ اور سسر محمد عثمان ذالگاؤنکر اشرفی (کیپ ٹاؤن)، سید تجمل حسین گیلانی (پنجاب)، محمد محبوب بنگالی (کراچی)، الحاج عارف سلیمان کے برادر محترم بشیر سلیمان (کراچی)، نعت خواں محمد علی سہروردی کی والدہ محترمہ (کراچی)، پیر خالد سلطان کی والدہ محترمہ (بلوچستان)، پیر سید اسد علی شیر شاہ کرماں والے (اوکاڑا)، حضرت پیر رحمت کریم (کے پی کے)، استاذ العلماء مولانا عبدالمالک لقمانوی (ہری پور ہزارہ)، مولانا عبدالرحمٰن جلالی کی خالہ زاد بہن (پنجاب)، حضرت محدث اعظم پاکستان کے اولین شاگرد حضرت مولانا محمد ادریس رضوی چاٹ گامی (بنگلا دیش)، ڈاکٹر سبطین کی والدہ محترم (لاہور)، عارف قریشی کی چچی محترمہ (کراچی)، خطیبِ ملت کے ماموں زاد بھائی کے فرزند عثمان ظفر (اوکاڑا)، خطیبِ ملت کے خالہ زاد بھائی الحاج شیخ محمد اشرف (پیر محل)، الحاج رفیق سلیمان کی بھابھی صاحبہ شہناز فاروق (کراچی)، حضرت مولانا سید مظفر حسین شاہ کے بہنوئی (کراچی)، جناب محمد اکرم دیوان کی والدہ محترمہ (منڈی بہاؤالدین)، پیر سید میر طاہر بلگرامی (بھارت)، ابرہیم یعقوب منصور (جنوبی افریقا)، محترمہ ثریا غلام حسین منصور (جنوبی افریقا)، الحاج ہاشم یوسف منصور کی بڑی بہن عائشہ یوسف منصور (سوازی لینڈ)، تنویر پٹھان (کراچی)، مولانا اوکاڑوی ہاؤس کی خادمہ نصیبن صاحبہ (کراچی)، علامہ محمد عثمان برکاتی (کراچی)، مولانا محمد مشتاق سلطانی (پنجاب)، حضرت مولانا محمد بدر عالم بدر القادری (بھارت)، ڈاکٹر نسرین مغل (کراچی)، امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری کے والد گرامی سید احمد علی شاہ (غور غشت)، نعت خواں فیصل حسن نقشبندی کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ

(بورے والا)، ریڈیو پاکستان کراچی کے عظیم سرور، ممتاز ادیب و مدرس پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (فیصل آباد)، شاہینہ پوری کی والدہ محترمہ (کراچی)، محمد بلال قادری کے والد محترم عبدالواحد (کراچی)، حضرت مولانا مفتی محمد اشرف القادری (مراڑیاں گجرات)، الحاج نظام الدین اشرفی (کیپ ٹاؤن)، سنی تحریک کے سربراہ محمد سلیم قادری کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، الحاج جاوید معرفانی کے چچا جناب محمد اقبال معرفانی (کراچی)، محمد انوار مونگا کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، مولانا محمد منور عثمانی (پنجاب)، مفتی نذیر احمد سعیدی (پنڈ دادن خان)، جناب میر خلیل الرحمٰن کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، کامیڈین عمر شریف (کراچی)، خطیبِ ملت کی خالہ محترمہ (پیر محل)، محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان (اسلام آباد)، محمد ذی شان قادری کی والدہ محترمہ ریحانہ نذیر (کراچی)، حضرت تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی کے فرزند محمد اطیب نعیمی (کراچی)، الحاج محمد یوسف تار (لاس اینجلس)، مولانا غلام دست گیر افغانی (کراچی)، پیر سید ابرار حسین شاہ بخاری کی والدہ محترمہ (پنجاب)، الحاج محمد انور واحدنا (دبئ)، جواں سال عامر قریشی (کراچی)، الحاج شعیب مدنی کے والد عبدالستار میمن (کراچی)، اہلیہ جناب سردار محمد (اوکاڑا، ایک چک)، محترمہ محبہ ماکڈا کے والد محترم (کراچی)، ممتاز نعت خواں جناب خالد حسنین خالد (چک وال)، راجو بھائی کی والدہ اور رحیم الدین کی اہلیہ (ڈولی کھاتا)، محمد زبیر کے والد محمد ابراہیم (یاسین اسکوائر)، رحمت علی کے فرزند شوکت علی (سپاری والا کمپاؤنڈ)، امتیاز احمد (یاسین اسکوائر)، محمد عمران قادری کی ہمشیرہ (کراچی)...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ **ربنا اغفر لنا و لا خواننا الذین سبقونا بالایمان**، آمین

ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ ان تمام حضرات و خواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنہوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔ اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہا الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آگہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے وِرد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ تلخ و ترش باتیں بھی اصلاح و تعمیر کی غرض سے کرتے ہیں، کسی کی دل آزاری یا تضحیک و تحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالیٰ ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لئے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔ کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ

عبارات کی کمپوزنگ میں املائی غلطیاں درست کر لی جائیں۔ احتیاط کے باوجود اگر کوتاہی ہوئی ہو تو عفو و درگزر فرمائیں۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

من جانب

محمد لیاقت خان قادری	صوفی صوبہ خان قادری	شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یواے ای
مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور	محمد رضوان عباسی	شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا
صوفی غلام قادر قادری	الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور)	شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی
سید اسحٰق عادل شاہ قادری	حاجی جاوید معرفانی	ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا
عبدالقادر کامران، سوازی لینڈ	زمرد ثقلین	الحاج افتخار الدین ارشد (جرمنی)
حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا	مطلوب الرحمٰن زاہد	حافظ سعید احمد مکی، برطانیا
شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا	صوفی اقبال احمد، برطانیا	مولانا شیراز منصور قادری، افریقا
صوفی محمد عرب، یواے ای	شیخ ذی شان اشرف، پیر محل	مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور
شاہد ایوب قریشی	محمد سلمان قریشی	پروفیسر ازہر عباس (ویانا)
سید تجمل یاسین (آسٹریا)	صابر علی حقانی، امریکا	شیخ نیک محمد، شرق پور شریف
صوفی ابو محمد قادری	سید محمد ساجد قادری	شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف
مفتی محمد آصف قادری	مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک	خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ
شیخ محمد عمر، راول پنڈی	محمد زبیر خان قادری، بھارت	میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ
عبداللطیف قادری	حیدر علی قادری	ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا
محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا	حمید اللّٰہ قادری	راجا عبدالحمید، آسٹریلیا
سید منور علی شاہ بخاری، امریکا	محمد الیاس، ہائی پوائنٹ	حافظ اللّٰہ رکھا (امریکا)
محمد اسحٰق اشرفی (جنوبی افریقا)	شہریار رحمانی (آسٹریا)	محمد حمزہ سجاد (راول پنڈی)
سائیں محمد الیاس حسین (امریکا)	حاجی رحیم الدین قریشی	شیخ منظور احمد قادری، لاہور
احمد رشید، جنوبی افریقا	حاجی محمد حسین میمن	شیخ محمد شفیق، لاہور
سید محمد جنید قادری	محمد عثمان قلندری	پیر مقصود احمد سعید، رائے ونڈ
الحاج حنیف ہارون دھوراجی	شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد	صوفی منظور احمد، وزیر آباد
سید نورانی حفیظ قادری	شبیر احمد قادری، مانسہرہ	سعود خلیل مغل، گوجراں والا
محمد نواز، امریکا	محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت)	محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب
ملک محمد رمضان	غلام رسول قادری	محمد نادر خان قادری
شیخ فرید نثار، بھارت	غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت	شیخ عمر علی، راول پنڈی
عبدالاحد حسن	مولانا محمد عرفان قادری	ندیم نیاز
حاجی محمد انور (اوکاڑوی)	مولانا علاء الدین قادری	محمد عالم عباسی

محمد راشد خان قادری	محمد ارشد عباسی	اصغر علی
الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد	محمد زبیر الدین قریشی	حافظ محمد ناصر قادری
محمد عارف قریشی، چائنا	محمد الطاف قریشی قادری	محمد نور خان قادری
حاجی عظیم حسین	سید سمیع اللّٰہ حسینی	محمد فرقان خان لالی
جنید لیاقت	انجینئر سید حماد حسین	سید شعیب حسین
سید ثاقب علی	حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان	جنید رضا، بہاول پور
ہارون رشید، ابوظہبی	محمد سلیم سنّی	عبدالغفار داؤد
سید اسلام شاہ و برادران (امریکا)	محمد پرویز اشرف (امریکا)	محمد شفیق مہر (امریکا)
گل ریز قادری (بہاول پور)	عامر خاں درانی (آسٹریلیا)	احسن عبدالرحمٰن
محمد تسنیم	محمد ابرار قادری (سعودی عرب)	نسیم عطاری
سید مدبر حسینی	محمد علی تالیا (یو اے ای)	عجب چانڈیو
رضوان ملک	مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی	احسان اللّٰہ قریشی
وقاص مصطفیٰ قادری	کاشف ایوب قریشی	سید شاہ حسین راجا
شیخ عدیل لیاقت و برادران (پاک پتن)	شجاعت صدیقی	ملک بابر اعوان کوکبی قادری
الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا	محمد ربیع حسین کوکبی	محمد زین قادری
عبدالرافع (مانی شیخ)	شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا)	محمد آصف خان
عبدالشکور	رضوان اسلم	فہد رحمٰن خان کوکبی
حاجی ساجد یعقوب	الحاج ملک محمد خلیل (لاہور)	سید شارف علی بخاری
محمد امین بیگ قادری	محمد ناصر	شیخ محمد عدیل (ساہی وال)
سید اخلاق حسین شاہ	محمد مبشر رضا	سید ریحان علی چشتی
عمر احمد صدیقی	حاجی ذوالفقار علی نیازی (فیصل آباد)	سید محمد احد حسنین شاہ
محمد اویس آفریدی	محمد مشاہد مزمل	محمد عزیر
محمد کاشف احمد		

خادمین ومعاونین
مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ان شاءاللّٰہ تعالی، حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا **40واں** سالانہ مرکزی دوروزہ **عرس مبارک** جمعرات، جمعہ **09-10 فروری 2023**ء اور **40واں** سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **10 فروری 2023**ء کو منایا جائے گا۔

بسم اللّٰہ وَالحَمدللہ و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عاشق رسول خطیب العصر **علامہ اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ کی یاد میں

تحریر : **خدابخش رضا سعیدی**
گدائے درِ غزالی زماں
فاضل جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، ملتان

امابعد! اہلِ سنت و جماعت احناف پر اللّٰہ تعالیٰ جلّ شانہ کا ہمیشہ کرم رہا ہے کہ اس جماعت میں بے مثال اولیائے کاملین پیدا ہوئے اور متبحر علمائے کرام، مفتیانِ عظام جلوہ گر ہوئے اور علمائے کرام بھی صحیح العقیدہ جن میں کسی بھی قسم کی لچک تک ہی نہ رہی۔ ان علمائے ربّانیین میں تلمیذِ غزالی زماں و منظورِ نظر امامِ اہلِ سنّت، صوفی با صفا، عالم باعمل، خطیب العصر، علامۃ الدہر فخرِ ملّت، قائد اہلِ سنّت الحافظ الحاج حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت بھی شامل ہے جو کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جس قدر اہل سنت و جماعت میں اپنا مجاہدانہ کردار ادا کیا وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے اور وہ کسی سے مخفی بھی نہیں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی گراں قدر خدمات رہتی دنیا تک یاد رہیں گی اور آپ کی خدماتِ عالیہ کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

خطیب العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ زبردست عالمِ دین، باکمال صوفی، عظیم مفکر، متبحر فقیہ، بے بدل خطیب، عظیم رہنما تھے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ حضرت غزالی زماں امامِ اہل سنّت علامہ سید احمد سعید کاظمی محدث ملتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے اجلہ فضلاء میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ جس انداز میں خطاب فرمایا کرتے تھے، وہ ایک عجیب رنگ ہوتا تھا۔ آپ کے خطاب دل نواز سے عشاقانِ رسول ﷺ خوب محظوظ ہوا کرتے تھے۔ آپ کا بیان لاجواب قرآن وحدیث اور اولیائے عظام کے اقوال سے مزین ہوتا تھا۔ ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ خطیب العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ جب ملتان جامعہ اسلامیہ انوار العلوم کے سالانہ جلسے میں خطاب کے لیے تشریف لاتے تو بڑے بڑے لوگ، وکلاء، جج حضرات آپ کی تقریر کو بڑے شوق سے سنتے اور ان حضرات کے ہاتھوں میں قلم اور رجسٹر ہوتے آپ کی تقریر کو قلم بند کرتے۔

خطیب العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی حضرت غزالی زماں رحمۃ اللّٰہ علیہ سے محبت: علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کو امامِ اہلِ سنت، بیہقی وقت، عینی عصر حضرت غزالی زماں امامِ اہل سنّت علامہ سید احمد سعید کاظمی محدث ملتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی، جسے دنیا جانتی ہے۔ حضرت غزالی زماں کے حکم پر کئی بار عالمِ اسلام کی عظیم مرکزی دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ میں جلوہ گر ہوئے۔ اپنے بیان لاجواب سے عوام وخواص کے قلوب واذہان کو منور فرماتے۔ حضرت غزالی زماں رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کا بیان بڑے شوق سے سماعت فرماتے۔

مصنفِ کتب کثیرہ خلیفہ حضور تاجِ الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد شہزاد قادری ترابی مدظلہم لکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت غزالی زماں امامِ اہل سنّت علامہ سید احمد سعید کاظمی محدث ملتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کراچی تشریف لائے۔ میٹھادر کے علاقہ میں کسی کی دعوت پر جانا تھا چناں چہ آپ نے فرمایا کہ میں ذرا وضو کرلوں۔ محمدی مسجد میٹھا در (کراچی) میں وضو کے لیے تشریف لے گئے۔ وضو فرما کر جب باہر تشریف لائے تو خطیبِ اعظم پاکستان الحافظ الحاج حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمتہ والرضوان کے ایمان افروز خطاب کی آواز سنائی دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی قریب میں جلسہ ہے؟ عرض کی گئی خطیبِ اعظم پاکستان علامہ اوکاڑوی خطاب فرما رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت غزالی زماں رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے پرچی پر لکھا ''سید احمد سعید کاظمی محمدی مسجد کے پاس آپ کو یاد کررہا ہے'' یہ رقعہ کسی کو دے کر فرمایا علامہ اوکاڑوی کو دیں۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کسی صاحب نے اسٹیج پر جا کر وہ رقعہ خطیبِ اعظم پاکستان علامہ اوکاڑوی کی خدمت میں پیش کیا۔ دورانِ خطاب علامہ اوکاڑوی رقعہ پڑھتے ہی اسی مقام پر تقریر کو ختم کرکے اسٹیج سے اُترے اور پیدل جلدی کی صورت میں حضرت غزالی زماں رحمۃ اللّٰہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ (شروع میں کئی برسوں تک حضرت غزالی زماں رحمۃ اللّٰہ علیہ کراچی میں خطیب العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ ہی کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت کے ایک فرزند سید سجاد شاہ صاحب کی شادی کی برات بھی علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے گھر قیام پذیر ہوئی اور تقریب بھی وہیں منعقد ہوئی)۔

علمائے اہل سنّت کی علامہ اوکاڑوی سے محبت: بڑے بڑے علمائے کرام خطیبِ اعظم پاکستان علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے بڑی محبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ سے کئی علماء نے استفادہ کیا۔ چناں چہ تلمیذ غزالی زماں علامہ مفتی خورشید احمد صدیقی مدظلہ (ملتان) نے راقم الحروف کو بیان کیا کہ ایک مرتبہ خطیب العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے میں نے عرض کی، حضرت فنِ خطابت میں کچھ ہدایات فرمائیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ مطالعہ کو فوقیت دیں۔ کثیر حوالہ جات جمع کریں۔ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔ اور شاعری میں بالخصوص اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی حدائقِ بخشش کو یاد کریں۔ مزید ارشاد فرمایا تقریر میں اس طرح ترتیب دیں کہ جیسے میں نے اپنی کتاب ''ذکرِ جمیل'' کو ترتیب دیا۔ ایسے ہی محنت کریں۔ مولانا موصوف کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی حضور میں آپ کی کتاب ''ذکرِ جمیل'' ہی نہ یاد کرلوں؟ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ہنستے ہوئے ارشاد فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ بنا بنایا سودا آپ کو مل گیا۔ آپ اس سے ہی خوب فائدہ حاصل کریں۔

علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تصنیفِ لطیف مسئلہ سیاہ خضاب پر ایک نظر: راقم الحروف ملتان کی ایک مسجد میں خطیب تھا۔ وہاں کے ایک ڈاکٹر نمازی مجھے کہنے لگے مولانا میری بیوی جوان ہے۔ میری عمر کچھ زیادہ ہے۔ داڑھی کے بال سفید ہونے لگے ہیں۔ جس کی وجہ سے میں سیاہ خضاب لگاتا ہوں۔ لوگوں نے مجھ پر طرح طرح کے اعتراضات شروع کردیئے حتیٰ کہ کچھ لوگوں نے مجھے جہنمی تک کہہ دیا۔ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے تسلی بخش جواب دیں کہ سیاہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں؟

راقم نے اکابرینِ اہل سنّت کی کتب کا مطالعہ کیا۔ بالخصوص خطیبِ اعظم پاکستان علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تصنیفِ لطیف ''مسئلہ سیاہ خضاب'' کا بھی مطالعہ کیا۔ جس سے فقیر کی الجھنیں ختم ہوئیں اور نفسِ مسئلہ کو سمجھ کر ڈاکٹر موصوف کو مکمل مسئلہ سمجھانے میں کامیاب ہوا۔

قابلِ غور بات: واضح رہے کہ خطیبِ اعظم پاکستان علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی کتابِ مذکور پڑھنے سے فقیر کو یہ بات خوب معلوم ہوئی کہ علامہ موصوف کو فقاہت میں بھی مہارت تامہ حاصل تھی۔ کتاب ''مسئلہ سیاہ خضاب'' کو پڑھ کر یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ صاحب فنِ تصنیف میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ فقیر اس بات کو یوں عرض کرنا مناسب سمجھتا ہے کہ دیگر مسالک کے علماء کا دعویٰ ہے کہ ہم نے تصنیفی کام بہت زیادہ کیا۔ دیگر مسالک کی کئی کتب فقیر کے زیرِ مطالعہ رہیں۔ حالت یہ ہوتی ہے کہ ایک موضوع پر کتاب لکھنا شروع کرتے ہیں تو کہیں سے کہیں چلے جاتے ہیں۔ نہ مسئلے کی مطابقت کا پتہ ہوتا ہے اور نہ ہی سیاق و سباق کی خبر۔ یعنی ایک مسئلہ کو خلط ملط کرکے بیان کیا۔ جس سے نقصان یہ لازم آتا ہے کہ کتاب کو پڑھنے والے حضرات تنگی کا شکار ہوکر مطالعہ سے خفا ہوجاتے ہیں۔

خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تصنیفِ لطیف مسئلہ سیاہ خضاب میں صرف اور صرف نفسِ مسئلہ کو بیان کیا۔ یعنی موضوع کے تحت ہی بات کی۔ سیاق و سباق کا بھی خوب خوب خیال رکھا اور مسئلہ سیاہ خضاب کے علاوہ کسی اور موضوع کو نہیں چھیڑا۔ شائقین حضرات علامہ اوکاڑوی رحمتہ اللّٰہ علیہ کی اس کتاب کو پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ؎ صدائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

علامہ اوکاڑوی حقیقت میں ترجمانِ اہل سنّت: خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ حقیقت میں ترجمانِ اہل سنّت تھے۔ یقیناً یہ لقب آپ کی ذاتِ والا صفات پر صادق آتا ہے۔ آج کل کے بعض جہال خطباء دنیا کی ہوس میں آکر اپنا رخ بدل لیتے ہیں اور رافضیت یا ناصبیت کی بیماری چھا جاتی ہے جس سے دنیائے سنیت کو نقصانِ عظیم ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام گمراہی کی طرف اپنا رخ کرلیتی ہے۔

خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا نامِ نامی اسم گرامی ان شخصیت میں سے ہے جنہوں نے اپنی مبارک زندگی میں اللّٰہ تعالیٰ کی توحید کو خوب بیان کیا اور سیدِ عالم ﷺ کی رسالت کے بھی خوب ڈنکے بجائے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ بھی محبت رہی اور اہلِ بیتِ اطہار کے ساتھ بھی پیار رہا اور اولیائے کرام سے بھی خوب الفت رہی۔ مطلب یہ کہ صحیح معنوں میں آپ علمائے ربانیین میں سے تھے جو کہ حقیقی معنوں میں ترجمانِ اہل سنّت تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ ان کی قبر پر ہمیشہ انوار کی بارش فرمائے۔

زبان بندی کے باوجود بیان فرمادیا: مناظرِ اسلام، فاتح وہابیت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان فیضی مدظلہم (مقیمِ حال خانیوال، پنجاب) نے راقم کو خود بیان فرمایا کہ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد اشفاق رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ (خانیوال، پنجاب) نے حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمتہ والرضوان کو خطاب کے لیے خانیوال میں مدعو فرمایا۔ جب مخالفین کو معلوم ہوا تو انہوں نے تھانہ خانیوال میں حضرت کی زبان بندی کی درخواست درج کرادی اور درخواست کی اطلاع انتظامیہ کو نہ دی گئی۔ چناں چہ خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کراچی سے بذریعہ ٹرین خانیوال پہنچے تو خانیوال اسٹیشن پر تھانہ کی انتظامیہ پہنچ کر علامہ اوکاڑوی کو درخواست دکھائی کہ آپ پر زبان بندی ہے لہذا آپ تقریر نہیں کر سکتے۔ خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بڑے ہی دھیمے لہجے میں ارشاد فرمایا برخوردار میں اتنا دور کا سفر کرکے آیا ہوں۔ اب ایسے تو واپس نہیں جاؤں گا ساتھ ہی تھانیدار سے ارشاد فرمایا۔ بھائی میری تقریر پر پابندی ہے۔ مگر میں نعت شریف تو پڑھ سکتا ہوں؟ تھانیدار نے کہا کہ حضرت آپ نعت شریف ضرور پڑھیں مگر تقریر نہیں کیوں کہ

آپ پر زبان بندی ہے۔ چناں چہ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ والی مسجد میں پہنچے۔ پولیس کی نفری بھی آپ کے ساتھ تھی۔ نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی گونج میں حضرت کا استقبال ہوا۔ نقیبِ محفل نے حضرت کا اعلان کیا تو آپ مائیک پر تشریف لائے۔ عوام سے مخاطب ہوکر فرمایا میری تقریر پر پابندی ہے۔ تھانیدار صاحب کی اجازت سے میں آپ حضرات کو نعت شریف سناتا ہوں۔ آپ نے تاجدارِ بریلی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ کلام

لم یأت نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا

شروع فرمائی۔ آپ ترنم کے بادشاہ تھے۔ پہلے ہی مصرعے کو بار بار پڑھا اور عوام سے پوچھا کیا آپ لوگوں کو نعت کے اشعار سمجھ آ رہے ہیں۔ مجمع سے آواز آئی کہ آپ ساتھ ساتھ اس کی تشریح بھی کریں۔ چناں چہ آپ نے ترنم کی صورت میں نعت بھی پڑھی اور ساتھ ساتھ تشریح بھی فرماتے گئے۔ اسی صورت میں آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا، تھانیدار اپنی نفری کے ساتھ حضرت کی تقریر جو نعت کی صورت میں تھی سن کر خوب محظوظ ہوا اور تقریر کے بعد تھانیدار نے آ کر حضرت کی قدم بوسی کی اور کہا حضرت کیا رنگ تھا آپ کی آواز میں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوب صورت آواز سے نوازا ہے۔ جن مخالفین نے آپ کے خلاف درخواست درج کرائی۔ انہیں آپ کے ساتھ بغض اور عناد کے علاوہ کچھ نہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کی زبان بندی پر درخواست درج کرائی۔ مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت ہے کہ زبان بندی کے باوجود بھی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔

علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت غزالی زماں کی کرامت : خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس قسم کا واقعہ ہے جسے یہاں مختصر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ چناں چہ حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف کے علاقہ میں تقریر کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کی تقریر پر پابندی لگا دی گئی۔ جب آپ جلسہ گاہ پہنچے تو پولیس کی نفری نے کہا کہ آپ کی تقریر پر پابندی ہے لہذا آپ بیان نہیں کر سکتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا بھائی میری تقریر پر پابندی ہے کیا دعا کرنے پر بھی پابندی ہے؟ پولیس نے کہا کہ حضرت آپ دعا ضرور کریں دعا پر کوئی پابندی نہیں۔ چناں چہ آپ نے دعا کی صورت میں کئی گھنٹے بیان فرمایا پولیس کو ہوش تک نہ رہا۔

علامہ اوکاڑوی نعت سنائیں گے اور میں جا کر حدیث پڑھاؤں گا: علامہ مفتی خورشید احمد صدیقی مدظلہم کا بیان ہے کہ حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھا کر تشریف لائے تو حدیث شریف پڑھانے کے دوران ایک وجد کی کیفیت میں ارشاد فرمایا علامہ اوکاڑوی حضور ﷺ کی بارگاہ میں نعت سنائیں گے اور میں جا کر حدیث پڑھاؤں گا۔ علامہ مفتی خورشید احمد صدیقی مدظلہم فرماتے ہیں کہ حضرت غزالی زماں اپنے وصال کے بعد میرے والدِ محترم امام الخطباء علامہ فیض رسول نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے خواب میں جلوہ گر ہوئے۔ فرمایا نظامی صاحب یہاں بڑا سکون ہے۔ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی نعت سناتے ہیں اور میں علمِ حدیث پڑھا رہا ہوں۔ یہاں پر بھی میری پڑھانے کی ڈیوٹی لگی ہے۔

اللہ تعالیٰ خطیبِ العصر علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پر رحمت وانوار کی ہمیشہ ہمیشہ بارش فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

منقبت شریف

حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

ازقلم : **اختر کاشف**، جھارکھنڈ، انڈیا

یاد ہے وہ لہجۂ گفتار علامہ شفیع — نقش جس کے دل پہ ہیں آثار علامہ شفیع
جو ملا وہ آپ کی سیرت کا قائل ہوگیا — دل نشیں تھا آپ کا کردار علامہ شفیع
ہر طرف طرزِ خطابت کی بہت ہی دھوم تھی — خوش ادا تھے اور خوش گفتار علامہ شفیع
آپ رخصت ہوگئے لیکن وفا کی بزم میں — آپ کی یادوں کی ہے مہکار علامہ شفیع
ہو سکے تو آپ پھر سے لوٹ کر آجایئے — سر اٹھاتے ہیں یہاں اغیار علامہ شفیع
کیوں اٹھاتے ناز وہ کاشف دواؤں کی بھلا — عشقِ آقا میں رہے بیمار علامہ شفیع

منقبت شریف

حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

ازقلم : **حسن فردوسی گونڈوی** ، انڈیا

باغ فردوس کے مہمان خطیب اعظم — آپ کی ذات ہے ذیشان خطیب اعظم
ایک اک لمحہ جو بخشا تھا خدا نے ان کو — کرگئے دین پہ قربان خطیب اعظم
رات دن آپ نے کی دین نبی کی خدمت — ہے یہی آپ کی پہچان خطیب اعظم
زندگی اسوۂ آقا پہ گزارو اپنی — آپ کا ہے یہی فرمان خطیب اعظم
اے حسن ذکرِ شہنشاہِ مدینہ کے طفیل — بن گئے وقت کے سلطان خطیب اعظم

امیرِ کشورِ خطابت، داعیِ فکرِ رضا

حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمہ کی شان میں خراجِ عقیدت

ازقلم : **محبوب گوہر اسلام پوری**، انڈیا

ماہرِ فن، واعظِ لاثانی علامہ شفیع
پاسبانِ غیرتِ ایمانی علامہ شفیع

بن کے اک مخلص نقیبِ مسلکِ احمد رضا
چھاگئے دنیا میں پاکستانی علامہ شفیع

نجد کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے
دے گئے اک کوکبِ نورانی علامہ شفیع

پُراثر تقریر سے ہر دشمنِ اسلام کو
کردیا کرتے تھے پانی پانی علامہ شفیع

عزت و ناموسِ ختم المرسلیں کے باب میں
آپ کی بے مثل ہے قربانی علامہ شفیع

ہے فروغِ عشقِ سرور جس کا منشورِ جَلی
ایسی اک تنظیم کے تھے بانی علامہ شفیع

شکلِ تصنیفات میں قرطاس پر پھیلا گئے
مذہبی افکار کی تابانی علامہ شفیع

دم بخود ہیں ناقدینِ فن بھی گوہر دیکھ کر
کرگئے ہیں یوں گہر افشانی علامہ شفیع

منقبت

حضرت مولانا **محمد شفیع اکاڑوی** علیہ الرحمہ

ازقلم : **سراج تابانی**، کلکتہ

شفیع نقش بندی اپنا رنگ یوں جما گئے
نظر نظر میں شمعِ عشقِ مصطفیٰ جلا گئے

وہ سیرتِ نبی کا ایسا آئینہ دکھا گئے
اسیرِ گمرہی کو طرزِ رہبری سکھا گئے

وہ ملکِ پاک و ہند کے خطیبِ باکمال تھے
جو اپنی خوش بیانی سے کروڑوں دل لبھا گئے

اکاڑوی خطیب تھے فدائی ایسے غوث کے
جو نقش بندی گھی سے شمعِ قادری جلا گئے

وہ مسلکِ رضا کے اِک مبلّغِ عظیم تھے
سبق جو عشقِ مصطفیٰ کا دہر کو پڑھا گئے

اطاعتِ نبی میں اپنی زندگی گزار کر
وہ نام اپنا دفترِ ولا میں بھی لکھا گئے

سدا ہو اُن کی قبر پر تجلّیوں کی بارشیں
جو شمعِ عشقِ مصطفیٰ کی روشنی بڑھا گئے

غلامِ نقش بند تھے بڑے ہی ارجمند تھے
سراج رضوی آپ جن کی داستاں سنا گئے

منقبت

خطیبِ اہلِ سنّت حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ

ازقلم : **حسن رضا اطہر**

دیارِ غریب نواز

چمکتے لفظ کی حرف و نوا کی جان ہے وہ
وہ زندگی ہے صدا کی صدا کی جان ہے وہ

علی کے عشق میں قربان خود کو کر ڈالا
ولی کا عشق ہے عشق و ولا کی جان ہے وہ

قبولیت کی سند آسماں سے لائے گی
دعا کا ہاتھ ہے دست دعا کی جان ہے وہ

اگرچہ دور ہے لیکن قریب ہے دل کے
رضا کی جان ہے احمد رضا کی جان ہے وہ

عمر کا لہجہ ہے صدیق کی صداقت ہے
خطیب عدل ہے صدق وصفا کی جان ہے وہ

سنائی دیتی ہے آواز ہر طرف اس کی
وہ کوہ علم ہے کوہ ندا کی جان ہے وہ

ہمیشہ سر پہ ہے پیروں کے پیر کا سایہ
عطائے غوث ہے غوث الوری کی جان ہے وہ

لگائے رکھتا ہے ناد علی کو سینے سے
فقیر کوچۂ مشکل کشا کی جان ہے وہ

اسی کا نورِ نظر کوکب خطابت ہے
چمکتا چاند ہے بزم ضیا کی جان ہے وہ

وہ چھپ تو سکتا ہے لیکن وہ مر نہیں سکتا
فنا کے شہر میں شہر بقا کی جان ہے وہ

نبی کے عشق کے آداب سیکھ لو اس سے
حریم عشق ہے عشق و وفا کی جان ہے وہ

ضرور آئے گا پیغام کوچۂ طیبہ
نوید صبح ہے باد صبا کی جان ہے وہ

اماموں کا مقدر شہادتوں کا خطیب
کلیم اشک ہے کرب و بلا کی جان ہے وہ

دکھاتا رہتا ہے ہم کو بہار کا موسم
چمن کا حسن ہے اطہر فضا کی جان ہے وہ

منقبت بشان

خطیبِ اہلِ سنّت حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ

ازقلم : **منظر عارفی**، کراچی

ہے غنچہ آج بھی تازہ خطیبِ اہلِ سنّت کا
ہے مہرِ دوپہر رُتبہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

مرصع اُن کے ہیں سارے حوالے، سارے نظّارے
مجلّا ہے ہر آئینہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

خدا خوفی ، محمد مصطفیٰ سے عشق کے باعث
سرِ بازار ہے سکّہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

رہے گی یاد بھی تاباں ہمیشہ اُن کی سینوں میں
رہے گا نام بھی زندہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

سرِ تحریر اُنہیں دیکھو ، پسِ تقریر اُنہیں دیکھو
ہے ماہِ بارہویں جلوہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

سماعت دے گا جن کو رب، سُنیں گے حشر کے دن بھی
بلند آہنگ سے نغمہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

زمیں پر عرش کا سایہ اُسے کیوں کر نہ وہ سمجھے
جسے تقدیر دے سایہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

وہ ہوں فرزند اُن کے، یا ہوں شاگرد و مرید اُن کے
ہے ہر اِک نقش شہ پارہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

نہ اُوجھل ہوں گے اُن کے کارہائے دین و دنیا ہی
نہ گُم ہوگا کبھی شہرہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

اگر اللّٰہ نے چاہا تو منظؔر ! دونوں عالم میں
ملے گا ہم کو بھی صدقہ خطیبِ اہلِ سنّت کا

نذرِ حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ

ازقلم : **شاعر علی شاعر**، کراچی

ہر اندھیرے میں اُجالا آپ کے افکار ہیں
آپ ہی تو عظمتوں کے گنبد و مینار ہیں

دے رہے ہیں جو مسلمانوں کو سایہ اور ثمر
آپ کے مرہونِ منّت وہ گھنے اشجار ہیں

اپنے ہاتھوں سے سجائے جن پہ طغرے آپ نے
وہ چراغوں کی طرح روشن در و دیوار ہیں

آپ سے جس نور والے کا سنا کرتے تھے ذکر
اُس کی نسبت سے ہمارے چہرے پُر انوار ہیں

جو پلائی تھی ہمیں عشقِ محمد کی شراب
آج تک ہم جان و دل سے اس کے ہی مے خوار ہیں

آپ کی ہوگی شفاعت روزِ محشر اے شفیؔع
آپ عشاقِ نبی میں مطلعِ انوار ہیں

اس کو بخشا ہے خدا نے شعر گوئی کا ہنر
یوں لکھے شاعر علی شاعؔر نے یہ اشعار ہیں

نذرِ حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ

ازقلم : **ریاض ندیم نیازی**،

دنیا میں نیک نامی کا شہرہ ہے آپ کا
ہر شخص کی زبان پہ چرچا ہے آپ کا

تقریر آپ کی ہو کہ تحریر آپ کی
ہر قول حرف حرف ہی سچا ہے آپ کا

کردار کی ہو بات یا اخلاق کا ہو ذکر
ہر زاویہ حیات کا اچھا ہے آپ کا

اپنے مخالفین سے دبتے نہیں تھے آپ
بیٹھا عدو پہ آج بھی سکّہ ہے آپ کا

چلنے پہ جس سے منزلِ مقصود ملتی ہے
وہ راستہ ہی سیدھا سا جادہ ہے آپ کا

آیا ہے جب بھی موسمِ میلادِ مصطفیٰ
ذہنوں میں ایک نام ہی گونجا ہے آپ کا

جن جن کو مل گیا تھا ملاقات کا شرف
اُن اُن سروں میں آج بھی سودا ہے آپ کا

تربت پہ آپ کی ہو سدا برشگالِ نور
بعدِ وصال آنکھ میں سپنا ہے آپ کا

جاری ہے فیضِ عام زمانے میں اے ندؔیم
بحرِ کرم تو آج بھی بہتا ہے آپ کا

آخر اختلاف کیوں؟

خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے تعاون سے مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے ایک وڈیو کیسیٹ اور سی ڈی تیار کی ہے جسے امریکا، جنوبی افریقا، برطانیا اور دیگر متعدد مما لک میں بے پناہ پسند کیا گیا ہے اور اس سے ہزاروں افراد کے عقائد کی اصلاح ہوئی ہے- اس کیسیٹ اور سی ڈی کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ آپ اسے دیکھ کر ہی کر سکیں گے، اس میں سُنّی بریلوی اور دیوبندی وہابی اختلاف کے وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں جو آپ نے کسی حد تک شاید صرف پڑھے سُنے ہوں گے- اس اختلاف کے حقائق کو ناقابلِ تردید دستاویزی ثبوت کے ساتھ دیکھنے کے لئے یہ کیسیٹ اور سی ڈی ضرور حاصل کریں اور مسلکِ حق پر ثابت وقائم رہنے کے لئے اس کیسیٹ اور سی ڈی کو پھیلائیں، یہ کیسیٹ اور سی ڈی مکتبہ گُل زارِ حبیب میں دست یاب ہے- علاوہ ازیں علامہ اوکاڑوی کے اس مشہور ٹی وی پروگرام کی کیسیٹ بھی دست یاب ہے جس میں انہوں نے مزاراتِ اولیاء کے بارے میں دیوبندی علماء کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہوئے جناب احترام الحق تھانوی کی ہرزہ سرائی کا جواب دیا ہے-

درج ذیل لنک پہ یہ وڈیو دیکھ سکتے ہیں:

AAKHIR IKHTILAAF KYUN? WHY THE DIFFERENCES?

http://kaukabnooraniokarvi.com/media-library/why_the_differences/why-the-differences

مِن جانب: مکتبہ گل زارِ حبیب (جامع مسجد گل زارِ حبیب)

گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

بہت ضروری IMPORTANT

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت ضروری IMPORTANT

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نے اکیڈمی کے نام کا ایک فین پیج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوئے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درج ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سِوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members ofthe MaulanaOkarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other websites, social media pages, or accounts therefore we are not responsible for the content on the unofficial sites.

http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.okarvi.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/
https://www.facebook.com/okarviforum/

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com
http://www.youtube.com/c/AllaamahKaukabNooraniOkarvi

ہم خُرما و ہم ثواب

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ الباری و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ 313 (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو مَیں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گل زارِ حبیب (ﷺ) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا-ان شاءاللہ اس کی حاجت پوری ہوجائے گی-

الحمدللہ ! حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہوچکے ہیں، لوگوں کا جائز کام ہوجاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کررہی ہے اور صدقہ جاریۂ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے-حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کرسکتے ہیں-مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے-اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں-اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے-

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون نمبر : (021) 3225 6532
برانچ کوڈ نمبر : (UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر : PK64UNIL0112069901020247

اطلاع

ملک بھر سے جو لوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب ، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر و ترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہئیں، ان کے لئے ''آن لائن بینکنگ'' کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کرواسکتے ہیں، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب کبھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تا کہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

-1 جامع مسجد گل زارِ حبیب

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247

-2 جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2619-5
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK03UNIL0112069901026195

-3 مزار شریف مولانا اوکاڑوی

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-1344-9
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK86UNIL0112069901013449

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں۔)
گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

گل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی
فون: 6532 3225 (021)
gulzarehabibtrust@gmail.com

خوش خبری

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت ، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہُوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کرلی گئی ہیں- ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاءاللہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کرسکیں گے کہ احقاق حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں-

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں- تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں-

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈوژن)

53- بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی- فون: 1323 3452

اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت ، خطیبِ اعظم ، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کی از سرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا- ۱۹۸۰ء میں گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہُوا-

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے- ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں- اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے- مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزار مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے-

گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی- فون: 6532 3225 (021)

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گُل زارِ حبیب 010-2024-7)

(جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب 010-2619-5) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

Hazrat Maulana Saiyyid Sa'aadat Alee Qaadiree was a renowned scholar of Ahle Sunnat. Besides Pakistan he also did many religious services in Holland too. He was amongst the friends and associates of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Rahmatul Laahi Alaiehi)*. This writing of his was published in Urdu in the 22nd Urs Magazine. In this year's Urs Magazine we are presenting it English translation for the English readers. **Translated by S.Y.Z Qaadiree**

"My expression of Devotion and Adoration"

A very attractive, beautiful, elegant and heart enticing, distinguish personality, which warms the hearts of people with his most distinct style of orating, the highly honourable Khateeb-e-A'zam Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Mercy on him)*.

I had the introduction with the honourable Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Mercy on him)* after his arrival in Karachi. Prior to this he would often visit Madrassah Anwaarul Uloom, Multan. I was not able to meet him but from my respected father Hazrat Muftee Saiyyid Mas'ood Alee Qaadiree *(Mercy on him)* I would hear the details about his precocious and eloquent articulation. After his arrival in Karachi until the end of life time, I remained attached to him. Due to continuous meetings with him in organization, administrative, political and religious gatherings both of us kept coming closer to each other. And this formal association changed into friendship. In 1964 Jamaa'at Ahle Sunnat *[Organization of Ahle Sunnat]* reformed. I, Allaamah Abdul Al Mustafaa Al Azhari, Muftee Shujaa'at Alee Qaadiree, Allaamah Muhammad Hasan Haqqaani, Maulana Jameel Ahmad Na'eemi, and Allaamah Okarvi *(Mercy on them)* were included in the founding members. I was appointed General Secretary of Jamaa'at-e-Ahle Sunnat Pakistan. While the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* was elected as the President. Since the honourable Hazrat Allaamah Okarvi *(Mercy on him)* would remain awake all night due to his orating commitments and research work. Therefore; he accepted this designation on certain conditions that before Zuhr Salaah there will not be any meeting of the Organization. Nor will there be any other engagement. Temporary this condition was accepted but it was not possible to follow it all the time. Gradually as the circle of the Organization kept increasing the following of this condition kept disappearing. Sometimes in the morning, sometimes in the evening and sometimes at night we kept needing our President. This became a cause of great concern to the late honourable Allaamah *(Mercy on him)*. In compellation, in a session of active Executive body he presented his resignation with an appropriate excuse. After which Hazrat Allaamah Abdul Mustafaa Al Azhari was assigned the responsibility of Presidency.

During the period of leadership, the late honourable Allaamah Okarvi *(Mercy on him)* did not ever let all his activities effect the work of the Organization. Since he had full confidence in me therefore; he would often

say to me, "You have full authority from my side. Any work which is in favour of the Organization you must fully fulfill it with complete satisfaction. You will receive my supportive confirmation." Anyhow, through telephone I would seek his approval. Even then due to urgency some things especially press release I had to give without informing him, he would never do any objection. Rather he would appreciate and support it. Due to which a lot of convenience and satisfaction was felt in the work.

It is a fact that mutual trust makes the completion of any great accomplishments easy. When generally, supportive mutual trust does not persist then the work also does not carry on. In this way the Organization also does not withstand, there will be disunity, there will be disparity. Only for the sake of acquiring position paper organizations will be formed. Today, there is no one who would leave the award of Presidency due to his activities like the honourable Allaamah Okarvi *(Mercy on him)*. And would remain in the Organization only as a member of Active executive body, and would keep on doing every possible cooperation. Allaah Almighty would make his sacred grave radiant with the luminance of love.

The monthly propagating magazine of Jamaa'at Ahle Sunnat, "Tarjumaan-e-Ahle Sunnat" would be published. I asked for an article from the honourable Allaamah Okarvi *(Mercy on him)* for the magazine. He said, "I do not have enough time to write article due to my various eventful schedule, yes the work which will not be possibly done by you I will do that work. Meaning, I will do the publicity of the magazine and acquire membership in my congregations." Therefore; he would himself get the magazine delivered from the office, would do complete introduction of the magazine in the congregations, would appeal for buying it and getting membership. The result of this was that only in few months the publication of "Tarjumaan-e-Ahle Sunnat" seemed to be the most amongst the several National monthly Magazines. Maybe, this was the first Jamaa'atee Magazine which maintained its own expenses. It was not a burden on the Organization. Sad, now *[magazine]* "Turjumaan-e-Ahle Sunnat" does not continue. Because a sincere "Interpreter" of the Sunni's like Allaamah Maulana Okarvi *(Mercy on him)* does not persists.

In organizing "Sunni Conference" of Karachi, [1970] the biggest difficulty was the deficiency of financial resources. At that time there were only twelve thousand rupees [12000] in the treasury fund of the Organization. Where as in the meeting of active Executive body, I presented a budget of approximately seventy thousand [70,000] rupees. Obviously, the reaction that was expected exactly that happened. Everyone pronounced this estimated budget as a masterpiece of my foolishness. Arrows were showered at my organizing abilities and they said whatever they wanted. I heard everything with immense patience. The honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* while sitting quietly kept smiling. He did not even speak a single word during the entire meeting. I was also very surprised and even amazed at this behaviour of his. When the meeting ended he came to my

room. While keeping my head on the table, I was very sad, I was almost near crying. He kept his hand on my shoulder, I became startled. He started saying, "If you're so weak-willed then give resignation and work freely. I stayed quiet. Then while consoling me he said, "Become a resilient man, be courageous, start your work according to your program. Allaah will help. The means are never decreased for the work of religious service of the Beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. After hearing these words of his, I felt as if life has come in my deceased body. And exactly this is how it happened. Then he said, "I will fully cooperate with you. I will beg for donations in the name of my Beloved Master the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. In Shaa Allaah none of the work will stop." Thus, now get the tea delivered, and do the beginning of the work. I started acting on the advice of my sincere respectable friend. Preparations kept taking place. The stage became ready. Processions started coming from every nook and corner of Karachi. Much before the beginning of the conference Nishtar Park was filled. When the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* came he embraced me with much affection, so I started crying. He said, "It is not a time of crying it is a time of rejoicing. Look at these moths of the Lamp of Prophet hood they are all with us. Their presence here is the announcement of our success."

I presented the welcoming speech. After which the announcement of the speech of the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* was announced. He said while getting up, "Now see what happens." Allaahu Akbar he had to just move towards the dice, then an unending series of slogans began. All the respected Scholars and Spiritual leaders who were sitting on the stage were surprised and they consensually accepted that such passionate slogans rising to the skies were never heard before. The President of the gathering Hazrat Khawaajah Peer Qamarud Deen Siyaalwi *(Mercy on him)* started saying, "Qaadiree Saahib this Nation will do some remarkable endeavors, they only need sincere leaders. The moment Khateeb-e-Pakistan the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* began his speech. In his most exclusive style. Such silence prevailed, as if there is no one present in Nishtar Park. During his speech, only just after some minutes he appealed for donation. For which there was no preliminary talk, nor was there any need of long details. He only said, "Sunni's! Put your hands in your pockets, whatever there is, present it in the name of your Beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. He only had to say this much, a kind of storm flooded. In the crowd, many volunteers were present, who were collecting donations. But the enthralled devotee's attention was towards the stage. They desired eagerly to personally present their donations in the homage of the Honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)*. Allaamah Azhari, Maulana Jameel Ahmad Na'eemi and I were collecting the currency notes like waste papers. But the money notes would not come in control. Even the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* himself also sat and started helping us. The people created a loud scene. That today, the Devoted lovers want to be completely flourished with the viewing of the great Lover [Hazrat Maulana Okarvi

Mercy on him] of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. I requested the honourable Maulana Okarvi that he would kindly stand up, otherwise the donation will stop. As the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* stood up once again the venue of congregation echoed with loud voices of slogans. Thus; the money kept coming and we kept filling our bags, it seemed as if the notes [of money] are showering.

By benefiting from this moment, the religious Scholars and Spiritual Guides were talking to each other, regarding the most effective appeal of the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* and the coming of money. I heard Maulana Aariful Laah Shaah Qaadiree *(Mercy on him)* say, "The simple appeal of this person awaked the nation, has heated the blood." Maulana Saiyyid Mahmood Ahmad Rizvi *(Mercy on him)* started saying, "The Organization which has a sincere Scholar like Okarvi, it has shortage of which thing." Maulana Ghulaam Alee Okarvi said, "It was possible by whom beside my student?" Ghazaali-e-Dauraan Allaamah Kaazimee said, "Allaah give best rewards, Maulana you have made Organization very wealthy." Muftee Saiyyid Mas'ood Alee Qaadiree *(Mercy on him)* said, "These charming expressions of Allaamah Okarvi will always be remembered." Similarly, several religious scholars and spiritual guides kept expressing their views. I wish I had noted them all at that time. So today, a long list would have been a part of history. Remember at this time, Khateeb-e-A'zam had resigned from the Presidency of the Organization. He was merely working with the passion of sincerity, and the service of religion. This is his unforgettable quality. While collecting the donation I said to my colleagues, "Today, it is proven that if you work with sincerity and confidence, then the nation does value it, and is ready to give every sacrifice. The scarcity is not of resources it is of sincerity and reliance." Whereas, today neither sincerity is present nor trust and confidence. I wish, a great honourable personality like Allaamah Okarvi would again come, then there will also be sincerity, there will also be trust, and there will also be resources. The emotions of the Nation will again be awakened. And again, the scenes of selflessness and sacrifice will be seen. Almighty Allaah again show such that time by the mediation of His Beloved Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*.

A distinctive skill of Khateeb-e-A'zam Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Mercy on him)* was his manner of speaking and this became the basis of his veneration and illustriousness. He had complete proficiency in the art of oration. He would explain Aaqaa'id [True Beliefs] very positively with evidences in a captivating style. The listeners would be so fascinated by his discourse that neither would they realize the passage of time nor would this thought come to them that in the morning they have to fulfill their responsibilities. The speech of the respected Maulana *(Mercy on him)* would often begin at 2am. Sometimes, at 3 am, and sometimes at 4 am, but it was not in the ability of anyone to get up and go. It felt that people while being seated, are glued at their places. The manner of the speaking of the respected Allaamah *(Mercy on him)* was not the copy of anyone rather it was his own creation. For which the most appropriate sentence would be,

"Eloquence in Prose." He would express prose with eloquent proficiency which is a very difficult thing. While, in poetry melodic eloquence is common and easy. However, the honourable Maulana would continue for hours melodic eloquence in prose. Further intelligence was this, that he had a precious wealth of words. The rain of which would continue to shower for hours. He would not only do manipulation of words rather there would also be abundance of informative matter. Beside the Quraan and Hadees, he would also orate the Arabic statements of the legendary noble people in a very articulate style along with references by which he would prove his point. Even now those scholars are present who impress the audience by imitating the style of the honourable Maulana *(Mercy on him)* and also receive words of praise. I wish they also have the informative matter in their speeches like the honourable Maulana *(Mercy on him)*. This is only possible at that time when they would work hard like the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* and would do continuous study.

The honorable Hazrat Allaamah Okarvi *(Mercy on him)* was also a skilled writer. He has written several books, the publication of which is in progress. Great simplicity is visible in his writing, even though he would use very easy language so that the less educated people could also fully benefit from it. For an orator, especially for the busiest orator to also be a writer is a matter of remarkable significance. Though most of the orators do not even get the time to write, nor do they have the skillfulness of writing.

The honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* was very handsome, extremely courteous, well-natured and habitually elegant. He was the possessor of Suufi characteristic [having purified soul]. His dressing would be simple but there would be refined cleanliness. He was soft in nature and courteous in character. He would talk in a very soft voice, it was his habit to act according to Sunnah as much as possible. I have never heard him talking in a harsh way. He would give special consideration to the respect of the elders and bestow kindness to the young ones.

Like the system of this immortal world he also departed. But Al hamdu lil Laah [All Praise to Allaah], his eldest son Allaamah Kaukab Noorani Okarvi is present amongst us. Almighty Allaah give the respected Hazrat health, well-being, and long life. He has kept the memories of the honourable Father flourishingly alive and kept his mission continuously thriving. He is also knowledgeable, is also a writer, is also a remarkable orator, although his way of orating is distinct from the honourable father. "Almighty Allaah make his qualities greater and greater. His great efforts are worthy of immense appreciation and great admiration."

Whenever I see Kaukab Noorani I remember that time when the honourable Maulana Okarvi *(Mercy on him)* while giving him in my laps expressed his desires and said, "Pray that Almighty Allaah make him Haafiz, Scholar and my successful heir." Almighty Allaah by the grace of His most Beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* has made his son also a Haafiz, even a Scholar and an heir too. Virtuous progeny is a great blessing

which becomes the fortune of few people. Where else in this period of drought of right people it is necessary that the general people and specially the religious Scholars would at least strive to make their children scholar and servant of religion. As this is surely the true and successive way of honouring their father and the religion.

It is my supplication that Almighty Allaah by the mediation of His Beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* would raise the status of the honourable late Allaamah Okarvi *(Mercy on him)* and would continue his blessings and bounties. And further increase the wealth of knowledge and practice of the beloved Allaamah Kaukab Noorani Okarvi. And also, keep other family members safe from all kinds of disasters and evils. Aameen Yaa Rabbal Aalameen Bi Jaahir Rahmatil Aalameen.

Wa Sallal Laahu Alaa Khaieri Khalqihee Saiyyidinaa Muhammadinw Wa Alaa Alaiehi Wa Sahbihi Aajma'een, Bi Rahmatika Yaa Arhamar Raahimeen.

25th Zil Qa'dah 1424 H, 18th January 2004, Karachi

Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat[Reviver of the true Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*[Lover of the Holy Prophet], *Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batuul* [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah is well-pleased with them)*], *Mahbuub-e-Auliyaa* [Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** had announced this with special permission that,

"If a person has any legitimate desire then he should read two *Rak'aat Nafl (Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah is well-pleased with them)* fulfill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr.* I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desires are fulfilled. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of *Sadaqah-e-Jaariyah* [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties with this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

Gulzar-e-Habib Trust
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532
Account # 010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank imited, Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com

Appeal

In 1973, *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* in Doli-Khaata Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes *(Masjid* and *Madrassah)*, please contribute and assist, and also motivate people in your circle to do so. May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam).*

Gulzar-e-Habib Trust
Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib
010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib
010-2619-5, Branch code # 0699
IBAN NO : PK03UNIL0112069901026195
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi
010-1344-9, Branch code # 0699
IBAN NO : PK86UNIL0112069901013449

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.